امام احمد رضا

کی

حاشیہ نگاری

جائزہ نگار

علّامہ شمس الحسن شمس بریلوی

مرتّبہ

سیّد محمد ریاست علی قادری

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
کراچی

فہرست

امام احمد رضا

کی

حاشیہ نگاری

جائزہ نگار

علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

مرتب

سید محمد ریاست علی قادری

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

کراچی

کتاب ــــــــــــ امام احمد رضا کے حواشی

ترتیب وتدوین ــــــــــــ سید محمد ریاست علی قادری

مقدمہ ــــــــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کتابت ــــــــــــ حافظ محمود احمد ناصر

ناشر ــــــــــــ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا۔ کراچی

طباعت ــــــــــــ ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء

اشاعت ــــــــــــ اوّل

تعداد ــــــــــــ ایک ہزار

قیمت ــــــــــــ ۱۲ روپے

مطبع ــــــــــــ آر۔ آئی پرنٹرز اردو بازار کراچی

ملنے کے پتے

۱۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی

۲۔ تاجدارِ حرم پبلیکیشنز۔ سپر مارکیٹ۔ لیاقت آباد۔ کراچی

۳۔ مکتبہ رضویہ۔ آرام باغ۔ کراچی۔

۴۔ رضا پبلیکیشنز۔ داتا دربار۔ لاہور

۵۔ مکتبہ غوثیہ، لوہاری گیٹ۔ لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اظہارِ تشکر

میں اپنی اس پیش کش کو جناب حاجی ایوب احمدانی صاحب کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو منظرِ عام پر لانے میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضاؒ سے بھرپور مالی تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے اور دوسروں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سید ریاست علی قادری

مشمولات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

امام احمد رضا قدس سرہٗ کی تصانیف کا جب ذکر آتا ہے تو بیشتر محققین اور دانشوروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہوتا ہے کہ علوم متنوعہ پر دسترس اور کثرت تصانیف میں وہ وحید دہر اور فرید عصر تھے حضرت امام احمد رضا ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زائد شمار کی گئی ہیں۔ اور اس قول کی صحت پر ٹھوس شواہد موجود ہیں۔ امام احمد رضا کا اگر ہم ان کے معاصر مصنفین و مولفین سے موازنہ کریں تو یہ حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ نہ صرف اُن کے دور میں بلکہ ان سے پہلے کے ادوار میں بھی علوم منقول و معقول پر جو دسترس آپ کو حاصل تھی اور علوم مختلفہ میں تصانیف کا جو ذخیرہ آپ نے یادگار چھوڑا ہے اس میں ان کا کوئی ہمسر نظر نہیں آتا۔ بے شک امام احمد رضا اپنے دور کے ایک کثیر التصانیف بزرگ متبحر عالم اور بے نظیر و نابغ نظر فقیہ و محدث تھے۔ اسی لیئے یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاتی ہے کہ ان کی تصانیف کی تعداد ایکہزار سے بھی زیادہ ہو گی۔ اب تک جو تفصیل مختلف و معتبر ذرائع سے معرض بیان میں آئی ہے اور جو شمار آپ کی تصانیف کا پیش کیا گیا ہے اس سے ہمارے اس دعوے کی صحت پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ کے شاگرد اور ممتاز خلیفہ ملک العلماء

حضرت مولانا ظفر الدین بہاری نے ۱۳۲۷ھ تک آپ کی تو الیف و تصانیف کی فہرست کو ایک کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر "المجمل المعدد لتالیفات المجدد" کے نام سے شائع کرایا۔ اس کتاب میں ۳۵۰ کتابوں کا تعارف کرایا گیا۔ اس فہرست کی اشاعت کے بعد ۹۶ رسائل وکتب اور دستیاب ہوئے۔ جس کی مولانا ظفر الدین بہاری نے اس طرح تصریح فرمائی ہے کہ یہ فہرست ۱۳۲۷ھ تک کے مؤلفات و مصنفات کی بھی مکمل نہیں ہے بلکہ اس وقت تک معتبر و مستند ذرائع سے جن کتب کے نام معلوم ہو سکے ہیں وہ درج کر دیئے گئے ہیں۔ امام احمد رضا ۱۳۲۷ھ کے بعد ۱۳ سال تک مزید اسادہ و افادات پر متمکن رہے۔ اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی زندگی کے آخری دور کی علمی اور قلمی مصروفیات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور آپ کی نگارش اور قلمی کاوشوں کا مصروف ترین دور تھا۔ سرعت نگارش کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک، دو دو دن میں ایک پورا رسالہ قلم بند کر دیتے تھے ۔ صاحب نزہتہ الخواطر نے جلد ہشتم میں اس کا اعتراف کیا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حیات بے ثبات کے آخری ایام تک آپ کی تصانیف کی تعداد یقیناً ایک ہزار سے تجاوز کر گئی ہوگی۔ انوارِ رضا[۳] لاہور اور المیزان[۴] بمبئی (بھارت) میں آپ کی تالیف و تصنیفات کے تحت ۵۴۸ کتب کے نام درج ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) میں ڈاکٹر حسن رضا صاحب نے اپنے تحقیقی مقالہ موسومہ "فقیہہ[۵] اسلام میں امام احمد رضا کے ۶۶۶

کتب و حواشی کی تفصیلی فہرست دی ہے۔ صاحبِ موصوف نے
پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیئے یہ مقالہ تحریر کیا تھا جو ۶۰۰
صفحات پر محیط ہے اور بھارت سے کتابی صورت میں شائع ہو
کر منظرِ عام پر آچکا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری سائنس کالج ٹھٹھہ (سندھ) نے اپنی تصنیف "حیات
مولانا احمد رضا خاں بریلوی" میں ۵۴۸ کتب و حواشی کا تذکرہ کیا ہے۔
موصوف Bibliographical Encyclopaedia
OF IMAM AHMAD RIDA KHAN
ترتیب دے رہے ہیں۔ جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس
میں ۸۴۴ تو الیف و تصانیف اور حواشی کی فہرست دی گئی ہے۔
ڈاکٹر صاحب کی یہ گراں بہا تالیف انشاء اللہ جلد ہی منظرِ عام پر
آنیوالی ہے جس کی طباعت و اشاعت کا اہتمام ادارہ تحقیقات
امام احمد رضا کر رہا ہے۔

۱؎ مولانا ظفر الدین بہاری: المجمل المعدد لتالیفات المجدد۔ مطبوعہ پٹنہ (بھارت)
۲؎ نزہتہ الخواطر: مولانا عبد الحئی لکھنوی۔ ناظم ندوۃ العلماء لکھنو (مولانا ابو الحسن علی ندوی میاں کے والد)
۳؎ الوار رضا: مطبوعہ ۱۹۷۷ء شرکتِ حنیفہ لمیٹڈ۔ گنج بخش روڈ لاہور
۴؎ المیزان: مطبوعہ ۱۹۷۶ء بمبئی (بھارت)
۵؎ فقیہہ اسلام: مطبوعہ ۱۹۸۱ء الہ آباد (بھارت) مصنفہ ڈاکٹر حسن رضا صاحب
۶؎ حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی: مطبوعہ ۱۹۸۱ء سیالکوٹ۔ مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)
۷؎ By:- Prof. Mohammad Masud AHMAD Phd.,
زیرِ طبع

اس سلسلہ میں یہ نکتہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ امام احمد رضا قدس سرہٗ کے فرزند اصغر حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خان مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے تلمیذ رشید مفتی محمد اعجاز ولی خان مرحوم نے اپنی تحقیق کی بنا پر امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ لکھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا ایسا جامع علوم اور صاحب تصانیفِ کثیرہ سرزمینِ پاک و ہند کو کوئی دوسرا میسر نہیں آسکا۔ حضرت مولانا مفتی وقار الدین صاحب ممبر مرکزی رویت ہلال کمیٹی، مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی کی تحقیق کو اگر سامنے رکھا جائے تو ہمارے اس دعویٰ کو تقویت ملتی ہے کہ امام احمد رضا جامع علوم ہونے کے ساتھ ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ حضرت مولانا مفتی وقار الدین صاحب فرماتے ہیں کہ "وہ بریلی شریف میں نو سال تک مشہور درس گاہ منظرِ اسلام میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اور معقولات و منقولات کی نہایت اہم اور بلند پایہ کتابوں کی تدریس میرے ذمہ تھی۔ جب مجھے کسی کتاب میں کوئی مشکل پیش آتی تو اس کا حل یہ ہوتا کہ امام احمد رضا کے کتب خانہ سے اس کا نسخہ حاصل کر لیتا تھا۔ اس نسخہ پر حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا قلمی حاشیہ تحریر پاتا۔ جس کے مطالعہ سے میں ان مشکل مقامات کی تفہیم سے عہدہ برآ ہو جاتا اور میری تدریسی دشواریاں حل ہو جاتی تھیں۔ عموماً یہ مشکل مقامات ایسے ہوتے تھے جن کو عام طور پر محشی حضرات چھوڑ جاتے ہیں لیکن امام رضا کا حاشیہ وہاں موجود ہوتا تھا۔"

---

۵ حضرت مفتی اعجاز ولی خان مرحوم، ضمیمہ المعتقد المنتقد۔ مطبوعہ لاہور

حضرت مولانا ابوصالح محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری[10] نے "معارفِ رضا" میں امام احمد رضا کے چند حواشی پر روشنی ڈالی ہے۔ مولانا کا یہ مضمون تحقیقی نقطۂ نگاہ سے بڑی قدر و منزلت کا حامل ہے۔ موصوف نے اپنے مضمون میں فنِ حدیث پر امام احمد رضا کے تقریباً ۱۴ حواشی کا ذکر کیا ہے اور فقہ پر ۳۲ حواشی کے نام تحریر کیئے ہیں۔

امام احمد رضا نے نہ صرف تفسیر، حدیث اور فقہ پر حواشی تحریر فرمائے ہیں بلکہ سیر و سوانح، تصوّف اور بیشتر علوم و فنون کی مشہور و معروف کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں جس سے ان کی خداداد ذہانت، دقّتِ نظر اور تبحّرِ علمی کا اندازہ ہوتا ہے مگر افسوس کہ یہ گنجِ گرانمایہ ہماری دسترس سے بہت دُور ہے

امام احمد رضا کی صدہا مصنفات و رسائل کی طرح ان کے غیر مطبوعہ قلمی حواشی تک رسائی بھی ایک بڑی کٹھن منزل اور دشوار گذار مرحلہ تھا لیکن بفضلہٖ تعالےٰ ۱۹۷۸ء میں راقم الحروف بریلی شریف سے ۴۲ مطبوعہ و غیر مطبوعہ حواشی پاکستان لانے میں کامیاب ہو گیا۔ ان حواشی میں ۲۹ غیر مطبوعہ حواشی متنوع الموضوع تھے جنکی تفصیل[11] رسالہ "درعلم لوگارثم" میں موجود ہے۔

۹؎ اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان کے علمی کارنامے، معارفِ رضا مطبوعہ ۱۹۸۲ء کراچی۔

۱۰؎ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی "معارفِ رضا" مطبوعہ کراچی ۱۹۸۲ء

۱۱؎ رسالہ درعلم لوگارثم (فارسی) محشّی مولانا احمد رضا خان۔ مرتبہ سید ریاست علی قادری۔ مطبوعہ ۱۹۸۰ء کراچی۔

۱۹۷۹ء میں حضرت مولانا خالد علیخاں صاحب نبیرۂ مفتی اعظم ہندؒ نے تقریباً ڈھائی سو مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب و رسائل حضرت مولانا تقدس علی خانصاحب مدظلہ کی زیرِ نگرانی راقم الحروف کو بھجوائے اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے جناب مولانا محمد ابراہیم صدیقی صاحب کو جنہوں نے بڑی ہمت کا مظاہرہ کیا اور اس متاعِ بے بہا کو اپنے ساتھ بریلی شریف سے لائے۔ یہ قیمتی خزانہ راقم الحروف کے پاس محفوظ و موجود ہے۔ ان رسائل و کتب میں بیشتر منقولات و معقولات کی مشہور کتب پر حواشی ہیں۔ اب تک جو حواشی کی فہرست سامنے آئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی تعداد ایک سو پچاس سے زیادہ ہے۔ میں اپنے ذاتی مشاہدے کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ اگر امام احمد رضاؒ کے حواشی کو ان دوسری تصنیفات کی طرح جو ان کے اخلاف کی دسترس میں ہیں تلاش کیا جائے تو ایک عظیم ذخیرہ ہاتھ لگ سکتا ہے۔ میں نے جو ۱۵۰ حواشی کی فہرست مختلف کتب و رسائل سے تیار کی ہے اور جس میں سے ۱۰۲ حواشی میرے پاس موجود ہیں ان کے نام انشاء اللہ ایک فہرست کی صورت میں کسی اور موقع پر قارئین کو پیش کروں گا۔

راقم الحروف نے اپنے بعض کرم فرماؤں کے تعاون سے مذکورہ حواشی کی عکسی نقول بنوا کر پاکستان میں مختلف مقامات پر اربابِ علم و فضل کو بھیجدی ہیں تاکہ محققین ان پر تحقیقی کام کرسکیں متنوع الموضوع حواشی میں کثرت ایسے حواشی کی ہے جن کا تعلق علومِ عقلیہ سے ہے۔ مثلاً بہت سے حواشی علمِ ریاضی، فلکیات، ہیئت، نجوم،

جفر، ہندسہ، جبر و مقابلہ، مثلث، توقیت، ارثماطیقی، ردِّ فلسفہ قدیمہ، ردِّ فلسفہ جدیدہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ان کے مطالعے سے امام احمد رضا کی علمیت، تبحّر، ذکاوت اور وسعت نظری کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ منقولات میں، تفسیر، حدیث، فقہ، سیر و سوانح اور تصوّف کی مشہور کتابوں پر آپ کے بہت سے حواشی موجود ہیں۔ یہ کثیر حواشی اس بات کے غمّاض ہیں کہ امام احمد رضا جیسا عالمِ دین اور فقیہہ کہیں صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔

جب ایک طرف مالی مجبوریاں حائل ہوں اور دوسری طرف بے حسی کا یہ عالم کہ کسی نے ان حواشی کو دیکھنے تک کی زحمت گوارا نہ کی۔ (سوائے معدودِ چند حضرات کے) اس لیے یہ ایک بہت ہی مشکل مرحلہ تھا کہ امام احمد رضا کے تمام حواشی کو منظرِ عام پر لایا جاتا۔ جی تو یہی چاہتا تھا کہ تمام حواشی کو کتابی صورت میں شائع کر کے اربابِ علم و فضل کی خدمت میں پیش کر دیا جائے لیکن اپنی کوتاہ دستی اور خواجہ کا شانِ رضویت کی سرد مہری آڑے آئی۔ ہم بجائے اس کے کہ امام احمد رضا کے علمی تبرکات جو آپ نے بطورِ امانت ہمارے پاس چھوڑے ہیں، انہیں منظرِ عام پر لاتے ان کی یاد سے بھی غافل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے برعکس ہماری دینی مصروفیات اور عقیدت مندی محض چند رسوم تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ کاش ہم اندازہ کر سکتے کہ جس محسن نے اپنی پوری زندگی علم کی خدمت میں صرف کر دی اور ہم کو وہ علمی خزانہ عطا کیا کہ اگر ہم اس سے استفادہ کرتے تو ثریّا پر کمندیں ڈال سکتے تھے۔ لیکن افسوس کہ ہم امام

احمد رضاؒ سے عقیدت مندی کا تو دم بھرتے ہیں اور سوادِ اعظم کے کھوکھلے نعروں سے دل کو خوش کر لیتے ہیں لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ آج اغیار ہم پر طعنہ زن ہیں کہ جس امام احمد رضاؒ کے شیدائی خود کو سگِ بارگاہِ رضوی کہلانے میں تو فخر محسوس کرتے ہیں لیکن ان کی علمی کاوشیں متاعِ کم پرسی کی طرح اپنوں کی بے توجہی پر نوحہ کناں ہیں۔ اور ہے بھی یہ بات صحیح کہ جس محسن کے خوشہ چینوں میں شمار ہونا ہم اپنے لیئے باعث سعادت سمجھتے ہیں اس کی فراموشی کے لیئے ہمارا ایک ایک عمل گواہ ہے۔

ایک مخلص عقیدت مند وہ ہیں کہ اپنے اکابر و زعماء کی قلیل تصانیف کی تعداد میں اس طرح اضافہ کر رہے ہیں کہ ان کے بعد ان کے عقیدت مند قلم جنبش میں لاکر ان کے نام سے کتب تالیف و تصنیف کر کے ان کی شہرت اور وقارِ علمی میں اضافہ کر رہے ہیں اور مقصد یہ ہے کہ کثرتِ تصانیف میں کسی نہ کسی طرح ان کو امام احمد رضاؒ کے مدِّ مقابل لاسکیں اور امام احمد رضاؒ کی عظمت کے بلند مقام کی انفرادیت کو ختم کر دیں۔ دوسری طرف وہ ہیں جن کی نگارش کے نتائج حقیقت میں مایۂ فخر تو نہیں تھے صرف چند کتب ان کی تالیف کے دائرے میں آتی ہیں لیکن ان کے عقیدت مندوں نے اس کو ایک عظیم کارنامہ قرار دے کر اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا کہ ان کی شہرت کی بلندی آسمان کو چھونے لگی۔ گویا وہ ہزاروں کتابوں کے مولف و مصنف ہیں۔ اور ایک ہم ہیں کہ خوانِ نعمت ہمارے سامنے بچھا ہے۔ لیکن ہم میں اتنی سکت ہی نہیں کہ ایوانِ نعمت سے لذت آشنا ہو سکیں۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں جہاں ہر بات تحقیق کے معیار پر پرکھی جاتی ہے، اور درائیت کی کسوٹی پر کسی جاتی ہے دنیائے رضویت نے اپنے عظیم محسن کے علمی کارناموں کو اس طرح بھلا دیا ہے جیسے وہ اور اس کے علمی کارنامے نہ قابلِ ذکر تھے اور نہ قابلِ ذکر ہیں۔ اس سے بڑا اور کون سا المیہ ہوسکتا ہے کہ ہم علمی دولت کا ایک گنجِ گرانمایہ رکھتے ہوئے بھی خالی ہاتھ ہیں۔ حیف صد حیف۔ امام احمد رضا کے مخالفین کا تو ذکر ہی کیا خود ان کے عقیدت مندوں نے ان کو سب سے زبردست نقصان پہنچایا۔ اور اس تاریخ ساز ہستی کے ساتھ وہ ظلم کیا کہ بیگانے بھی تڑپ گئے۔

ہر کس از دست غیر نالہ کند

سعدی از دست خویشتن فریاد

اگر اس عظیم ہستی نے علم و آگہی کا یہ گراں بہا گنجینہ دوسروں کے سپرد کیا ہوتا تو عقیدت کیش اس کی وہ قدر افزائی کرتے کہ اس کی شہرت کے طنطنہ سے زمین و آسمان گونجتے اُٹھتے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کا کرم، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل اور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شفقت ہے کہ ہماری اس بے اعتنائی کے باوجود امام احمد رضا کو وہ عظمت و شہرت عطا ہوئی کہ دنیا حیران و ششدر ہے۔

امام احمد رضا کے وصال کے بعد آپ کے مکتبِ فکر اور مسلکِ حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دو طریقے رہ گئے تھے۔ ایک تو وعظ و تقریر کے ذریعے آپ کے فرمودات کو عام کیا جاتا۔ دوسرے آپ کی تصانیف و تالیف، رسائل و حواشی کو جلد سے جلد منظرِ عام

پر لانے کی کوشش کی جاتی۔ مگر ہوا یوں کہ شیق آخری سے ہم بالکل بے تعلق ہو کر بیٹھ رہے۔ اس بے اعتنائی اور احسان ناشناسی کے سب سے بڑے مجرم وہ ہیں جو اس کے اہل تھے۔ جو نشر و اشاعت کے میدان میں تجربہ بھی رکھتے تھے اور سرمایہ بھی لیکن بقول "فرصت کسے کہ تیری تمنا کرے کوئی"۔

آج جدید رجحانات سے متاثر ذہن اور تحقیق و دلائل کی تڑپ رکھنے والے نکتہ سنج حضرات کو ٹھوس علمی طریقے، حقائق، شواہد اور دلائل ہی سے متاثر کیا جا سکتا ہے۔ وعظ و تقریر اور زبانی دعوے ان کو متاثر نہیں کر سکتے۔ ہمیں یہ ماننا پڑے گا اور ان حقائق کے پیش نظر یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اب ہم وعظ و تقریر کی ڈگر سے ہٹ کر اس راہ پر قدم رکھیں جہاں علمی حقائق کو صفحۂ قرطاس پر پیش کر کے اپنے دعوے کی صداقت کو منوائیں۔ تحریری ذرائع ابلاغ یعنی وسائل نشر و اشاعت کی ہمارے پاس کمی ہے۔ یہ کمی وقت کی ایک دردناک خلش ہے۔ ہماری انہی کمزوریوں کے باعث باطل ہم پر خندہ زن ہے کہ جسکی علمی فضیلت اور تبحر کے ہم گن گاتے ہیں اور جسکی تصانیف کی گراں مائیگی کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کر دیتے ہیں جب عصری تقاضوں کے تحت ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو ہم بالکل تہی دامان نظر آتے ہیں۔

پچھلے دس پندرہ برسوں میں علمی سطح پر کچھ اشاعتی کام ضرور ہوا ہے ہر چند کہ نہ ہونے کے برابر، پھر بھی اپنی افادیت و اثر کے اعتبار سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اب مخالفین بھی معترف

نظر آتے ہیں کہ امام احمد رضا جیسی جامع العلوم شخصیت کہیں صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جب تک امام احمد رضا کی تصانیف منظرِ عام پر نہیں آتی تھیں محققین امام احمد رضا کے کثیر التصانیف مصنف ہونے کے بارے میں تذبذب کا شکار تھے۔ لیکن آج جبکہ ان کی تصانیف کا عشرِ عشیر بھی ہم پیش نہیں کر سکے وہ کھل کر ان کے تبحرِ علمی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ محققین و مخالفین کے خیالات میں اس تبدیلی کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ انہوں نے امام احمد رضا کی تصانیف کے مطالعہ سے بہرہ اندوز و مستفید ہو کر اپنی شرافتِ علمی کے باعث ایک حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور اپنی محققانہ ذہانت کو تعصب کا شکار نہیں ہونے دیا اور وہی کچھ کہا جس کے ٹھوس شواہد و حقائق ان کی نگاہوں کے سامنے تھے۔ اگر ان حقائق کی روشنی نے اب بھی ہماری نگاہوں کے سامنے سے بے اعتنائی کی تیرگی دور نہیں کی تو یہ ایک عظیم سانحہ ہوگا۔ جو حقائق اور نتائج ہمارے سامنے ہیں اور پچھلے پندرہ سالوں میں جو کچھ تھوڑا بہت اشاعتی کام ہوا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم نے اس میں تیز رفتاری پیدا نہ کی تو اس دوڑ میں ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ دوسروں نے ہم سے بہت بعد میں اس راہ میں قدم رکھا تھا لیکن آج وہ اس دوڑ میں ہم سے بہت آگے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان کی تیز رفتاری ہماری سست گامی سے بازی لے جائے گی۔

یارانِ تیز گام نے منزل کو پا لیا
ہم بیٹھے منتظر جرسِ کارواں رہے

ایک ہزار سے زائد تصانیف میں امام احمد رضا کے اب تک تقریباً تین سو رسائل و کتب شائع ہوئے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد ان کی ہے جن کا موضوع "خلاف وجدل" ہے۔ اس لیئے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا وہ تعارف نہ ہو سکا جس کے وہ مستحق تھے۔ شروع میں ان کتابوں کو دیکھ کر اہلِ علم یہی سمجھتے تھے کہ خلاف وجدل پر مشتمل تصانیف کے علاوہ ان کے علمی خزانے میں کچھ اور نہیں۔ لیکن اب جبکہ منقولات و معقولات کے موضوعات پر چند ہی کتابیں سامنے آئی ہیں اور محققین نے ان کتب کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا ہے تو بعض تو صرف نادرِ روزگار حواشی ہی دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔

امام احمد رضا کے معتقدین و متوسلین کی اکثریت اس احساس و اعتراف کے باوصف کہ اعلیحضرت کی شخصیت اور علمی کارناموں کو روشناس کرانے کے لیئے خاطر خواہ کام نہیں ہوا، میدانِ عمل میں قدم رکھنے سے کتراتی ہے جبکہ علماء و مشائخ اہلِ سنّت اور اربابِ ثروت کی متحدہ اور اجتماعی کوششوں سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہماری یہ کوتاہی و غفلت ہم سب کے لیئے باعثِ ندامت ہے۔ مخالفین تو مخالفین ہیں ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ سوائے بے التفاتی اور دشنام طرازی کے۔ ہم خود کب تک امام احمد رضا کے علمی کارناموں کا ذکر محض زبانی کرتے اور سنتے رہیں گے؟ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ امام احمد رضاؒ کے علمی حقائق اور فقیہانہ موشگافیوں کو مطبوعہ شکل میں پیش کر کے دنیا کو دکھا دیں کہ ہمارے دعوے کی اساس محض عقیدت پر نہیں بلکہ حقیقت پر قائم ہے۔ کاش امام احمد رضاؒ کے کروڑوں

عقیدت مندوں میں سے چند ہی اس حقیقت کو تسلیم کر کے آگے بڑھیں
تاکہ اس عظیم علمی ذخیرے کو منظرِ عام پر لایا جائے جو اب تک ہماری نگاہوں
کی دسترس سے دور ہے۔ بحمد اللہ امام احمد رضاؒ کے کچھ مخلصین و معتقدین
نے اس طرف توجہ کی اور وقت کی پکار پہ کان دھرے ہیں لبیک
کہا ہے اور اربابِ فکر و نظر کو امام احمد رضاؒ کے علمی ذخیرے کی طرف
متوجہ کیا ہے۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے امام احمد رضاؒ کے مختلف
رسائل و کتب تین لاکھ سے زیادہ کی تعداد میں ملکی و غیر ملکی سطح پر
مفت پیش کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس
کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالےٰ مرکزی مجلس رضا
کے روحِ رواں جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری اور ان کے رفقاء
کا سایہ دنیائے سنیت پر تادیر قائم رکھے جنکی مساعی جمیلہ سے ابتک
لاکھوں انسان اس نابغۂ دوراں اور اس کے چند علمی کارناموں سے
روشناس و مستفید ہو چکے ہیں۔ اگر کام اس نہج پر ہوتا رہا تو انشاء اللہ
تعالےٰ مسلمانوں کی اکثریت اور سوادِ اعظم امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں
سے روشناس و مستفید ہو سکے گا۔

یہ دنیا مخلص، عقیدت کیش، علم دوست اور اصحابِ فکر و قلم
سے خالی نہیں ہے۔ اور جب تک ایسے لوگ موجود ہیں انشاء اللہ تعالیٰ
کامیابی کے راستے مسدود نہیں ہوں گے۔ پچھلے چند برسوں میں
نامساعد حالات کے باوجود کچھ ایسے حضرات سامنے آئے جنہوں نے
امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں کو منظرِ عام پر لانے کے سلسلے میں ادارہ
تحقیقات امام احمد رضا سے مالی تعاون کیا۔ "معارف رضا" اور "دائرۃ

المعارف امام احمد رضا" ان ہی مخلص اور علم دوست حضرات کے مالی تعاون کے آئینہ دار ہیں۔ ان کا تعاون اگر اسی طرح شامل رہا تو امید ہے کہ ادارہ عرس امام احمد رضاؔ کے موقع پر مزید کتابیں پیش کر سکیگا۔

"امام احمد رضا اور عالمِ اسلام" مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد آپ کی خدمت میں اسی سال پیش کی گئی۔ ادارہ اُن تمام حضرات کا بصمیمِ قلب شکر گزار ہے جنہوں نے اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اپنے اخلاص و عقیدت مندی کا عملی ثبوت دیا۔ امام احمد رضاؒ پر ایک اور کتاب "اجالا" پروفیسر موصوف تحریر فرما رہے ہیں۔ انشاءاللہ یہ کتاب بھی جلد منظرِ عام پر آنے کی توقع ہے۔ پروفیسر صاحب امام احمد رضاؒ پر ایک مبسوط سوانح لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں جسکی ضخامت تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی۔ پروفیسر صاحب نے بڑی محنت و کاوش کے بعد ضروری مواد مہیّا کر لیا ہے اور اگر کوئی امر خاص مانع نہ ہوا تو یہ کتاب انشاءاللہ تعالےٰ دو تین سال میں منظرِ عام پر آسکتی ہے۔ لیکن جب ایسے مخلص اربابِ قلم ہماری سرد مہریاں دیکھتے ہیں تو ان کا تیز رواں قلم رکنے لگتا ہے۔ اور وہ کسی دوسرے علمی کام کی طرف متوجّہ ہو جاتے ہیں۔ تاکہ قلم کی تیز رفتاری میں کمی واقع نہ ہو جائے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اپنے مخلص کرم فرماؤں کے تعاون سے متنوّ الموضوع حواشی میں سے وہی حواشی اس وقت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جنکی نقلیں تیّار تھیں۔ ورنہ ابھی ان سے تعداد میں دس گنا حواشی ایسے موجود ہیں جنکی اشاعت کا کام باقی ہے پیشِ نظر حواشی کے ضمن میں ایک بات عرض کرنا ضروری ہے اور وہ یہ

ہے کہ امام احمد رضا کی غیر مطبوعہ کتب و رسائل کی خاصی تعداد مختلف حضرات کے پاس بریلی شریف میں ہے۔ بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ اگر ایک کتاب کے کچھ اوراق اور حصے ایک صاحب کے پاس ہیں تو بقیہ کسی دوسرے صاحب کے پاس۔ ان سب کو سمیٹ کر یکجا کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں بعض حواشی صرف چار ورقی بھی آپ کو نظر آئیں گے جس سے یہ غلط اندازہ نہ لگایا جائے کہ امام احمد رضا نے صرف چار ورقی حاشیہ لکھا ہے جیسا کہ بعض بے خبر حضرات نادانستہ طور پر اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ راقم الحروف کے پاس ایسے بے شمار حواشی کا ذخیرہ موجود ہے جن میں سے بعض کی ضخامت تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ صرف اُن ہی حواشی کو شائع کیا جا رہا ہے جو راقم کے پاس موجود ہیں اور جنکی نقلیں بنوائی گئی تھیں۔ ان میں سے اکثر حواشی مکمل نہیں ہیں جس کا سبب میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ لیکن ان کو بطورِ نمونہ پیش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اربابِ علم و فن امام احمد رضا کے علمی مقام و مرتبہ کو اپنی تحقیق کا محور بنائیں اور اپنی محققانہ ذمہ داریوں کو احسن طریقے پر پورا کریں۔

۱۹۸۲ء میں "معارفِ رضا" میں حضرت علامہ شمس بریلوی نے ایک بسیط اور جامع مقالہ میں امام احمد رضا کے چند حواشی کا تحقیقی جائزہ پیش کیا تھا جسکی علمی حلقوں میں بڑی قدر کی گئی۔ اس مقالے کی تعریف میں پاکستان کے ریٹائرڈ چیف جسٹس جناب جسٹس قدیر الدین احمد صاحب نے "امام احمد رضا کانفرنس" منعقدہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۲ء بمقام

تھیوسوفیکل ہال کراچی میں جب اپنے زرین خیالات کا اظہار فرمایا تو صاحبِ مقالہ کو ان کی نگارش پر مبارک باد پیش کی۔ حضرت علامہ شمس بریلوی کی علمی اور ادبی صلاحیتوں، ان کے وسیع مطالعے، عمیق نظری اور اعلیحضرت امام احمد رضا سے عقیدت کیشی کی بناء پر ان سے درخواست کی گئی کہ وہ حواشی کے اس مجموعے پر ایک مقدمہ تحریر فرمائیں جسکو انھوں نے قبول فرما کر اپنی علم دوستی، وسیع القلبی اور امام احمد رضاؒ سے خصوصی نسبت کا ثبوت دیا۔ مقدمہ آپ کے سامنے ہے۔ حواشی کے اس مجموعہ میں سوانح امام احمد رضا کی نگارش پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کے قلم کی تراوش ہے۔ جن کا قلم پچھلے بیس سال سے امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں کے تعارف کے لیئے وقف ہو کر رہ گیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے امام احمد رضاؒ پر اب تک جتنا کام کیا ہے اس کا اگر ہم موازنہ کریں تو ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس میدان میں ان کا کوئی مدِّ مقابل نہیں۔ اللہ تعالے ان دونوں محسنینِ رضویت پر اپنا بے پناہ فضل وکرم فرمائے کہ جب اور جس وقت بھی ان سے امام احمد رضاؒ پر کچھ لکھنے کو کہا گیا تو ان حضرات نے اپنی دوسری علمی مصروفیات کو ثانوی حیثیت دی اور فوراً امام احمد رضاؒ پر لکھنے کو تیار ہو گئے۔ میں کس زبان سے اپنے ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کروں جن کی مدد کے بغیر میرے لیئے ایک قدم اٹھانا بھی دشوار تھا۔ ربّ عزوجل ان کو ان کی علمی خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے اور اپنی بارگاہ میں ان کے علمی اور ادبی کارناموں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ ان کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور ان کے حوصلوں میں مزید پختگی بخشے تاکہ ان کے قلم سے

ایسے فن پارے منظرِ شہود پر آئیں جن سے لوگ قیامت تک مستفیض ہوتے رہیں۔

؎ این دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

فی الحال یہ چند حواشی پیشِ خدمت ہیں۔ اگر حالات مساعد رہے تو بقیہ حواشی بھی اسی طرح اگلے برسوں میں یکے بعد دیگرے منظرِ شہود پر آجائیں گے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالےٰ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

سید محمد ریاست علی قادری
(ادارہ تحقیقات امام احمد رضا)
کراچی
۲؍ اکتوبر ۱۹۸۳ء

حیات امام احمد رضا

امام احمد رضا نسباً پٹھان، مسلکاً سُنّی حنفی اور مشرباً قادری تھے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ (م ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء) اور جدِّ امجد مولانا رضا علی خان علیہ الرحمۃ (م ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء) متبحر عالم اور صاحبِ تصنیف بزرگ تھے۔ امام احمد رضا کی ولادت ۱۰ شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یو پی بھارت) میں ہوئی۔ محمد نام رکھا گیا اور تاریخی نام المختار (۱۲۷۲ھ) تجویز کیا گیا۔ جدِّ امجد نے احمد رضا نام رکھا۔ بعد میں خود امام احمد رضا نے عبد المصطفیٰ کا اضافہ کیا۔

آپ اکثر علوم و فنون میں دسترس رکھتے تھے۔ بعض علوم و فنون معاصرین علماء سے حاصل کیے اور بعض میں ذاتی مطالعہ اور غور و فکر سے کمال حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل ۲۱ علوم و فنون اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ سے حاصل کیے۔

علم قرآن، علم حدیث، اصول حدیث، فقہ، (جملہ مذاہب)، اصول فقہ، جدل، تفسیر، عقائد، کلام، نحو، صرف، معانی، بیان، بدیع، منطق، مناظرہ، فلسفہ، تکسیر، ہیأۃ، حساب، ہندسہ۔

حضرت شاہ آل رسول (م ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۷۹ء) شیخ احمد بن زینی دحلان مکی (۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۱ء) شیخ عبد الرحمٰن مکی (م ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء) شیخ حسین بن صالح مکی (م ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۴ء) شیخ ابو الحسین احمد النوری

(م ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) علیہم الرحمہ سے بھی استفادہ کیا اور مندرجہ ذیل ۱۰ علوم و فنون حاصل کیئے۔

قراءۃ، تجوید، تصوف، سلوک، اخلاق، اسماء الرجال، سیر، تاریخ، لغت، ادب۔

مندرجہ ذیل ۱۴ علوم و فنون ذاتی مطالعے اور بصیرت سے حاصل کیے۔

ارثما طیقی، جبر و مقابلہ، حساب سیتنی، لوگارثمات، توقیت، مناظر و مرایا، اکر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، ہیاۃ جدیدہ، مربعات، جفر، زائرچہ۔

اس کے علاوہ نظم و نثر فارسی، نظم و نثر ہندی، خطِ نسخ، خطِ نستعلیق وغیرہ میں بھی کمال حاصل کیا۔

علوم و فنون سے فراغت کے بعد تصنیف و تالیف، درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ تقریباً ۵۰ علوم و فنون میں ہزار سے زیادہ کتب و رسائل آپ سے یادگار ہیں۔ امام احمد رضا کی علمی تخلیقات میں شروح و حواشی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ جن کا تعلق مختلف علومِ عقلیہ و نقلیہ سے ہے۔ ان میں سے بیشتر عربی اور فارسی میں ہیں اور امام احمد رضا کی سرعتِ فکر، دقتِ نظر، تبحّر اور تعمّق کے روشن شواہد و دلائل ہیں۔

(۲)

امام احمد رضا (۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء) میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء) کی خدمت

میں حاضر ہو کر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ اور مختلف سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت حاصل کی۔ مثلاً قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ سہروردیہ، بدیعیہ، علویہ وغیرہ وغیرہ۔

(۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء) میں پہلی بار حج بیت اللہ کے لیئے والدِ ماجد کے ہمراہ عازمِ حرمین ہوئے۔ قیامِ مکہ معظمہ کے زمانے میں امام شافعیہ شیخ حسین بن صالح جمل اللیل آپ سے بے حد متاثر ہوئے اور فرطِ مسرت سے فرمایا۔

انی لاجد نور الله من هذا الجبین

ترجمہ "بے شک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں"

۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں آپ دوسری بار زیارت حرمین شریفین اور حج بیت اللہ کے لیئے حاضر ہوئے۔ اس سفر میں حرمین شریفین کے علمائے کبار نے بڑی قدر و منزلت فرمائی۔ علمائے مکہ نے لوٹ کے متعلق ایک استفتاء پیش کیا جو علمائے حرمین کے لیئے عقدۂ لاینحل بنا ہوا تھا۔ امام احمد رضا نے محض حافظہ کی بناء پر قلم برداشتہ عربی میں اس کا جواب تحریر فرمایا اور یہ تاریخی نام رکھا:-

کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم

(۱۳۲۴ھ/۱۹۰۴ء) اس جواب کو پڑھ کر علمائے حرمین بے حد متاثر ہوئے۔

کفل الفقیه کے علاوہ ایک اہم کتاب علمائے مکہ کے ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرمائی اور اس کا یہ تاریخی نام تجویز کیا۔ الدولة المکیة بالمادة الغیبیة (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) پھر

الفیوض الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ کے عنوان سے اس کے تعلیقات و حواشی لکھے۔ اس رسالے میں مسئلہ علمِ غیب پر محققانہ بحث کی ہے۔ علمائے حرمین نے جو اس پر تقاریظ تحریر کی ہیں اُن سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ تعجب خیز بات یہ ہے کہ امام احمد رضا نے یہ دونوں کتابیں دورانِ سفر بغیر کوئی کتاب مطالعہ کئے محض یادداشت کی بناء پر تالیف فرمائیں۔ آپ کی سرعت تحریر، قوتِ حافظہ اور جزئیات فقہ پر ماہرانہ واقفیت کو دیکھ کر علمائے حرمین حیران تھے۔" (نزہتہ الخواطر۔ ج ۸ ص ۳۹)

امام احمد رضا کو علمائے حرمین بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ بعض علماء نے مجدّدِ امّت تک لکھا ہے۔ چنانچہ شیخ اسمٰعیل خلیل (حافظ کتب الحرم) تحریر فرماتے ہیں :۔

لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن لکان حقاً وصدقاً

(حسام الحرمین، ص ۱۴۰، ۱۷۲)

اسی طرح شیخ علی شامی ازہری احمدی دردیری مدنی تحریر فرماتے ہیں :۔

امام الائمۃ المجدد لھذہ الامۃ

(حسام الحرمین، ص ۲۶۲)

(۳)

فن فتاویٰ نویسی میں امام احمد رضا اپنے معاصرین میں ممتاز تھے۔ انھوں نے تقریباً ۵۴ سال تک یہ فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے۔ فقہ میں جدّ الممتار (حاشیہ شامی) اور فتاویٰ رضویہ (۱۲ مجلدات) کے علاوہ ایک اور علمی شاہکار ترجمہ قرآن کریم ہے جو (۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء) میں

کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن کے نام سے منظرِ عام پر آیا؛ اور جس کے تفسیری حواشی خزائن العرفان فی تفسیر القرآن کے نام سے مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے تحریر فرمائے جو ایجاز و اختصار اور جامعیت کے لحاظ سے بے نظیر ہیں۔ حال ہی میں بعض حضرات نے اس ترجمے کے خلاف ایک شورش برپا کی ہے۔ راقم کے نزدیک اس کی حیثیت علمی نہیں بلکہ سراسر سیاسی طبقاتی اور نظریاتی ہے۔ یہ ترجمہ ۲، برس پہلے ہوا، ظاہر ہے کہ اس طویل عرصے میں دونوں طرف بیسیوں ایسے متبحر علماء گزرے جس کا پاسنگ بھی آج نہیں ملتا۔ جب ان کو اس ترجمے میں غلطیاں نظر نہ آئیں تو پھر ہماری خردہ گیری کی کوئی علمی حیثیت نہیں ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ گذشتہ تیرہ برس میں امام احمد رضا کا شہرہ پاک و ہند سے گزر کر دیارِ مشرق و مغرب میں پھیل چکا ہے۔ ظاہر ہے یہ بات ان حضرات کو پسند نہیں جو امام احمد رضا کو بقولِ خود دفن کر چکے تھے۔ اب امام احمد رضا کے آفتابِ فکر کے سامنے ان کا چراغِ فکر ٹمٹمانے لگا۔ یہ بات کس کو گوارا ہو سکتی ہے کہ کسی کی گرم بازاری کے باعث اس کا بازار سرد ہو جائے۔

امام احمد رضا نے قرآن کریم کا جس نظر سے مطالعہ کیا اس کا اندازہ ان کے اس مصرعے سے ہوتا ہے:

ع قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

(حدائقِ بخشش۔ حصہ دوم، ص ۹۹)

وہ فنِ شعر میں کمال رکھتے تھے۔ نعت گوئی کو اپنا مسلکِ شعری بنایا۔ ہر صنفِ شاعری پر طبع آزمائی کی لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ہر

جگہ نعت ہی کی جھلک نظر آتی ہے۔ ان کے دیوان "حدائق بخشش"
کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اردو، فارسی، عربی اور ہندی وغیرہ
میں شعر گوئی پر پورا پورا عبور حاصل تھا۔ ان کا مشہور سلام جس کا مطلع ہے

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پاک و ہند کے طول و عرض میں پڑھا جاتا ہے۔

تحریکِ آزادی کے سلسلے میں امام احمد رضا اور ان کے تلامذہ و
خلفاء کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔ انہوں نے انیسویں صدی کے آخر سے
مسلمانوں کے سیاسی حالات بنظرِ غائر مطالعہ کیئے اور تحریر و تقریر
کے ذریعے اپنی اصلاحات اور تجاویز پیش کیں جو ۱۹۱۲ء میں کلکتہ
سے شائع ہوئیں۔ اس سے قبل ۱۸۹۷ء میں پٹنہ کے اجلاس میں
اسی موضوع پر اظہارِ خیال فرمایا۔ امام احمد رضا کے آخری دور میں سیاست
نے ایک نیا رُخ اختیار کر لیا تھا۔ تقریباً (۱۹۱۹ء/۱۳۳۹ھ) میں
تحریکِ خلافت کا آغاز ہوا اور دوسرے ہی سال (۱۹۲۰ء/۱۳۳۹ھ)
میں گاندھی کے ایماء پر تحریکِ ترکِ موالات کا آغاز ہوا۔ انجام سے
بے نیاز ہو کر ہندو مسلم شیر و شکر ہو رہے تھے۔ امام احمد رضا نے اس
اختلاط کے خطرناک نتائج سے آگاہ فرمایا اور ایک معرکتہ الآراء رسالہ
المحجۃ المؤتمنہ فی آیۃ الممتحنۃ (۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء) تحریر کیا۔
بعض حضرات امام احمد رضا پر انگریز نوازی کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن
حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ جس کی تحقیق راقم نے اپنے مقالے
"گناہِ بے گناہی" (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء) میں کی ہے۔ امام احمد رضا

کا دامن انگریز نوازی کے الزام سے یکسر پاک تھا۔ ہاں الزام لگانیوالوں کے دامن ضرور داغدار رہیں۔ امام احمد رضا کے متوسلین و معتقدین نے ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء میں مطالبۂ پاکستان کے اعلان کے ساتھ ساتھ اپنی مساعی تیز تر کر دیں۔ ان کے خلوص اور جذبے کا اندازہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی کے اس عزم سے ہوتا ہے۔

"پاکستان کی تجویز سے جمہوریتِ اسلامیہ کو کسی طرح دست بردار ہونا منظور نہیں۔ خود قائدِ اعظم محمد علی جناح اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں۔"

(حیات صدر الافاضل، ص ۱۸۶، مکتوب ۲)

اسی طرح سیّد محمد محدث کچھوچھوی (تلمیذ مولانا احمد رضا خاں) نے آل انڈیا سنّی کانفرنس منعقدہ اجمیر شریف (۵ تا ۶ رجب ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء) میں خطبۂ صدارت میں یہ پُرجوش کلمات کہے۔

"اٹھ پڑو، کھڑے ہو جاؤ، چلے چلو، ایک منٹ نہ رکو، پاکستان بنا لو تو جا کر دم لو۔" (الخطبہ الاشرفیہ، ص ۳۸)

امام احمد رضا نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء کو بوقتِ نماز جمعہ ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر وصال فرمایا۔ چند ماہ قبل قرآن کریم کی اس آیت سے الہامی طور پر اپنا سنہ وفات نکالا تھا۔

ویطاف علیھم بانیۃ من فضۃ و اکواب

(وصایا شریف، ص ۱۲۱)

(۵)

آپ کے دو فرزند تھے۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان

علیہ الرحمہ اور مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خان علیہ الرحمہ۔ مولانا حامد رضا خان ربیع الاوّل ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ کتب معقول و منقول والد ماجد سے پڑھیں۔ عربی ادب پر بڑا عبور رکھتے تھے۔ ۷۰ برس کی عمر پائی۔ ۳۴ سال والدِ ماجد کے جانشین رہے اور برسوں دار العلوم منظرِ اسلام (بریلی) میں درس حدیث دیا۔ اور ۱۷ جمادی الاوّل ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء کو وفات پائی۔ صاحب تصنیف بزرگ تھے۔

مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خان اوائل ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ برادر بزرگ مولانا حامد رضا خان سے تعلیم حاصل کی اور والد ماجد سے علومِ دینیہ کی تکمیل کی۔ دار الافتاء الرضویہ (بریلی) میں ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰ء ستر سال فتوی نویسی کے فرائض انجام دیئے۔ وہ اپنے والد ماجد امام احمد رضا کا آئینہ تھے۔ ۱۹۸۱ء میں ان کا وصال ہوگیا۔

امام احمد رضا کے خلفاء نہ صرف پاک و ہند بلکہ حرمین شریفین میں بھی پھیلے ہوئے تھے۔ اب صرف ایک خلیفہ حضرت علامہ مفتی محمد برہان الحق جبل پوری یادگار رہ گئے جو ہندوستان میں فیض رساں ہیں۔

(۶)

الغرض امام احمد رضا چودھویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم، عظیم المرتبت مفتی، بلند پایہ مصنف، دیدہ ور سیاستدان، صاحبِ بصیرت سائنسدان اور باکمال ادیب و شاعر تھے۔ پاک و ہند کے محققین نے ہنوز ان کی طرف توجہ نہیں کی۔ وہ دنیا کے ہر محقق کی توجہ کے لائق ہیں۔ اگر ان کی فقہی اور علمی تصانیف سیاسی اور سائنسی بصیرت اور ادب و شاعری پر تحقیق کی جائے تو بہت سے رازہائے سربستہ معلوم ہوں گے۔

اور ہم بجا طور پر فخر کر سکیں گے کہ پاک و ہند میں ایک ایسا یگانۂ روزگار عالم پیدا ہوا جس کی نظیر نہ اس کے زمانے میں تھی اور نہ اب ہے۔ اور حکیم عبد الحئی لکھنوی کا یہ اعتراف حقیقت بن کر سامنے آ جائے گا:۔

یندر نظیرہ فی عصرہ فی الاطلاع علی الفقہ الحنفی و جزئیاتہ یشہد بذالک مجموع فتاواہ

(عبد الحئی لکھنوی، نزہتہ الخواطر، جلد ششم، ص ۴۱)

ترجمہ:۔ فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر مولانا احمد رضا خاں کو جو عبور حاصل تھا اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے، اور اس دعویٰ پر ان کا مجموعہ فتاویٰ شاہد ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

پرنسپل

گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ (سندھ)

علامہ حضرت شمس بریلوی

امام احمد رضاؒ کی حاشیہ نگاری

قارئین کرام! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ امام احمد رضا قدس اللہ سرہٗ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ بعض ان میں کافی ضخیم ہیں اور بعض کی ضخامت کم ہے۔ اسلامیات کا کوئی موضوع ایسا نہیں ہے جس پر امام احمد رضا قدس سرہٗ نے قلم نہ اٹھایا ہو اور دادِ تحقیق نہ دی ہو۔ آپ کی ان عالمانہ، فقیہانہ اور مجددانہ تحقیقات کے دائرے میں آپ کے گرانقدر حواشی بھی آتے ہیں جن کی تعداد ڈھائی سو کے قریب ہے۔ یہ حواشی بحمداللہ دستبردِ زمانہ سے محفوظ ہیں اور ان کے قلمی نسخے سیّد محمد ریاست علی قادری رضوی کی تحویل میں آج بھی موجود ہیں۔ وہ کئی سال سے اس امر میں کوشاں ہیں کہ علمائے اہلِ سنت سے کوئی دیدہ ور اٹھے کہ وہ ان حواشی کے تراجم و تعارف سے دنیائے علم و فضل کو آگاہ کر سکیں۔

"اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

اب تک ان کو اس سلسلہ میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ گذشتہ معارفِ رضا نامی کتاب میں جو ادارہ معارفِ رضا کراچی نے شائع کی تھی، راقم الحروف شمس بریلوی نے امام احمد رضاؒ کے چند حواشی کا تعارف اربابِ فضل و کمال سے کرایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ آئندہ بھی حواشی پر قلم اٹھاؤں گا۔ میں نے ان حواشی کا تعارف جس کاوش و کاہش سے پیش کیا ہے اس کو کچھ اربابِ فضل و کمال ہی جانتے ہیں۔ میں نے ہر ایک کتاب محشّٰی کے مصنف کے تعارف کے بعد امام احمد رضا قدس اللہ سرہٗ کے حاشیہ کو اس طرح پیش کیا تھا کہ حضرت امام احمد رضاؒ نے جہاں جہاں محشّی کو تنبیہ اور آگاہ کیا یا تعقب کیا ہے ان مقامات کو حاشیہ سے انتخاب کر کے پیش کیا اور توضیح و تصریح کے مقامات کی نشاندہی کی۔ ممکن ہے قارئینِ معارفِ رضا کو بادی النظر میں یہ کام بہت معمولی نظر آیا ہو۔ یہ ان حضرات کا اپنا مطمعِ نظر ہے لیکن میں نے اس نگارش

میں کئی ماہ کی مدت صرف کردی۔ تب کہیں یہ کام سرانجام ہو سکا۔ الحمد للہ۔

میرے محترم سید محمد ریاست علی قادری صاحب امام احمد رضا قدس سرہٗ کے چند حواشی کا مجموعہ پیش کر رہے ہیں۔ جب باوجود کوشش اور سخت تگ و دو کے کوئی صاحبِ فضل و کمال دنیائے رضویت سے ان چند حواشی کے ترجمہ کے لیئے آمادہ نہیں ہوا تو انہوں نے محض اس خیال سے کہ آئندہ شاید کوئی صاحبِ فضل و کمال اس طرف توجہ مبذول فرمائے۔ چند حواشی (بطورِ نمونہ) کا مجموعہ ایک کتابی شکل میں پیش کر دیا ہے۔ دوسرے یہ امر بھی ان کے ملحوظِ خاطر تھا کہ یہ حواشی بریلی شریف سے محض مستعار حاصل کیئے گئے تھے اور ان کی واپسی کا سخت تقاضا ہے لہٰذا اس انمول دولت سے جو کچھ بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے وہ اٹھالیا جائے۔

محترمی سید محمد ریاست علی صاحب قادری نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں ہر کتاب محشّٰی کے مصنف کا تعارف اسقدر اختصار کے ساتھ پیش کروں کہ وہ ایک صفحہ سے زیادہ نہ ہو تاکہ قاری حاشیہ محشّٰی کتاب کے مصنف اور اس کے زمانے سے قدرے واقف ہو جائے صاحب موصوف کے پاسِ خاطر سے مندرجہ ذیل کتب کا بہت ہی مختصر تعارف پیشِ خدمت کر رہا ہوں۔

۱۔ فتاویٰ بزازیہ
۲۔ حلیہ شرح منیۃ المصلی
۳۔ دُرر الحکام شرح غرر الاحکام
۴۔ بحر الرائق و منحۃ الخالق علی البحر
۵۔ شرحِ معانی الآثار
۶۔ عمدۃ القاری شرح بخاری
۷۔ کنز العمال
۸۔ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ
۹۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع
۱۰۔ موضوعاتِ کبیر ملا علی قاریؒ

۱۱۔ حواشی الفتاوی الرضویہ
۱۲۔ حاشیہ فتح الباری شرح صحیح البخاری
۱۳۔ حاشیہ تبیین الحقائق للزیلعی
۱۴۔ حاشیہ مدخل۔

اس مرتبہ میں نے ہر ایک حاشیہ کے تعارف کے ساتھ سابقہ التزام (توضیح و تصریح تنبیہ و تعقب) نہیں کیا ہے بلکہ جیسا کہ عرض کر چکا ہوں صرف کتاب محشی کے مصنف کا بہت ہی اختصار کے ساتھ تعارف کرایا ہے۔ افسوس کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی آج تک کسی کو ہوش نہ آیا کہ وہ امام احمد رضا قدس سرہٗ کے ان حواشی کو جو حضرت کے تبحرِ علمی کا ایک انمٹ نشان اور دنیائے رضویت کے لیئے طرۂ امتیاز اور خواجہ تاشانِ رضویت کے لیئے سرمایۂ نازش و افتخار ہیں، تراجم کے ساتھ شائع کر کے اپنی عقیدت و علمیت کا ثبوت دیتے۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ کی حاشیہ نگاری کی خصوصیات پیش کرنے سے قبل یہ چند حقائق آپ کے سامنے پیش کرنے پر عقیدت نے مجبور کیا اور زبانِ قلم پر آگئے۔ اس کے لیئے آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ ان سے معذرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جن کے احساسات مُردہ ہو چکے ہیں اور تن آسانی جن کا شعار بن چکا ہے۔

آیئے اب قرن سیزدہم کے آفتابِ علم و فضل کی چند کرنوں سے اکتسابِ نور کے لیئے آپ کو کمالِ علمی کے اس میدان میں لے چلوں جہاں جہاں حاشیہ نگاری و تعلیقات نگاری کے بلند منارے ایستادہ ہیں اور جن کی بلندی کا اندازہ کرنے کے لیئے علم و فضل کی دستار کو تفحص و تعمق کے پاکیزہ ہاتھوں سے سنبھالنا پڑتا ہے۔ میں یہاں حاشیہ نگاری کی تاریخ پیش نہیں کروں گا بلکہ آپ کو حاشیہ نگاری، تعلیقات نگاری اور شرح نگاری کا فرق بتاؤں گا اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی حاشیہ نگاری کی خصوصیات سے آگاہ کروں گا کہ اس مقدمہ کی نگارش کا منشا یہی ہے۔

حاشیہ، تعلیقات اور شرح

شرح :۔ کسی کتاب کی شرح خواہ وہ کسی متن سے متعلق ہو توضیح و مطالب و تفریح کیلئے اصل متن سے زیادہ ضخامت اور حجم کی خواہاں ہوتی ہے کہ شرح نگاری سے شارح کا یہی مقصود ہوتا ہے کہ ان مباحث و مطالب کو جو صاحب متن (یا ماتن) نے پیش کئے ہیں واضح سے واضح تر صورت میں پیش کرے اور جن نکات کو ماتن نے پیش نہیں کیا ہے اور جن مضمرات کی وضاحت نہیں کی ہے ان کی وضاحت پیش کرے۔ اگر متن میں اغلاط ہیں تو شارح ان کی وضاحت کرے۔ حدیث شریف کے اکثر مجموعوں کی شروح لکھی گئی ہیں اور اپنی وضاحت و تعبیرات و مسائل فقہیہ و شرعیہ کے مستدل ہونے کے باعث ہر ایک شرح اس کے متن سے زیادہ ضخیم ہے۔ حدیث کے متعدد طرق جو شارح کی نگاہ میں ہوتے ہیں وہ ان کو پیش کرتا ہے، حدیث کے راویوں پر بحث کرتا ہے، حدیث کے حسن و غریب یا دیگر اقسام پر بحث کی جاتی ہے۔ اگر صاحب متن سے اس سلسلہ میں اختلاف ہوتا ہے تو اس کو استدلال و براہان کے ساتھ بیان کرتا ہے جن فقہی مسائل کا اس حدیث سے استخراج ہو سکتا ہے انکو مستنبط کرتا ہے۔ اگر کسی مذہب کی وہ حدیث موید ہوتی ہے یا اگر کسی مسلک پر اس سے جرح ہو سکتی ہے تو اس کی تعدیل یا جرح کرتا ہے۔ رواۃ حدیث کا بھی شارح تعارف کراتا ہے۔ حدیث کی شانِ ورود شارح بیان کرتا ہے۔ اگر دوسرے شارحین بھی اس کے موجود ہیں تو ان کے اقوال بھی پیش کرتا ہے۔ لغاتِ حدیث اور ان کے معانی سے بحث کی جاتی ہے۔ معانی اور بیان کے مسائل پیش کیئے جاتے ہیں۔ صرفی اور نحوی نکات زیرِ بحث آتے ہیں۔ یہاں اتنا موقع نہیں کہ میں شرح کے سلسلہ میں کچھ کھل کر لکھ سکوں۔ میں صرف ایک مثال پیش کروں گا۔ حدیثِ مشہور ہ :۔

"انما الاعمال بالنیات"

ایک ایسی حدیث ہے کہ صحاح ستہ میں سے کئی ایک صحیح ایسی ہیں جن کا آغاز اسی حدیثِ

مبارکہ سے ہوتا ہے۔ ائمہ مذاہب اربعہ نے اپنے اپنے مسلک و مذہب کی تائید کے لیئے اس حدیثِ مبارکہ کی تشریح و توضیح کی ہے اور اس پر کھل کر بحث کی گئی ہے کہ باؔ کا متعلق مقدر کیا ہے۔ حضرات شوافع "تصح بالنیات" کو مقدر مانتے ہیں اور صحتِ شرعی اس سے مراد لیتے ہیں محققین، فقہاء احناف ثواب الاعمال بالنیات کو مقدر مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمال کے ثواب کا مدار باعتبار نیت ہے۔ یہ تحقیق علامہ شمس الدین مروجی صاحب العنایہ کی ہے جو شارح ہدایہ ہیں۔ اور دوسرے مسالک کے ائمہ نے اپنے اپنے مسلک کی تائید کے لیئے دلائل و براہین پیش کیئے ہیں۔ اور بات "نیتِ وضو" تک جا پہنچی حضرات شوافع نے کہا ہے کہ ایسے وضو سے جس کی نیت نہ کی گئی ہو نماز نہیں ہوگی۔ اور احناف کہتے ہیں کہ وضو کے مفتاح الصلوٰۃ ہونے میں نیت شرط نہیں۔ یعنی ہم احناف استدلال میں پانی کے مطہر طبعی ہونے کو پیش کرتے ہیں۔ البتہ تیمم کے لیئے نیت شرط ہے۔ اس سلسلے میں شارحین نے اپنے اپنے تبحر علمی سے عجیب و غریب نکات پیش کیئے ہیں۔ صرف اسی ایک حدیث مبارکہ کے تحت اسقدر مباحث آگئے ہیں کہ بعض شروح کے ۲۵۔۵۰ بڑے سائز کے صفحات کو وہ مسائل محیط ہیں۔

ایسا ہی حال کتب فقہ کی شروح کا ہے۔ فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب "تنویر الابصار" ہے (جو ہدایہ کی شرح ہے) اسی تنویر الابصار کی شرح "درالمختار" ہے اور اس کی شرح "ردالمحتار" ہے۔ میں یہاں تنویر الابصار سے ایک مثال پیش کرتا ہوں جس میں تنویر الابصار کے متن کو خطِ کشیدہ کروں گا اور اس کی شرح درالمختار کو غیر خطِ کشیدہ رکھوں گا پھر اس کا ترجمہ پیش کروں گا تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو سکے کہ شرح نگاری کے لیئے کس تبحر اور دقتِ نظر کی ضرورت ہے اور کتنا مشکل کام ہے اور ایک شارح کو کن دشوار مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

تنویر الابصار جلد اوّل۔

(درالمختار یعنی شرح تنویر الابصار) فرضت فی الاسراء لیلۃ السبت سابع عشر رمضان قبل الہجرۃ لسنۃ ونصف وکانت قبلہ صلواتین قبل طلوع وقبل غروبھا (شمنی)

ترجمہ:۔ نماز معراج شریف میں شب شنبہ رمضان شریف کی سترھویں تاریخ کو ہجرت سے ڈیڑھ سال قبل فرض ہوئی اور معراج شریف سے قبل صرف دو نمازیں تھیں۔ ایک طلوع آفتاب سے قبل اور دوسری غروب آفتاب سے پہلے۔ شمنی نے ایسا ہی لکھا ہے۔

اب ردالمحتار میں اس کی شرح ملاحظہ فرمایئے۔ میں یہاں متن طویل نقل نہیں کروں گا صرف ترجمہ پیش کر رہا ہوں۔

ردالمحتار یعنی شرح درمختار:۔ اور شارح (تنویر الابصار) یا صاحب درالمختار نے رمضان شریف میں وقوع معراج کا ذکر کیا ہے وہ ایک قول ہے۔ اس سلسلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ معراج ماہ رجب میں ہوئی اور لوگوں میں بھی یہ قول مشہور ہے۔ امام نووی ؒ نے "سیر الروضۃ" میں اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ اسی طرح اس حدیث شریف کی شرح جو بدء وحی کے سلسلہ میں ہے اور علامہ بخاری نے جس کو باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روایت کیا ہے آپ شروح بخاری مطالعہ فرمایئے اور ان ابحاث کو ملاحظہ کیجئے کہ شارحین کرام نے اپنی ذکاوت فہم اور فراست علمی سے کیا کیا نکات پیدا کئے ہیں اور کتنے دینی مسائل کو پیش کر کے امت مسلمہ کو مرہون منت بنایا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔ بخاری کی شرح فتح الباری اور علامہ حجر عسقلانی ۸۵۲ھ شرح بخاری از علامہ عینی عالمانہ تحقیق و تدقیق، استنباط و استخراج مسائل فقہیہ اور مسائل علمیہ پڑھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ شارحین حضرات کا تقام علمی اور تبحر اس وقت آپ پر ظاہر ہوگا۔ مسائل عقلی و نقلی کے دریا بہائے ہیں اور ان شارحین حضرات کی فکر رسا نے ان مناروں پر کمند ڈالی ہے جہاں تک فکر انسانی پہنچ سکتی ہے۔ صرف بخاری ہی پر حصر نہیں ہے بلکہ آپ صحاح ستہ کی شروح کو دیکھئے کہ یہ شروح متون صحاح سے کس قدر ضخیم ہیں۔ اسی طرح حدیث مبارکہ کے اور مجموعے موسوم بہ صحاح و جوامع و مسانید اور معاجم ہیں جن سے ہمارے کتب خانے الحمد للہ معمور ہیں۔ تصریح بالا کا مقصد یہ تھا کہ شارح جب کسی کتاب کی شرح کرتا ہے تو اس کے ہر پہلو پر نظر ڈالتا ہے اور متن کی ہر ہر سطر کی اس طرح وضاحت کرتا ہے کہ جو نکات متن میں مضمر تھے وہ سب کے سب عیاں ہو جائیں۔ شارح کے لیے بھی اتنے ہی مبلغ علم، ذکاوت اور دقت نظر کی ضرورت ہے جو صاحب متن

کو حاصل تھا۔ آپ نے ملاحظہ کیا کہ شارح نے شرح میں "شارح تنویر الابصار" کے قول کا تعاقب کیا ہے۔ صاحب در مختار کے کمالِ علمی کے پیشِ نظر ان کے قول کی تغلیط تو نہیں کی لیکن احتیاط کے ساتھ "ایک قول یہ ہے" کہہ کر ان کے قول کی تردید کردی۔

یہ تو تھی شرح نگاری کی مختصر کیفیت اور ایک شارح کے مختصر اوصافِ علمی اور اس کا تبحّر ایک مشہور شرح اور اس شرح کی شرح اور اس کے حواشی کو آپ کے سامنے پیش کردیا ہے تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ ایک شارح کو کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور کسی متن کی تشریح و توضیح و تصریح میں اس کی نظر کہاں تک تلاش و تجسّس میں پہنچتی ہے اور کن کن زاویوں سے جائزہ لیتی ہے۔ آیئے اب شرح کے بعد تعلیقات کے بارے میں کچھ عرض کردوں پھر حاشیہ نگاری کے فن کا جائزہ پیش کروں گا۔ اس مرحلہ سے گزرنے کے بعد امام احمد رضا قدس سرہٗ کے حواشی کا آپ سے تعارف کراؤں گا کہ ان تصریحات کے بعد ہی آپ یہ اندازہ کرسکیں گے کہ حاشیہ نگاری کتنا اہم اور مشکل مرحلہ ہے۔

تعلیقات نگاری: تعلیقات یا تعلیقات نگاری سے مراد کسی متن کی ایسی مراحتیں ہیں جو تفصیل و تصریح کے سلسلہ میں شرح کی تو محتاج نہیں کہ اس صورت میں اس متن کے لئے شرح کی ضرورت ہوتی اور تعلیقات سے مقصد پورا نہیں ہوسکتا تھا۔ تعلیقات نگاری میں متن کے کسی نکتہ کے سلسلہ میں کوئی ایسی وضاحت مقصود ہوتی ہے جو صاحبِ متن نے ترک کردی تھی۔ یا کسی اس مسئلہ کے سلسلہ میں جو صاحبِ متن نے بیان کیا ہے مزید دلائل و براہین پیش کرنے مقصود ہوتے ہیں یا متن سے کسی مسئلہ کا استخراج کیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں تعلیقات نگار ذیل متن میں یا متن کے حاشیہ پر اس کو بیان کر دیتا ہے یا کسی اختلافی دلیل کو ماتن کے مقابلہ میں پیش کرتا ہے اور ماتن کا تعقّب کرتا ہے یا تعارض ________ تعلیقات عموماً متن کے ذیل میں نگارش کی جاتی ہے البتہ حاشیہ پر اس وقت تعلیقات کو ترتیم کرتے ہیں جبکہ متن پر حواشی کی نگارش مقصود و مطلوب نہیں ہوتی۔ شرح اور تعلیقہ کا خاص فرق یہ ہے کہ شرح میں متن کی کسی سطر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ تمام و کمال متن کی تصریح و توضیح کی جاتی ہے اور تعلیقات میں یہ ضروری

دکھاتا ہے اور اس کی غلطی سے آگاہ کرتا ہے۔ اس منزل پر محشی کا تبحرّ علمی ماتن سے بمراحل آگے بڑھ جاتا ہے۔ اسلاف پرستی یا شہرتِ بزرگی یا طنطنۂ عظمت و بلندی کو وہ اپنی راہ میں حائل نہیں ہونے دیتا۔

فقہ میں اس حاشیہ نگاری نے ہماری بڑی رہنمائی کی ہے۔ ہم امورِ دینوی میں جب ایسے مقام پر راہنمائی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جہاں ہمارے اسلاف کرام نے ہمارے لیئے راستہ متعین نہ کیا ہو تو مستند اور متبحّر علمائے کرام کے یہ حواشی ہماری راہنمائی فرماتے ہیں اور شاید ہمارے بزرگوں اور علمائے سلف نے حاشیہ نگاری کو اسی غرض سے اپنایا تھا کہ مسائلِ یومیہ اور معاملاتِ روزمرّہ میں جہاں کہیں ہم کو کسی عقدہ لاینحل سے دوچار ہونا پڑے تو یہ حواشی ہماری عقدہ کشائی کریں۔ میں اگر علمائے سلف کی کتابوں پر حواشی سے اپنے اس بیان اور اپنی اس تصریح کی تائید پیش کروں تو بہت سے صفحات پُر ہو جائیں گے۔ اس لیئے میں امثال سے گریز کرتے ہوئے یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حواشی کا کیا مقام ہے اور آپؒ کے حواشی کا کیا مرتبہ ہے اور میں نے حواشی رضا قدس سرہٗ کا یہ جائزہ کیوں پیش کیا ہے؟ حواشی امام احمد رضا قدس سرہٗ کے تحقیقی جائزہ سے بجز اس کے اور کچھ مقصود نہیں کہ قارئین اور ارباب علم و فضل کو یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت والا مرتبت کا پائگاہ علم کیا ہے ان کے تبحرّ علمی کی وسعتوں اور پنہائیوں کا کیا عالم تھا؟ ان کے فکر کی گیرائی کس منزل پہ تھی ان کی فکر رسا کن کناروں پر کمند ڈالتی تھی۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مقلّد تھے۔ آپ کا مسلک حنفی تھا لیکن آپ ایسے مقلد تھے جس کی تقلید کے دامن میں اجتہاد کی وسعتیں اپنی تمام تر گیرائیوں اور گہرائیوں کے ساتھ سمٹ کر آ گئی تھیں۔ وہ مجدد تھے لیکن ایسے مجدّد کہ آپ کے تجدّد نے علم و فکر کے ان گوشوں تک صاحبانِ طلب کو پہنچایا جو رہنمائی کی نایابی کے باعث مجبور ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ اسلاف پرستی اور شخصی عظمتوں کے اعتبارات علم و فضل نے تحقیق و تجسّس، تفحص و تفکر کے راستوں پر اعتماد و یقین کے ایسے دبیز پردے ڈال دیئے تھے کہ نئے راستے ہی نہیں بلکہ قدیم راستے بھی چھپ گئے تھے اور مدتوں سے قدم ناآشنا بن چکے تھے۔

حضرت رضا قدس سرہٗ بھی عظیم المرتبت اسلاف و بزرگانِ دین و ملّت کے خوشہ چیں، ان کے فضل و کمال کے معترف، ان کی عظمتوں کے مقر، ان کی رفعتوں کے حاکی، ان کے علو و اعزاز کے قائل، ان کے علمی تبحّر کو اجاگر کرنے والے، ان کے فضل و کمال کی شہادت دینے والے اور ان کے کمالات کو سراہنے والے تھے۔ کیا زبان سے اور کیا اپنے بیان سے لیکن ان کی بصیرت اس راہ میں ان کی راہنمائی کو موجود رہتی تھی۔ اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے سے پہلے اس کی صحیح سمت کا اندازہ لگاتے تب قدم تقلید میں اٹھاتے۔

آپ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے متشدد متبع اور سچے مقلّد تھے لیکن اس کے یہ معنی آپ کی نظر میں نہ تھے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے اخلاف اور فقہائے متبعین و مقلدین کے سامنے بھی اسی طرح سر جھکا دیا جائے جس طرح حضرت امام اعظم کی اصابت رائے اور اجتہادِ فکر اور قیاس اور استحسان کے سامنے کہ آپ اس کو زرِ کامل عیار سمجھتے تھے۔ حضرت امام اعظمؓ اور صاحبین کے بعد جب اجتہاد کے دروازے بند ہوئے اور تقلید کا دور شروع ہوا اور اس دورِ تقلید میں فقہائے حنفیہ نے اپنی تصنیفات سے احناف کے خزانوں کو معمور کر دیا اور ایسا معمور کر دیا کہ اس میں زیادت و اضافہ کی بمشکل گنجائش چھوڑی اور ان کی عظمت و شہرت کے طنطنے سے گوشہ ہائے فکر و عمل گونجنے لگے تو اس وقت ایک طرف تو تقلید کا سررشتہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا جا رہا تھا اور دوسری طرف جدل و خلاف کے طفلانِ شرزور پیدا ہوئے اور رفتہ رفتہ نشو و نما پا کر منہ زور نوجوان بن گئے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم شاملِ حال تھا کہ جدل و خلاف کی یہ زد منقولات سے زیادہ معقولات پر پڑی۔ ایک فرد کی تفحص و تلاش پر دوسرے فرد نے اعتراض کیا۔ اس اعتراض کو کسی تیسرے نے رد کیا اور اس تیسرے نے اپنے مستنبط اور مستخرج مسئلہ کو شدومد کے ساتھ پیش کر کے معترض کے لئے فرار کا راستہ بند کر دیا۔

اس اختلاف کا مبنیٰ خدانکردہ اغراض نفسانی نہیں تھے بلکہ قرآن حکیم کے بعد حدیثِ نبوی کا ایک بحرِ ناپیدا کنار ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ صاحبانِ فکر و نظر نے اس میں غواصی کی۔ کسی کے ہاتھ موتی لگے۔ کوئی خالی ہاتھ جب ابھر کر آیا تو اس نے محض صدف ہی کو غنیمت سمجھا۔ چنانچہ حدیث

نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے میٹھی سے چار نہریں جاری ہوگئیں۔ یہ نہریں نکالنے والے حضرات امتِ مسلمہ کے عظیم ترین رجال تھے۔ تدوینِ حدیث کا کام تیزی سے جاری وساری تھا۔ جوامع، مسانید، موطات اور معاجم مرتب ہو رہی تھیں جو احکام فقہی کا ماخذ و مبنیٰ بنتی جا رہی تھیں احادیث میں صحیح، حسن، ضعیف، شاذ و معلل غرضیکہ ہر نوع کی احادیث موجود تھیں۔ مسائل کے استخراج واستنباط میں یہی ماخذ و مبنیٰ تھیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اختلافِ آراء پیدا ہوا اور یہی ان اختلافات کا مستدل ٹھہریں۔ غرضیکہ دوسری صدی ہجری سے تیرھویں صدی ہجری تک ان مسائل مختلفہ کے ضبط و جمع کا سلسلہ جاری ہوا اور ہزاروں تصانیف ان کی شروح، بے شمار حواشی اور تعلیقات فکر و قلم نے اپنی یادگاریں چھوڑیں۔ یہ حواشی، تعلیقات شروح فکر و فہم کے ایسے آئینے ہیں جن میں آپ کو اسلاف کرام کے پاکیزہ چہرے نظر آئیں گے۔ چودھویں صدی ہماری ژرف نگہی و دقتِ نظر کے انحطاط کا دور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس صدی میں آپ کو تفسیر و حدیث، فقہ اور اصول پر تصانیف و شروح اور حواشی بہت کم نظر آئیں گے۔ درسِ نظامی میں جو کتب شامل تھیں ان کا درس اب بھی دیا جاتا ہے لیکن وہ شعور و فکر و فہم اور جوہر دقتِ نظر مفقود ہے جو ہمارے اسلاف کا گرانقدر سرمایہ تھا۔ علم و فکر کا وہ دورِ ارتقاء ختم ہو گیا۔ ہدایہ، قدوری، بزودی کے متعدد حاشیے اور شروح لکھی گئیں۔ تنویر الابصار کی شرح درمختار اور درمختار کی شرح ردالمحتار لکھی گئیں۔ علامہ محب اللہ الہ آبادی کی مسلم پر شروح اور حاشیہ کا گرانقدر سرمایہ مرتب ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلاف والا مرتبت جو علم و فن کی بلندیوں پر کمندیں ڈالتے تھے۔ ان سے معارضہ اور تعاقب کوئی آسان بات تو نہ تھی۔ ان کے اقوال کو پرکھنے کے لیئے ان کے اقوال میں تعقّب کے لیئے قولِ مرجح کو پیش کرنے کے لیئے ویسا ہی فضل و کمال درکار تھا جیسا کہ علمائے متقدمین کو حاصل تھا۔

میں اگر مثالیں پیش کروں تو اک سفینہ درکار ہو گا۔ صرف یہ عرض کرنا مقصود تھا کہ کسی کتاب پر حاشیہ لکھنا یا تعلیقات پیش کرنا یا کسی کتاب کی شرح لکھنا خواہ اس کا موضوع کچھ ہو وہ حدیث کی کتاب ہو یا فقہ کی، اصولِ حدیث کی ہو یا اصولِ فقہ کی، وہ تفسیر ہو یا کسی کتاب کی شرح، اس پر حاشیہ نگاری اسی وقت ممکن ہے کہ محشّی کم از کم اتنا ہی صاحبِ

بصیرت، ہو اور اس کی نگاہ اتنی ہی تیز رد اور دور رس ہو جو صاحبِ تصنیف کا وصف رہا ہے اور اگر حاشیہ میں صاحبِ متن کا حاشیہ نگار نے تعقب کیا ہے یا تخطیہ یا اس کی سہو و نسیاں کی نشاندہی کی ہے تو انصاف شرط ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ محشی کے علم کی حدود کیا ہونی چاہئیں؟ صاحبِ متن سے کم علم رکھنے والا کیا ماتن کے سہو و نسیان کی نشاندہی کر سکے گا یا اس کی غلطی یا سہو و نسیان سے اس کو آگاہ کر سکے گا؟ حاشیہ نگار حضرات میں ایسے ایسے صاحبان فضل و کمال ہیں کہ عقل و آگہی ان کے سامنے سرِ عقیدت جھکاتی ہے۔ تاریخ ان کی نشاندہی پر نازاں ہے اور علم وفضل کے طرۂ ہائے شان ان کے سروں پر نازاں ہیں۔

ان سب حضرات نے اپنے اسلاف کرام کا بھرپور احترام کیا ہے اور ان بزرگوں کی عقیدت کیشی پر نازاں ہیں لیکن جب حاشیہ نگاری کی ہے تو علم وکمال کے تقاضوں کو پورا کیا ہے اور ارادت و عقیدت کو ان تقاضوں کی ادائگی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا ہے۔

اسی طرح امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے جب اس راہ میں قدم رکھا تو باوجود یکہ ان اسلاف ذوی الاحترام کے لوازم اعزاز و احترام قدم قدم پر انہوں نے پورے کیئے ہیں لیکن جہاں بات حق گوئی و حق نگاری کی آپڑی ہے وہاں انہوں نے اس کے بیان کرنے میں کوئی جھجک پیدا نہیں ہونے دی اور جو کچھ کہا ہے اسمیں ادب ملحوظ رکھا ہے اور اس طرح کہا کہ اپنے اختلاف کو فاضلینِ فن کے اقوال سے اور اس فن کی کتب کے حوالوں سے مبرہن کیا ہے۔ عقلی و نقلی دلائل سے اپنے قول کا استدلال پیش کیا۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا قدس سرہٗ نے حاشیہ نگاری میں صرف اعتراضات کو اپنا نصب العین بنایا ہے۔ جی ایسا نہیں ہے۔ آپ حاشیہ نگاری میں کہیں قول ماتن کی تصریح فرماتے ہیں۔ جہاں قول ماتن کو شواہد و دلائل سے مستحکم و مبرہن کرنا ضروری سمجھتے ہیں تو اس کے مطابق دلائل پیش کرتے ہیں۔ تعقب صرف اس جگہ فرماتے ہیں جہاں ماتن نے خطا کی ہے اور آپ اس کی نشاندہی اکثر بلفظِ "صواب"، سے فرماتے ہیں تاکہ ادب کی قدروں پر حرف نہ آئے۔

مجھے افسوس ہے کہ میں حضرت کے حواشی کا ہر جگہ اردو ترجمہ پیش نہیں کر سکوں گا کہ

اس طرح ایک ایک حاشیہ کے لیئے مجھے چار چار پانچ پانچ صفحات درکار ہوں گے۔ جہاں کہیں بہت ضروری سمجھوں گا وہاں حاشیہ کے متن کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کروں گا۔

مختلف الموضوعات کتب پر ان گرانمایہ حواشی کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیائے علم و فضل کو معلوم ہو جائے کہ آفتابِ علم وفضل حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی ضیائیں کس درجہ عالم افروز ہیں اور آپ نے کیسے تاریک گوشوں کو روشن کیا ہے اور ذرّہ ہائے فقہ اور اصولِ فقہ کو کس طرح روشن فرمایا ہے اور آپ کے تبحرِ علمی نے کیسی کیسی نکتہ آفرینیاں علومِ دینی میں فرمائی ہیں اور اکابر محدثین و فقہاء کے متون کی کس طرح تنقیح اور توضیح کی ہے اور آپ کی فکرِ رسا نے کن اچھوتے نکات کو منقح کیا ہے اور آپ کی نگاہِ علمی نے کیسی کیسی گرانمایہ کتب کا جائزہ لیا ہے۔ حدیث و فقہ، اصولِ حدیث، اصول فقہ، ان کی شروح اور ان کے حواشی تک آپ کی دسترس تھی۔ بارہ سو سال کی مدّت میں جو کتب علومِ اسلامیہ پر تصنیف ہوئیں خواہ وہ علومِ نقلیہ سے ہوں یا علومِ عقلیہ سے، وہ کتب تاریخ ہوں یا کتب طبقات، کتب جدل و خلاف ہوں یا کتب حکمت و منطق ہوں ہر ایک پر آپ کی نظر اس قدر گہری تھی کہ محسوس ہوتا ہے جیسے یہ کتاب آپ کے مطالعہ میں عرصہ تک رہی ہے۔

آپ اپنے حواشی میں جب ماتن کا تعقّب کرتے ہیں یا راہِ صواب دکھاتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا تبحّر علمی حقیقت میں ایک بحرِ ناپید اکنار تھا۔ خدا کرے کہ میں آپ کے علمی کمالات کے ان گوشوں کی رونمائی میں کامیاب ہو سکوں اور حقِ رضویت ادا ہو سکے۔

~~~~~ ⁂ ~~~~~
~~~~~

حاشیہ فتاوی بزازیہ

علامہ وفقیہہ اعظم محمد بن شہاب الدین بن یوسف الکروی، آپ کے آبا و اجداد علم و
فضل کے آسمان پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے تھے۔ علومِ منقول و معقول میں جس طرح آپ
کے آباء کرام شہرت کی بلندیوں پر پہنچے تھے اسی طرح آپ نے علم وفضل میں شہرت حاصل
کی۔ آپ نے تمام علومِ عقلی و نقلی اپنے والدِ گرامی سے حاصل کیئے۔ آپ نے مناظرہ میں بھی
اپنا بہت سا وقت صرف کیا اور بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ان تصانیف میں آپ کی
مشہور ترین کتاب وجیز "فتاوی بزازیہ" کے نام سے دنیائے اسلام میں مشہور و معروف ہے۔
فتاوی بزازیہ کے علاوہ مناقب امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، میں بھی آپ نے ایک گرانقدر
تصنیف کی ہے جو امامِ اعظمؓ پر ایک بیش بہا تصنیف ہے۔ آپ کا فتاویٰ موسومہ بہ فتاویٰ بزازیہ
جس کا تکملہ ۸۰۶ھ میں ہوا، احناف میں بڑا مستند سمجھا جاتا ہے اور آج بھی اُس سے حوالے
دیئے جاتے ہیں۔

معنی اللیالی الاربعۃ بمدۃ اللہ علی حیث ما یقتضیہ الحال واللہ تعالے اعلم ۱۲

۴۷ قولہ قبلت لاذکرہ الفضلی - لان لفظۃ زنی لا تقع علی الرجل کما فی الندیۃ بمن التجلیس ۱۲

۱ قولہ وقیل ینعقد بحکم الظاہر - ای اذا اراد التحقیق دون الاستیام لما یاتی فی الصفحۃ المقابلۃ ۱۲

قولہ عن الامام صاحب المنظومۃ - نجم الدین النسفی ۱۲

قولہ کما ہنا رقم بحر - اذا نوی خزانۃ المفتین عن الخلاصۃ لکن راجعت الخلاصۃ فرأیتہا اطلقت کاطلاق الکتاب لذا بالاطلاق نقل منہا فی الہندیۃ فلعل ذلک لاختلاف النسخ او ہی زیادۃ من الامام السمعانی صاحب خزانۃ المفتین فانہ رحمہ اللہ تعالے انما ینقل بالمعنے وربما یزید شیئا وینقص کما یظہر ذلک لمن طالعہا مع الاصل واللہ تعالے اعلم ۱۲

قولہ وسیاتی وعلیہ التعویل - فی الطلاق صـ ۱۷۹ ۱۲

۴ قولہ الا اذا اراد بہ ادی التحقیق - دون الاستیام خزانۃ المفتین عن الظہیریۃ ۱۲

قولہ الی الخاطب - اقول ظاہر ہذا انہ لا یحتاج الی بیان حصۃ الخاطب من الدین لا فی الدعوی الشہادۃ ولا فی بل یحمل الشرکۃ علی المساواۃ ولیحرر ۱۲

قولہ فقالت لبیک - راجع الدرر وحواشیہ ۱۲

قولہ ان قال قبلت - الصواب قالت فافہم ۱۲

قولہ لانہا ما اخبرت من محلہا - اقول فیہ نظر ظاہر فان الاخبار لا یفید الانشاء ولا شک ان قولہا نعم یتبع من القبول وقد ذکر انفا ان لو قال لہا یا عرسی فقالت لبیک انعقد مع انہ لیس فیہ اخبار من محلہا اصلا ۱۲

۴ قولہ قولہا نعم - وباقی الاحکام کما مر تسع ۱۲

۴ قولہ فی ذکرہ وحکایۃ صدق والا - ای فی ذکر الرسام والمعنی ان لو جد فی کلامہ ما یدل علی الاسناد الی ما لا برسام والا فالتحقیق بمضاد المسئلۃ بعبارۃ

ابین من ہذا فی الخانیۃ ۱۲

قولہ ان کان فیہ دمی سائر ابل ہذہ القریۃ - فی فتاوی النسفی نقلا عن الکتاب ان لا نفت فیہ وہو الصواب ۱۲

قولہ لا یقع لانہ ذکر ایقاع الغیر لا الایقاع من نفسہ - فاحلف کما لا یطلق الرجل الا امرأتہ ولذا وقع بقولہ بنتک طالق کذلک لا تطلق المرأۃ الا زوجہا فیتعین الفاعل اقول یلیہ رجہا یطلقہا فضولی فلما قلت قد کان تحمل الفضولیۃ بنتک طالق اقول بعید خلاف الظاہر فلا یصدق قضاء بخلاف دارہ شد فانہ لا دلالۃ لہ علی الفاعل وصلا لا جزما ولا ظاہرا ۱۲

قولہ قالت طلقنی فقال لست لی بامرأۃ تطلق لانہ جواب - ہکذا فی الخانیۃ بل یقع الطلاق ولا یحتاج الی النیۃ ۱۲

قولہ ولو قال دست باز داشتم - الا ضافۃ اول مرۃ لتبری اے ما تجدہ ۱۲

قولہ فاتاہ الکتاب طلقت - صوابہ الکتابان کما فی الخلاصۃ ۱۲

قولہ علیہا الا اذا برہنت علی اقرارہ بالنیۃ - صوابہ علیہا ای علی النیۃ ۱۲

قولہ تسمع صوتہا اجنبی مجنبایتہ - الاظہر ما یاتی فی الصفحہ - القابلۃ انہ یختلف باختلاف الاشخاص ۱۲

قولہ وہذا یخالف الاول - ویاتی آنفا تائید ہذا ۱۲

قولہ لمن حلف ان اقررت - وسیاتی آخر الورقہ ان الفتوی علی خلافہ ۱۲

قولہ والفتوی علی قول الثانی - مراول الورقۃ السابقۃ الجزم بخلافہ ۱۲

قولہ لا یتجدد بتجدد طلوع الشمس - وانما ہو لا دامۃ الجزاء مع کل طلوع فکانہ قال اذا طلعت الشمس فانت طالق ابدا ۱۲

قولہ وان قال ان تزوجت ثلاثۃ فہی طالق - لانہ جزاء لعدم محلیتہا لطلاقہ ۱۲

قوله لا يصح التعليق - لان بزنى وادون ليس سببا للملك مالم يقبل ومنه ما ياتى فى الصفحة - القابلة كل امرأة تزوجها غيرى لا حلى ۱۲

قوله واجيزه لا وجه اذا لجوازه ومن صاحب الهداية - تزويج الفضولى ولم تكن ج مملوكة للطلاقة فانحلت لا الى جزاء ۱۲ الوجه فيه انه ان اجاز قبل تزوجه اياها نعقد حنث بهذا الشرط وان لم يجز لم تنحل اليمين بجزائه وزوج الفضولى لعدم شرط الشرط وهو الاجازة فاذا تزوجها حنث بالشرط الاول ۱۲

قوله لا يلزمه شئ بالكلام - اقول الا ان يريد به صوم سورة او مثلا فانه وزد فيه انه لصيام سنة فينبغى ان يلزمه ۱۲

قوله لا يصح فانه فهو ان تزوجت - اى لا ينفذ ۱۲

قوله لا الدرهم وذكر القاضى رحمه الله - لعدم تعينها فى البيع فلا خلافة اليها وعن ما سواه ۱۲

قوله انه يلزمه التصديق بالدرهم ايضا - ولا ترى ان باجتماع العقد والنقد على الدرهم الحرام يسرى الخبث الى المشترى على قول الكرخى المفتى به ۱۲

قوله يصرف الى ما فيهم - اقول لكن جملة تامة مفيدة مفهومة مثل لا نقص سواء فيلحقها مل ۱۲

قوله مرابر زنى - صوابه بيرسى زنى وهو كناية من الاستان ۱۲

قوله وفى النوادر لا كالاذن بالحرية وهى لا تحلم - قلت وهى الموافقة لما عن الامام والثالث ۱۲

قوله فات المديون او قضى الدين - لعل صوابه الدائن بل هو الصواب ۱۲

قوله الى آخر فاذن لها فى زيارة الامام - صوابه احد اى قال ان خرجت الى احد الا باذنى ۱۲

قوله والقول الثانى - صحته وان تقدم ذكر الشرط مالم يشرطا فى العقد ۱۲

قوله والقول الثالث - بيع فاسد بالشرط وصحيح لازم بالوعد المجرد ۱۲

قوله والقول الرابع - بيع فاسد والشرط اللاحق يلتحق باصل العقد ۱۲

قوله والقول الخامس - رهن ان اقتضت القرائن عدم قصد البيع والا فبيع بات ۱۲

قوله والقول السادس - ان ذكر الشرط في العقد فسد والا فبيع صحيح في حق المشتري ورهن في حق البائع وان باعه المشتري نفذ ۱۲

قوله والقول السابع - مثل السادس بيد ان المشتري لا يملك بيعه ۱۲

قوله والقول الثامن - فاسد في بعض الاحكام وصحيح في بعض ورهن في البعض وانما هو المشتهر گاؤ بلنگ ۱۲

قوله والقول التاسع - يملك المشتري الزائد ولا يضمنه بالاتلاف ۱۲

قوله ولو لم يشترط البيع لا - اي مطلقا بان قال بشرط ان تبيعه او بشرط ان تبيعه من احد او ممن شئت بخلاف فلان او عليه ۱۲

قوله ان لا يجب عليه تحمل الظلم - فلان في جانب المشتري شرط عدم الضرر وهو جائز ولا يعد شرطا فيه نفع وفي جانب البائع هو شرط فيه ضرر لا نفع وشرط كذا لا يفسد ۱۲

قوله ونوى نقله لفلان لا يتوقف نفعه - نوى نقله زيادة على تخصيص هذا الفصل منه وهي الخلاصة فان عبارة لو قال بعت منك بشرط ان تبيعه من فلان لو قبلت لفلان لا يتوقف وينفذ عليه بالاتفاق لكن في الخانية مثل ما في هذا الكتاب وهو الاقرب الى الصواب والله تعالى اعلم مثله في البحر عنه دون بل ينفذ عليه الكرابيسي ۱۲

قوله لا يقتضيه العقد وعلى قول بعض مشائخ - لان العقد لا يقتضي فسخه فهو نظر الى انه عقد شرط فيه الفسخ ۱۲

قوله لا يفسد لانه شرط يقتضيه العقد - لان العقد يقتضي اللزوم ومن قضيته ان

لا يملك احد العاقدين الفسخ الا بحضرة صاحبه فهو نظر الى ان المشروط عدم آخر

واحد منهما بالفسخ لا تفسخ ۱۲

قوله لا يجوز اخذ الاجر على البيع - لانه غير مقصود ولا اجر يقابله باتنفيس ۱۲

قوله ولو شرط ان لا خيار له - كذا في الخلاصة آخر ص ۱۲۲/۲ ۱۲

قوله لا عبرة لهذا الشرط - اقول لعله لان خيار الفسخ ليس من مقتضيات العقد

حتى يكون شرطه نفيه خلاف مقتضاه فيفسد بخلاف ما اذا اشترط عليه الاجر او

جرى الماء او القطع فانه خلاف مقتضى العقد فيفسد كما في الخلاصة ص ۱۱۶/۲ ۱۲

قوله ثم تشهد على المقتضى - صوابه كما في الخلاصة ثم شهد بصيغة المفرد اي ذلك المناضل ۱۲

قوله وبه وقدر انه يقبل - هذا القدر زيادة على ما في الخلاصة ص [illegible] ۱۲

قوله ادعى عليه عشرة امناء الدقيق - تلو مسألة النقرة والدقيق ص [illegible] ۱۲

قوله او الاقرار وكل من الثلاثة - صوابه الواو كما لا يخفى ويدل عليه قوله كل من الثلاثة ۱۲

قوله فهي باطلة - اي ان لم يقبل عنه قابل فان قبل وكيله نفذ او فضولي توقف على

اجازة المكفول له ۱۲

قوله المكفول له - اقام المظهر مقام ضمير المتكلم ۱۲

قوله تكفل بنفسه على ان المكفول عنه - الكفالة بالمال اذا وقعت تابعة للكفالة

بالنفس وكانت الاولى معلقة بشرط فوجد لزم المال ولا يسقط بسقوط المتبوعة

بعد ذلك لان المال اذا لزم فلا سبيل الا الاداء او الابراء ۱۲

قوله باللسان فلا بد - اي او فعل يدل عليه ولا يكفي مجرد رضا القلب راجع رد المحتار

وما تقدم ما يفيده اول ص ۱۲ ۱۲

قوله تكفل بنفسه على انه ان لم يواف به فعليه ما عليه - الكفالة بالمال التابعة للكفالة

بالنفس لا يشترط في التبعية من القدرة على الاحضار ولا يمهل للاحضار بل يلزم

المال اذا وجد شرط عدم الموافاة وان طالبه الطالب به فی سواد ۱۲

م ۴۶ قوله مسافرا وعرف ذلک منه - ای علی عزیمة السفر ۱۲

قوله کفیلا ولا حاجة - ای اخذ الکفیل - فان المدعی علیه یلزمه احضاره بخلاف التقار ۱۲

م ۴۷ قوله یخالف رب المال بلا بأس - صوابه یخالط المخالطة بالطاء ۱۲

قوله بالمخالفة - ان شاء الله تعالی - لعل صوابه لضابطة انظر رد المحتار صدر المضاربة ۱۲

قوله والربح علی ما شرطا - انظر الدر ونش [illegible] ۱۲

قوله ویحمل المستقرض - یحمل بالرفع عطفا علی یشترط کان لا بالنصب عطفا علی [illegible]
یکفی اذ لو شرطا یکون الحمل علی المستقرض خاصة لم یجعله الربح قدرا من اقل
من ماله یحرم الشرط ۱۲

م ۴۸ قوله وضمن المضارب لشریکه قیمة العصیر - اقول هذا سبق قلم وانما هو حکم ما اذا فعل
باذن رب المال دون الشریک کما سنذکره اما حکم هذا فهو انه ینظر الی قیمة الدقیق
قبل هذا الاتخاذ والی قیمة العصیر فما اصاب حصة الدقیق فهو علی المضاربة وما اصاب
حصة العصیر فهو بین المضارب وبین الشریک کما فی الخانیة ۱۲

م ۵۰ قوله لیوم ربا ان عجلا او نائیا - لیفید ان المال مثلی وقد ذکرنا انه قیمی ۱۲

م ۵۱ قوله مقصودا بالبیع - بایراد لفظة بعت علیه منفردة ۱۲

م ۵۲ قوله وان طلبه عند لقائه فعلی البیان فان قال المشتری - ای ان انکر المشتری
طلب الشفیع مواثبة حلفه ای المشتری القاضی علی العلم بالله انه لا یعلم ان الشفیع
طلب مواثبة وان انکر المشتری طلبه ای طلب الشفیع عند لقائه ای لقائه الشفیع
المشتری وحینئذ یحلف القاضی المشتری علی البتات لاحاطة علمه به ۱۲

م ۵۴ قوله لجریان العادة بالثانی دون الاول - اقول فیه فان جواز الهادة اخالف شرط
فی وقف المنقول والمعتبر هنا کونه قربة فلیتامل ۱۲

قوله لا يجوز اعطاء الاجرة من مال الوقف - لو استاجر القيم الامى كاتبا لا تكون الاجرة على الوقف بخلاف اجرة الكتابين ١٢

قوله ولا يعتبر قيمتها - سقط من هنا لفظة مثل قال غيره ونحو ذلك كما يعرف مما فى الهندية عن الظهيرية ١٢

قوله يا كلبا فى الحال - لان السكة لا تتخذ بالماء ١٢

قوله فيوله ولا يملكه رب الارض والعيد - اى لا لاخذ انقره فان الذى حقق فى الفتح وغيره انه يملكه رب الارض فى الحالين غير انه لا يملك بيعه اذا كان لا يؤخذ الا بحيلة لعدم القدرة على التسليم ١٢

قوله خرديا بان يكون الكلام تهكما - اى يضطر اليه مدفوعا غير قادر على دفعه ١٢

قوله ولكنه قلنا اذا شتمه عليه الصلاة والسلام - الذى الدرر ص ٣٠١ من هذا الكتاب ولكونه حق الغير قلنا الخ ١٢

قوله صوابه لرجها توخداى سريدانى - صوابه سرخداى او هو على قلب الاضافة ١٢

قوله تعاليت فى كل واحد لا تكفرت - صواب التقوير الترتيب كما فى الجامع والمجمع فان التكفير انما هو بالاخير ١٢

قوله فقال لو يواخذنى الله تعالى - سقط من هنا لفظة على اوجه ١٢

قوله قال بالاستلزام - اقول هذا خطر عظيم والحق انهم انبياء كما كانوا والنبوة لا تزول بنسخ الشريعة ولا بالموت الا يشت ١٢ وقد صرح به فى المسايرة من بحث الايمان ١٢

قوله قيل يكفر وقيل لا - والحق التفصيل ان قاله تجويزا فقد كفر او تجوزا فلا خطر ١٢

قوله قال انا مخلد يكفر - الذى فى الخلاصة وغيره لو قال انا ملحد يكفر ١٢

قوله لا تحب صالح - اى لا لا ينكر كائن فى ذات ذلك العالم او العلوى ١٢

قوله فقال بياده نادى بردم يكفر - صوابه تا بياده نيارى نرم او بياده بيار تا برم ١٢

قوله وانه مخلوق بلا نزاع فكيف يكفر - هذه زلة في التعبير فان الحادث هو قراءتنا
واما المقروء فليس الا القرآن وهو قديم غير مخلوق وانما مبنى هذا على ما ليح به المتأخر
ان يقسم من كلام الله تعالى بالنفسي واللفظي ومن اللفظي حادث وهي
قول باطل والحق ان كلام الله واحد ١٢

قوله او قال الم الشرح راكس بيان كرتي - صوابه گريبان فقد ترجمه في نسخ الروحي
بالجيب ١٢

قوله ان لم يرد به الاستخفاف - بل قصد ان عم تك لا تضحك مالم تؤد حقوق العباد ١٢

قوله لم يحل حولة عمره را به كون زن انداز استخفافا بالسنة يقينا ١٢

قوله وهذا موافق لما ذكر في مبادي الاصل - الذي في الخلاصة وهذا موافق
لما في سير العتادي والاصل فيما اكتابان للواحد ١٢

قوله في رساتيق اذربيجان ان قولهم الله تعالى - ليفيدك ما ختم به هذا البحث
ان هذا من هذيانات العوام ١٢

قوله والشرا به ذلك - اى فيه الشراء هذا ١٢

قوله واذ قال فلان يدعيها وفي الحقيقة - انظر الفرق بينه وبين قوله سابقا
وهو مبطل ١٢

قوله وصحته لما قلنا ولو قال لي غصبها مني - انه لو عاينه وبيعه الشراء او ١٢

قوله او بقول جاز الشراء - لانه لو عاينه ياخذ منه وهو جاحد لم يبد الشراء له ١٢

قوله ما لو قال اشتريتها منه - لان الاخذ من يدعي الملك غصب ظاهرا فلو عاينه
لم يجز له شراء فكذا اذا اجره ١٢

قوله ليس له الشراء ولو كان البائع - والفرق حاصر المخبر بهذا ١٢

قوله جحد البيع لم يشترها فان كان البائع - اى الذي يدعي البائع لكونه آخذا

النزاع منه من جاحد ۱۲

قوله مرض القابض لانتفاء عدم لزوم الحكم به - صوابه في العارض هكذا نقله عنه في البدائع ۱۲

قوله ككون حربيات وبيع الذمى - صوابه كما في الدر كنائس ۱۲

قوله اربعة آلاف سوى الوصية - اى لايكون نصيب احد منهم اقل من ذلك ۱۲

قوله بعد موته لايجوز - فيه روايتان كما سيأتي آخر ص ۳۹۰ ودياتي ص [illegible] لبطلانه عند الامام ۱۲

قوله ثلث مالى لفلان - الذي في الهداية سدس ۱۲

قوله اوصيت بان يوهب لفلان سدس - اوصيت بان يوهب لفلان كذا
وصية دلت المسألة ان لاحاجة الى تعيين من يتولى بعده الهبة والاعطاء ۱۲

قوله مطلقا كالصدقة - اى عندنا وعندهم ۱۲

قوله مطلقا كالوصية - كذلك ۱۲

قوله عندنا كالوصية - لا عندهم ۱۲

قوله يصح عند الامام - نظرا الى زعم الموصى ان فيه قربة فلا يحتاج الى التمليك ۱۲

قوله لاعندهما الذمى - نظرا الى الواقع فانها معصية فلم تكن قربة ولا فيه تمليك
لقوم باعيانهم فانتفى كلتا جهتى الصحة ۱۲

قوله اوصى بان يعطى لولده ولده - اوصى ان يعطى ولده لدى من كفارة يمينه
يعطى ولا يجزئ عن الكفارة ۱۲

قوله فالخيار للورثة - بخلاف الوصية به لفلان تعين اعطاء العين ۱۲

قوله اولابنى اربعة تاخذ الربع - اى ان المسألة تجعل من ستة ياخذ الموصى
له منها اثنين اولاد الخ ۱۲

قوله بل تجوز فيه روايتان - في الجزم بعدم الجواز ص ۳۰ ودياتي ص [illegible] انه قول الامام ۱۲

قوله ولاترث بالزوجية - لانه لا ارث الا بنكاح صحيح ۱۲

حلیہ شرح منیۃ المصلی

منیۃ المصلی فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں۔ ان تمام شروح میں حلیۃ المحلّی کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ آج بھی فقہ حنفیہ میں یہ شرح متداول ہے اور مفتیانِ کرام اس سے جزئیات فقہ میں استدلال کرتے ہیں۔ فتاوی عالمگیری اور دوسرے فتاوی کے مجموعوں میں اس سے بکثرت استفادہ کیا گیا ہے۔

حلیۃ المحلّی کے مولف یا منیۃ المصلی کے شارح علامہ محمد المعروف بہ امیر الحاج حلبی ہیں۔ آپ کا لقب شمس الدین تھا۔ علامہ امیر الحاج حلبی قرن نہم کے مشہور و معروف فقیہہ، محدّث اور امام اجل تھے۔ آپ نے علامہ ابن ہمامؒ اور دوسرے فضلائے وقت سے اکتسابِ علوم کیا۔

تحصیلِ علم کے بعد جب آپ کی شہرت اکناف و اطراف میں پھیل گئی تو آپ مسندِ افادت پر متمکن ہوئے اور تصنیف و تالیف، حاشیہ نگاری اور تعلیقات پر قلم اٹھایا۔ آپ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب نے بہت شہرت حاصل کی۔

۱۔ ذخیرۃ الفقہ

۲۔ تفسیر سورۃ العصر

۳۔ حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی

۴۔ مقدمہ ابی اللیث

آپ کی تمام تصانیف میں حلیۃ المحلّی کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی اور آج بھی اُسی طرح مقبول و معروف ہے۔ امیر الحاج حلبی نے ۸۷۹ھ میں شہر قدس میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

حواشی حلیہ شرح منیہ جلد اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص۲- قولہ ولطائف الاشارات واما الفرق - واما الفرق الی قولہ بین ای
واضح جملۃ معترضۃ بین المعطوف علیہ وہو بالفقہ والمعطوف وہو ان
اداۃ اہم برہان الکلام علی ہذا وہذا وہذا غیرہ الکتاب بہ الیق واما
الفرق بین الحمد والشکر والمدح فبینہ غیر محتاج الی البیان ۱۲

ص۳ قولہ وان محمدا عبدہ ورسولہ - ہذہ النسخۃ لیست فی الشرح کما ہی ظاہرۃ
من ہذا الشرح ۱۲

ص۷ قولہ فی صحیحہ وغیرہما - واحمد وابو داؤد والنسائی ابن ماجۃ والحاکم والبیہقی ۱۲
قولہ فی غایۃ - ای ملازمۃ ومجتمع [illegible] ۱۲

ص۸ قولہ واذا کان المکروہ لا یطلق علی الحرام - اقول وان عم المکروہ الحرام و
خص التنزیہی بالنفی تساوی المکروہ والنہی وترکہ بالمحظورہ ۱۲
قولہ والزائدۃ من الوصف الحکمی - ہذا تعریف الحدث وسیاتی لہ تعریف آخر
لمطلق النجاسۃ مشتمل علی تعریف الحدث والنجاسۃ حقیقۃ ۱۲ منہ ۱۲

ص۹ قولہ وقال الفقہاء لا تحسن بالسواک - الذی فی الدر ولا یحسبہ فانہ یورث العمی ۱۲
ص۹ قولہ والاصل کالاشتغال بالبول - لعل صوابہ والاصل کون الاشتغال م ۱۲
ص۹ قولہ وقیل الثانیۃ نفل والثالثۃ سنۃ - بہ قال الامام الفقیہ ابو اللیث کما
فی مقدمۃ [illegible] شرحا التوضیح بانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال
فی الوضوء مرۃ ہذا وضوء لا یقبل اللہ الصلاۃ الا بہ وفی مرتین لہ [illegible]
الاجر مرتین وفی ثلث ہذا وضوئی او وضوء الانبیاء من قبلی کما ذکر

الحديث في الترتين من الترغيب وفي الثلاث من كونه وذموه صلى الله تعالى عليه وسلم يلبسه اختياره الفقير ١٢

٤٢ قوله ليس كذلك فانه لم يوجد في الواضح قراءة - اقول لو قال المؤول مكان قوله لسبب قراءة نعم اباها السبب اذ كان كانوا يذكرون الله تعالى بما بعد الوضوء لسلم عن هذا الايراد ولقل الاستبعاد فان فضل كلام الله على كلام المخلوقين كفضل الله على جميع خلقه وفضل كلام النبي المخلوق على الكلام المخلوق اعظم من فضل المخلوق على المخلوق فالقصور الذي فيه بالنسبة الى درجة النبوة ينجبر بفضله ان شاء الله تعالى لفضل الكلام على الكلام كما ان ليلة القدر خير من الف شهر ومع ذلك لا يطمئن القلب الى ما ذكر كيف وقد ذكر معلم الحبيب صلى الله تعالى عليه وسلم وقال ان ليساوي ثواب قرأة احد ثواب قراءة ختم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم فالحق انه كما وصف الشارح الامام رحمه الله تعالى مما تنكره القلوب وتمجه الاسماع والله تعالى اعلم ١٢

٤٣ قوله فيغتسل خلافا له - في هذا البناء خفاء واضح وسيأتي انكاره عن المحقق على الاطلاق اواخر ص ٥٠ ١٢

٥٢ قوله ومنها مع نجاسة المحل - لم ادر اي نجاسة في زجاجة انما في الزوج اصلا ١٢

٥٣ قوله لم يذكره في الخلاصة - اي صورة الشك في حال التذكر ١٢

قوله عن ابي يوسف روايتان - في صورة التذكر حيث لم يوجب الغسل في هذه الرواية برؤية المذي والوجه في الاخرى الحاكية اجماع اصحابنا على الوجوب في التذكر برؤية مذي بل بالحتمل ان يكون منيا ١٢

قوله لا يجب الغسل عندهم جميعا - عامة المعتبرات على نقل الاجماع في هذه الصورة على وجوب الغسل وفي بعضها حكى فيه خلافا بين ابي يوسف وصاحبيه اما حكاية

الاجماع نبا على عدم الوجوب مخالفة لجميع المعتبرات ولقد كدت ان اقول انه لا وقعت زائدة من قلم الناسخ الا اني رايت في جامع الرموز ما نصه لو تيقن بالمذي لم يجب تذكر الاحتلام ام لا وهذا عندهم على ما في المصطفى من المختلفات لكن في المحيط وغيره انه واجب حينئذ اهـ ١٢

قوله واما وجوب الغسل - اي على المسألة الاخيرة المذكورة في المتن ١٢

قوله وتيقن انه مذي او شك - كما يفيده قول المصنف من الكتب الثلاثة في اي منها والله تعالى اعلم ١٢

قوله او مذي لا يجب غسل - وهو الذي نص عليه النص امني صاحب المنية كما ترى ١٢

قوله بل هو على الخلاف - بين الطرفين فيوجبان الغسل الثاني فلا يوجبه ١٢

قوله وكذا ليس في محيط رضي الدين - اقول بل هو في محيط برهان الدين كما نقل عنه في الهندية ١٢

قوله واما المغني - اي نقل عنها كذلك البرجندي وعن المبسوط الهندية ١٢

قوله واما الذخيرة فواجبها - اقول بعض هذا النقل في الهندية عن المحيط فعلم ان النسبة الى كليها وقعت من المنية سهوا ١٢

قوله لو جد البلل في احليله - اي فيحكم بالاحتياط لا يدري انه مني او غيره ولذا عبر في هدية بالمبهم اي البدل بالابهام اللفظي على المعنوي ١٢

قوله فلا جرم ان ذكر المصنف - لانه يجب فيه الغسل وان كان قبل النوم منتشرا ١٢

قوله انه لو كان اكبر رايه - اقول للمصنف ان يقول اكبر الراي في الفقهيات ملتحق باليقين فلا خلف ١٢

قوله اما اذا لم يكن هذا فلا لان الانتشار شبهة - اقول كل محمل عندي لما قالت ام المؤمنين الصديقة رضي الله تعالى عنها في حديث رواه ابن المنذر

وقد ذكر في الفتح وهو مثل سائر في العرب والانتشار فلما يخلو عن مذي ولكن
بهذا لكونه مظنة ١٢ منه الصواب في الجواب ان الرجل اذا راى بمحبه ولم يتذكر حلما
احتمل انه مني او مذي فعليه بالغسل احتياطا لا لاستواء الاحتمالين اما لو كان
ذكره منتشرا فيرجح جانب المذية وان اكبر مظنة المذي بمعنى استتباعه له
غالبا وعدم انفكاكه عنه الا نادرا فيضعف احتمال المنوية فلم يجب الغسل فافهم
والله تعالى اعلم ١٢

قوله في الفتاوى الخانية - اقول اصرح منه ما في الهندية عن المحيط اذا نام الرجل
قاعدا او قائما او ماشيا ثم استيقظ فوجد بللا فهذا والنائم مضطجعا سواء ١٢

قوله قالوا ولو انتبه النائم اذا استيقظ - من هنا الى قوله وهو صحيح كلام الامام
برهان الدين صاحب الهداية في التجنيس والمزيد كما نقله في الفتح ١٢

قوله قال الشيخ الامام ابو بكر محمد بن الفضل - سقط من نسخة الفتح به اي
به قال الشيخ الامام الخ كما في الخانية ولا يمكن ان يكون قوله وعليه مشى بقوله
الشيخ الامام فانه متقدم على صاحب المحيط والخلاصة ١٢

قوله ما لم يكن ملء الفم انتهى - اقول قد تقرر ان الخارج من السبيلين يستوي فيه
القليل والكثير بخلاف الخارج من غيرهما ١٢

قوله ولم ينقل في الغسل بانه يوزن - اقول كيف تم بهذا مع ان النقل
في الوضوء نقل في الغسل بالقياس الجلي بل بدلالة النص فان الغسل ضعفه كما
لوضوء فان كان يوزن ماء الوضوء فكذا ماؤه ١٢

قوله والا فالندب وفي ذلك تامل - زاد لان الاستنان لا يثبت بالضعاف
وهو المستفاد من كلام الفتح هنا وهو ظاهر ١٢

قوله عن عمر انه كان لا يتقدم مكة - الذي رايته في البخاري عن نافع قال كان

على الاصل فيها اى فى الحدث ١٢

قوله الاول فى هذه العبارة بالاخفى - فانه لم تشترط الكفاية للمعة وتيمم

قوله بغسل اللمعة وتيمم للحدث اذا كان ان كليهما من وظيفة هذا الشرط ١٢

قوله وهذا لم يذكر المصنف - وقد ذكره فى الكافى بوجوبه الخمسة ولم يذكر فى

الاول الاولى انه ان تيمم قبل غسل اللمعة لم يجز عند محمد جاز عند ابى يوسف ١٢

اى ان شاء كما تقدم فى نظيره من المحيط الرضوى ١٢

قوله هو ما يخرج من العصفر - اى ينقع النجاسة التوضؤ بماء الزعفران وزرد ج العصفر ١٢

قوله وحنيفة لا يحتاج - اقول لا دقة لجالسه لا نجاسة الا فى وصف واحد

فلا يغير الا اياه وان زاد على الماء اجزاء ذا العضوية باطل وفاقا ١٢

قوله نعى عن الثانى كما هو ظاهر - اقول لم وتره لا تغليب والركة الشئ على

الماء اجزاء وزيل اسمه عنه كما يأتى فى الزعفران هو الراجح والتحقيق ثم

لا يخفى عن الثانى نعى عن الثانى لكن لا بد من زوال الرقة ماء كما نص

عليه من الهداية فى مسألة المطبوخ مع ما لقصد التنظيف واختيره فى

الفتح والتبيين

قوله وعزى الى الاجناس - عزاه اليها الشيخ فى الفتح رحمهما الله تعالى ... توله الاجزاء

الى هنا لفظ الاجناس ١٢

قوله وفى بعض الروايات - لعل صوابه فقط ١٢

قوله وفى بعض الروايات لم تشترط - ذلك بل اكتفيه بغير اللون ونحوه من الاوصاف ١٢

قوله ذلك الشئ - بزوال الرقة ١٢

قوله وفى بعضها اشار الى الغلبة من حيث الاجزاء - فاذا اخذنا عن ابى يوسف

الرواية الاولى وهو المشهورة عنه وهو اشتراط الغلبة مطلقا فى المختلف

وغيره والحلبة - بزوال الرقة واخذ من محمد ايضا ان اخرها ان الحلبة بزوال
الرقة مطلقا اتفق الصاحبان على شئ واحد مطلق والاخرى اخذنا الرواية
الاخرى من ابي يوسف والاولى عن محمد وهي المشهورة عن حينئذ العطاق بينهما
في غير المنطف ان العبرة باللون والخلاف فيه فان ابا يوسف يعتبر فيه
زوال الرقة ومحمد اللون كما نقل عنه في الاجناس في سطوح الانشان
واذا اخذه الرواية الاولى فيهما حصل الخلاف بينهما مطلق في المنطف وغيره
فابو يوسف يعتبر غلبة الاجزاء اي زوال الرقة ومحمد غلبة اللون وبه المشهور
والكتب للاشياء على المشهور بينهما وان الاخرى بينهما حصل بينهما الوفاق
بينهما في المنطف ان العبرة بالحلبة والخلاف في غيره محمد يعتبر الرقة وابو يوسف
اللون والله تعالى اعلم ١٢

قوله بعض شارح القدوري - يعني صاحب المضمرات كما في القهستاني ١٢

قوله من حيث الاجزاء جاز الوضوء - سنذكر ص ١٢ ان هذا القياس بتحقيق
بل التحقيق - ان الماء المستعمل بادل جملة قاته ماء مطلقا اكثر منه اجزاء ويستهلك
فيه وان كان المطلق لا يبلغ حد الماء الكثير ١٢

قوله جريان الماء - اقول اما الاخذ بالاناء فضم واما نزاف صنوه في الخلاف
بين الملقى والملاقي الا ان لا يكون له بد منه بعدم اناء ونحوه فيه فيسقط
الكلفة للضرورة وهنا ما كلا

قوله سواء كانت النجاسة مرئية او غير مرئية اهـ ١٢

قوله ان قدره بشبران وسبع تقريب - اي طولا وعرضا وعمقا ١٢

قوله لو وقع بكفه الماء الجنب - الذي في نسخة البرالفع المطبوعة ص ٤٣ بكفيه ١٢

قوله فان كان لا يخلص بعضه الى بعض جاز - اقول في نسخة المنية فان كان

الماء بحال لا يخلص بعضه الى بعض لم يجز ذوده وان خلص بعضه الى بعض جاز اه وعليها شرح في الخير فقال لا يخلص بعضه الى بعض لا شتباك اصول القصب لم يجز لاستعمال الماء المستعمل وان خلص جاز لا ستهلاك الماء المستعمل في الكثير اه فمعنى الخلوص على نسخة الخير الجريان اي وصول الماء بعضه الى بعض بالجري وعلى نسخة الحلية السريان اي وصول الماء بحيث يسرى اثر الوقوع في محل منه الى محل آخر فما فيه خلوص يكون كثيرا على الاول قليلا على الثاني ١٢

قوله لو كان يخلص بعضه الى بعض - اي يصل الاثر من بعضه الى باقيه ١٢

قوله لا يجوز كما هو المفهوم المخالف - لانه اذن قليل ١٢

قوله ان القدر الذي تغترف - اقول هذا ايضا لا ينبني على الصحيح فان الصحيح ان الماء المستعمل اذا كان اقل اجزاء استهلك في المطلق بادل دقوعه فما تغترف لا يكون الا ماء مطلقا ١٢

قوله والمستعمل المنتقل منه - لعل صوابه المتصل منه اي من المتوضي كما ياتي اول الصفحة الاتية ويجوز المنتقل ايضا ١٢

قوله لفظ جوداره فارسي - جوز داره بجيم مضمومة فغين معجمة ساكنة ثم زاي مفتوحة ثم الف وراء مفتوحة وآخره راي مفتوحة والياء اي تكتب بعد الهاء فتحاوهي كلمة فارسية معناها خرء الضفدع وهي بالعربية الطحلب ١٢

قوله لم يحل بأس لقوله ابي بكر الاسكاف - اقول قد ظهر لي هذا اولا وفت على المراد وهو توجيه وجيه وبارد عليه به غير متوجه فان قوله وان كان متصلا بالجدوليس شرطا جزاءه فانقوى حتى يفيد ان قول ابي بكر لم يكن صورة اي الفصال بل هوى تتمة قول ابن المبارك وان وصلته والا فادفي

بالفتوى نصيحة والحاصل ان حجا ان الفصل جايز بلا خلاف وان التصل بكذا
منه ابن المبارك وبالنا نا خذ والفتوى عليه ١٢
قوله ولتقييد بمذكور - قد علمت انه لا يقيده ذلك بل يقيده بصورة الا
لقصال اذ بين العبارة في الماء والحيد ١٢
قوله بعني اذا لم يخرج حتى - اما اذا انتقلوا وزاد حتى فاض وخرج منه شئ طهر ١٢
قوله النوادر بحكم اذ دخل الماء - لعل صوابه وغيرها لانه حكما ادخل الخ كما هو عبارة
البدائع في التعليل ١٢
قوله على هذا اعتمد ا - قدمنا ان المعتمد الصحيح الماخوذ به ما هو ادسع من هذا و
هو الجواز مطلقا لاستهلاك المستعمل فيما هو اكثر منه ١٢
قوله والمسح لغيره جاز - لعل صوابه لا لغيره ١٢
قوله حقق مشائخنا الاختلاف - الذي في نسخة البدائع بعض مشائخنا ١٢
قوله في الابتداء او وجه بناء - الضمير في قوله قد يكون راجع الى الماء سليم
ذلك بالنقل في نسخة الخالق عن غاية البيان ان هذا الى النقص ؟؟
كانت النقطة - اصلها وما قد يكون من الابتداء ماء اهـ ١٢
قوله والديح لا يكون - سقط من هنا لفظة بحا فيما يظهر والله تعالى ثم اقف
كذركره في الفوائد المحصقة نقلا من شرح جامع الصغير لقاضي خان ١٢
قوله وقد كان الظاهر على ما تقدم - اقول تقدم الوجهان ان يكون اصلها ماء
ينفجح وينفجح حتى يصير ماء وان يكون اصلها من الابتداء ماء والجواب ان هذا انما
انتفاء لا يوافق ما ذكره الامام قاضي خان لان ما اصله ماء ليس مالم تم نفحة
يظهر في صورة الماء ١٢
قوله قال الشمس الائمة السرخسي - لعل صوابه قاله ١٢

قوله على ان تصح - صوابه انه ١٢

قوله الشيخ ابو الحسن الدوري - صوابه القدوري ١٢

قوله هذا التقييد المذكور - اعني قوله اي موضع التطهير ١٢

قوله سائل احد بما ذكره المصنف - اقول لا يخرج الى الظاهر شرط
بالاجماع فان اسفل الراس دم لعلي اي قصبة الانف لا يكون ناقضا عند
احد سواء وجد التجاوز بكونه الى ما يطهر او لا وصل الغاية قوله اذا قلنا با
لانتقاض بنزوله اي بالشتد من الانف لا الى ما لان نسخ الرواية المطلقة
ولا يلزم الوضوء بعدم التحريم فانه في ان [illegible] على الرواية المقيدة يلزم
الى ما يلحقه حكم الله [illegible] وعلى هذا لا يكون مفاد هذا القيد احص من المطلق
بل اهم قلنا ١٢

قوله المذكور لا علية - فان حمد لا يشترط ان يجد

قوله وعلى هذا فما فيه - ما بعده اخره ينبغي ان يحمل الخ ١٢

قوله في الفيا - اي في شرح الزاهدي ١٢

قوله اذا كان الماء الخارج - سقط من هنا لفظ ينبغي على ما دل عليه نقل الطحطاوي
على المراقي من الحلبة ١٢

قوله وبحر هادان نام على راس - كالخلاصة البزازية وفي البنية عن الخانية
وفي البحر عن الخلاصة ١٢

قوله من شرح الجامع الصغير لقاضي خان - يحب بعد السطر قوله لا تحرم فيه
لانها لا تنزل من البول اهـ ١٢

قوله والظاهر عدم تمام الوجه - اقول والجواب ان المراد بها اللاهي [illegible]

قوله وقد يقال سفح - اي بالميم اولا والموحدة مكان النون ١٢

قولہ نیعدا لہ الحمش - الذی فی القاموس کالجبین ۱۲

قولہ ہیدا لعلم ہوالة لحامل - الظاہر سقوط لفظ اعلم بعد قولہ واللہ اعلم ۱۲

قولہ کان ذلک الماء مستعملا - لکن ذکر فی النہایۃ ان قولہ اذا استعمل فی البدن احتراز عما اذا استعمل فی غیرہ من الثوب ونحوہ بنیۃ القربۃ فانہ لا یصیر مستعملا قال ویتفرع علی ما ذکرنا امرأۃ غسلت القدر ﻫ ۱۲

قولہ دون الزاہدی قال انہ الصحیح - نقلت ای نقلہ عن محمد الائمۃ فالقول لیس لہ بل للمرسوزلہ ۱۲

قولہ الخفاش ہل ہذا اللفظ سقط ہنا ۱۲

قولہ النغمس للاغتسال - صوابہ لا للاغتسال ۱۲

قولہ بالاستعمال - بعدم نیۃ القربۃ ۱۲

قولہ دفیہ نظر فانہ یجوز - ای فی استخراج ذلک الخلاف من ہذا ۱۲

قولہ وفی المنتقی عن محمد - قولہ وفی المنتقی الخ بیان لما فی الذخیرۃ لا عطف علی فی الذخیرۃ لما یاتی آخر ص ۱۹۵ ۱۲

قولہ عن ابی حنیفۃ - حاصل ما یاتی ان صاحبہ اذا لم یسیل من فیہ کان فی حدیثہ فلا یعتبر ۱۲

قولہ بان الفتوی علیہ - ای علی اعتبار غلبۃ الظن ۱۲

قولہ لانہ عمل عمل الغسل - من ازالۃ النجاسۃ وہو المقصود ۱۲

قولہ انہ القول الراجح - ہنا خطاء من الناسخ فانا بدل المرجوح بالراجح او حاصل العبارۃ بلذا انہم علی القول بان القلیل نجس العین لا علی القول بانہ القول الراجح وذلک بدلیل ما مر وما یاتی مرارا فی ص ۱۹۵ و ص ۲۰۰ ان الراجح ہو القول بالطہارۃ عنہ ۱۲

٢٤ قوله التوضيح من عائشة — كذا ما عن الرازي عن عكرمة وكذا ما يأتي عن قتادة وعن القاسم عن ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها ١٢

٢٤ قوله من غير تعقب من عبد الله ابن حجر — لكن اشتد تعقب الذهبي له فقال اظنه موضوعا الى آخر ما نقل في نصب الراية ١٢

٢٤ قوله وكان ذكره على تأويل الحنفي — وقد تقدم رد مثل هذا التاويل صـ١٦ ١٢

قوله يوم عسير على الكافرين — اقول اذا قلنا ان على الكفرين متعلق بعسير غير يسير ينفي اليسر مطلقا بحيث لا يكون فيه يسر للكافرين اصلا لم يكن من ذلك الباب فان الشئ ربما يكون عسيرا مع ما فيه من بعض يسر فما ثبات العسر لا يستلزم نفي اليسر مطلقا فكان من باب التاسيس دون التاكيد ١٢

٢٤ قوله وقد اجيب عنه بانه قد قيل بان التغليظ — المجيب الامام المحقق على الاطلاق في الفتح واقره عليه في الغنية ونازعه في البحر بما هو مجيب كما ذكر على هامش ذلك بحث المحقق الناسع نفيس جدا ١٢

قوله والثاني ان المكشوف — من الكل لو كان قدر ربع اصغرها من الاعضاء المكشوفة يمنع الجواز حتى لو انكشف من الاذن تسعها ومن الساق تسعها يمنع الجواز لان المكشوف ١٢

٢٤ قوله مستقبلا لك والقراءة — صوابه للملك ١٢

قوله اذا قمت مستقبلا المحارب في دقت العشاء — في اواخر نصف كما في البرجندي عنه ١٢

قوله سقوطها والطلوع بما تلوما ١٢

قوله وما غاربها مقبلا — الى الشرق كما في رد المحتار ١٢

٢٤ قوله ان ظاهر كلام ابي هريرة في انه امباح وعلى هذا المعنى حتى لحرية

يحمل الانحراف القليل فيفيد الحكم على قوله من شرط اصابة العين ١٢

ص [illegible] قوله وقيل مكة وسط الدنيا - قيل ما ظهر الى كون مكة وسط الدنيا فعلله لا الى التوزيع بعدها كما سيأتي عن الزندوستي فلعله في رد قسمه به وكذا نقل منه في جامع الرموز كما سيأتي في الصفحة الخرم فقال قال الزندوستي المغرب قبلة اهل المشرق وبالعكس والجنوب قبلة الشمال وبالعكس اه واقر نقل هذا الا تقول فيه الخرمية من الامام المذهب وهو المؤيد بالحديث والعرف والعقل

ص [illegible] قوله لان المراد بالمسجد - صوابه لان ١٢

قوله بعضهم ولان المراد به الحرم - صوابه ولان ١٢

قوله ثم بعده نبه سعيم - اى بما تقرر ان القبلة هى الكعبة الا مكة - وهذه الجهة التى تشاملكة ١٢

ص [illegible] قوله وبعده ثم ادنها تحمل ان يكون - فالشك من الراوى فينبغى ان لا يحتاج العلاة حتى يرتفع بمقدار يحصل له وقوع الشك فى زماجها فيها دونه صح سبق الطلوع بجطرها ١٢

ص [illegible] قوله من الحسن بن زياد اذا اصفر الشمس - واختار الطحاوى فى شرح معانى الآثار ١٢

ص [illegible] قوله لو وجب ثم فى الجنازة الخفيا - اقول كيف تتاتى تعقلتم اذا كان حينا اجنبى فان ادركا به اياه فيه ما نجيه وجاز صلاتها على الدابة اذا كان حيا اجنبى منصوص فى شالة المتن ١٢

ص [illegible] قوله فى صدر الاسم والكنغى به - كمنية المغنى فيلد ١٢

قوله اشارة الى انه لو كم فام - تكون ما كما حالة فيفيد مفارقة الركوع والنوم فيفيد عدم الاخراج بما اذا صدر كرم وحالة النوم فيستفاد الا

جزاء اذا نام في اثناء الركوع وقد كان ركعه ضعيفا ١٢

قوله وفيه نظر من وجوه - قد يقال الاختصاص المستفاد من الاضافة انما يقتضي ان لا وجود لها في غير الصلاة شرعا وكون ذلك يستلزم الوجوب محل نظر ١٢ انتهى اغدير ص٣٤

قوله من اتم الصلاة رواه ابو داؤد - اقول ورواه الترمذي باب ما جاء في الرجل يحدث بعد التشهد بسياق بارسناده عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا احدث يعني الرجل وقد جلس في آخر صلاته قال ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده بذاك القوي ثم اعله بعبد الرحمن بن زياد الافريقي ص٧٦ ١٢

قوله وائل المذكور - اقول وعن وائل عند ابن ابي شيبة بسند جيد مثل حديثها لكن الفاظ انه حال ١٢

قوله صحبة نبيه محمد وآله وصحبه ثم ذكر المص - صلى الله تعالى عليه وعليهم وبارك وسلم ١٢

قوله يفعل الجائز فقط - اي المجرد عن الاولوية ١٢

قوله وهو المغفرة من حيث الجملة - في طلب المغفرة لجميع الذنوب وان كان التعميم في المذنبين تابى بالدين وهن ١٢

قوله ان الدعاء المذكور - اي الدعاء بمغفرة جميع الذنوب لجميع المؤمنين ١٢

قوله لا يكون الدعاء به محرما - لكونه طلب امر جائز ١٢

قوله سياق التبويب مختلف فان التعميم في هذه الافعال - اقول قد اسمعناك ما عند العبد الضعيف من معنى كلام القرافي بحيث لا يرد عليه الايراد فانه رحمه الله تعالى لم ينف التعميم المستفاد من والذين بل نفى عموم

يستغفرون والمغفرة يعني ليس معنى المغفرة ان يسأل لكل مغفرة اي
مغفرة شاملة لجميع الذنوب فافهم ١٢

قوله ترجح القول بجواز الخلف في الوعيد اقول ان اريد الجواز العقلي فلا
معنى لقوله الاشبه ولا لقوله ترجح فان اهل السنة مجمعون على جوازه
في المؤمنين عقلا لم يخالف فيه الا شرذمة من المعتزلة وان اراد
الجواز الشرعي اي يجوز مغفرة جميع ذنوب جميع المؤمنين شرعا فباطل
قطعا وستعرف بان النصوص ناصة على عدم ذلك وقد نقل غير واحد
الاجماع على استحالته شرعا وبالجملة فكلامه رحمه الله تعالى هنا ليس محررا
كما ينبغي والتحقيق ان الخلف في الكفار جائز عندنا عقلا لا عند الامام النسفي
ومن تبعه وقليل ما هم ومحال شرعا بالاجماع واما في حق المؤمنين فمطلق
الخلف اي ترك الوعيد في حق بعضهم جائز بل واقع شرعا والخلف
المطلق اي ترك الايعادات جميعا في حق كل فرد منهم فجائز عقلا
باطل شرعا هذا هو التحقيق فعلم بهذا ان المحقق العلامة رحمه الله تعالى
ان حمل النزاع في جواز الخلف على الجواز العقلي بطل ان المحققين
على منعه بل الاجماع قائم على تجويزه وان حمل على الجواز الشرعي لم يصب
ما جعله الاشبه محل النزاع فانه انما يصلح الاشبه الجواز العقلي لا الشرعي
كما بينه والله تعالى اعلم ١٢

قوله لان الغرض جواز - اقول يجب ان يراد الجواز الجواز عقلا لا شرعا
لان ورود النصوص بالعدم يحيله الجواز الشرعي وعلى هذا حمل العلامة
الشامي رحمه الله تعالى كلامه وهو المحمل المتعين وح فيكون رحمه الله
تعالى ذهب الى ما ذهب اليه الامام النسفي رحمه الله تعالى من اتباع

العفو من الكافر عقلا بانه في الصغرى السابقة فرق بين المؤمنين
والكفار بجواز الخلف في حق المؤمنين دون الكفار وما افاد من ان
الجواز من حق المؤمنين هو الحق فثبت انه ينفي الخلف في الكفار
عقلا الا انه يرد عليه انه لا يصح بناءه على العموم ادلة المانعين مان
النصوص لا تدل على الامتناع العقلي فافهم والله تعالى اعلم ١٢

قوله على وقوع تعذيبهم — وهو تعذيب بعض الموحدين ١٢

قوله الطريق القطعي — وهو قوله تعالى ويغفر ما دون ذلك ١٢

قوله موضع سجوده — اي سجود المصلي ١٢

قوله او في الصف الآخر وهذا هو ظاهر المذهب — اي ولا حائل بينه وبين
الامام من انسان قائم او قاعد كما قدم وذلك بان سلم الامام وتفرق
وبقي رجل مسبوق يصلي في آخريات المسجد فلا يجوز للامام ان يستقبله
بوجهه وان كان بينهما صفوف اي قدر صفوف ١٢

قوله انه لو مر في مسجد فالاصح انه لا يكره — هذا التصحيح لما بحث المحقق ترجيحه
في الفتح نحو ان الذي صححه في الذخيرة وجهه في البحر والنهر فلا ينبغي وعبر بما ظاهر
المذهب كما في هذه الكتب فيترجح ترجيحه والله تعالى اعلم ١٢

قوله ثم الذي يظهر انه اذا كان بين الامام والمصلي — اقول هذه العبارة فائدة
زائدة ولا يمكن ان يكون استدراكا على كلام الذخيرة كما يتوهم من
ظاهر العبارة وذلك لان في كلام الذخيرة فيما اذا لم يكن بينهما حائل
وقدر [illegible] بانسان قائم او قاعد ثم قال الحلبي فكيف يراد بقوله وان كان
بينهما صفوف ناس قيام او جلوس بل معناه قدر صفوف وهذا ظاهر والله
الحمد والله تعالى اعلم ١٢

قوله بالقيد المذكور يعلم به والله تعالى اعلم - اى بعدم صلوٰته وحيل الى
تأخذ ابين الامام والمصلى ١٢
قوله من حديث عائشة وبجواز ان يكون - اقول يمكن التوفيق بحمل حديث
ام المؤمنين على الملبوس في محله بعد الطرف وذلك لعدم الاخذ بالنوم والشفوذ بالخيار مطلقا والله تعالى اعلم ١٢
قوله ونقض ثوبه من التراب - اقول ليس نقض من التراب في الصلاة
ولا في اثنائه بل صرح في المبتغيه بالمراد فقال النقض كيلا يبقى صورة
تمثال في السجدة اى حكاية صورة الدية فسقط الله بركات كما كلا
قوله لا يكره فلا كراهة اصلا - اقول كيف لا يكره مع ان الواجب عليه
الانتهاء بالسلام لا القطع بعمل غيره وان اراد بالقطع الانتهاء بعمل
القياس لانه مأمور به فكيف يقاس عليه مطلقا وهو مالم ينبه لا
يصح ما نقيح ولا في خلال الصلاة فلم لا يكره اذا لم يكن من اعمال
الصلاة ولا مفيدا محتاجا اليه فتدبر والله تعالى اعلم ١٢
قوله ذلك لانه كان يؤذيه فكذا هذا - اقول فرجع الامر الى الايذاء
وهو لا يصلح للمراد ١٢
قوله لا يعيد لانه محتاج - اقول التعليل الاول يفيد ان المراد بالاركان
ما بعد التشهد الاخير والثاني ان المراد مع القعدة قدر التشهد ما مل
وسيأتي من الامام شمس الائمة الحلواني ان هذا الخلاف في فهم المراد
وقع فيما اذا سبح بعد السجدة الاخيرة قبل التشهد
قوله من الاركان يعيد - اى السجدة الاخيرة ١٢
قوله من الاركان - اى التشهد الاخير ١٢

قوله وجواب المحيط - افاده من الآثار

قوله في خلال الصلاة - اي قبل الرفع الى السجدة الاخيرة ١٢

قوله محمل ما اذا سبح - اي من الذخيرة ١٢

قوله وصاحب البدائع - وعلل بتعليل يبنى احدهما على احد الوجهين والآخر على الآخر ١٢

قوله او الصلاة من الملك - وهو التوفيق بالايذاء وعدمه ١٢

قوله ونص على انه الصحيح - اقول هو الادق الاحق بالقواعد كما لا يخفى ١٢

قوله ولا يكره ان يصلي - هو نص محمد في الجامع الصغير ١٢

قوله عن يمينه ويساره - لفظ القاضي في يمينه ثم يساره ١٢

قوله من التقييد المذكور قيدا - اقول فاته ان يراجع نص الجامع الصغير فانه لكن لا بأس ان يصلي على بساط فيه تصاوير ولا يسجد على التصاوير اه وهو لا يحتمل ما ذكره كما لا يخفى ١٢

قوله اسنده الطحاوي في شرح الآثار - اقول لم ار اسناد لهذه الآثار في شرح معاني الآثار في باب التصوير في الثوب فلعله اسندها في محل آخر ١٢

قوله فيما كان كذلك كما سيأتي - انظر من يأتي فان الذي يأتي في آخر ص ٩٠ وهو الاصالة على ما سبق ١٢

قوله الى المخرج او الى الحمام - كذا هو في نسخة المتن المطبوعة وزاد في النسخة التي شرح عليها المحقق ابراهيم الحلبي او قبر وكذا هو في الهندية عن المحيط عن محمد ١٢

قوله بل ينبغي ان يحمل هذا على ما يأتي - اقول لا شك فيه والمسألة

مطلقة تعلما وقد ذكر ما من كراهية الهندية عن المحيط عن محمد وعد منها
مع المخرج والحمام ولا شك ان استقبال القبر مكروه في الصلاة سواء
صلى في المسجد او بيت او في صحراء او دار النوق كما وفقني الله تعالى بفهمه
ان هنا مسئلتين صلاة ذات ركوع وسجود من التوجه فيها الى
القبر وهذا منهم الا ما كان مكلفا بتحصيل سترة في غلط الصحيح ويطول ادواء
وفي الصحراء او بعيد القبر من موضع فلا صلاة الخاشع والاخرى تعظيم المسجد
ان يكون متلبسة اي بهذه الاشياء وهذا تحصيل المسجد الحقيقي دون مساجد
البيوت التي تحل الجماع فيها ولا تحصيل بذلك التحية وما تحليك السترة
بل بحائل كما لحائط وبالله التوفيق ١٢

قوله دون ما قبلها — وما بعدها ١٢ منه

قوله ولا يخفى انه يلزم من هذا التوجيه — اقول وقد ذكر ما فساد هذا التعليل
على هامش الهندية ص فراجعه ١٢

قوله من صرح به وفي الذخيرة — بل صرحوا بانه لا يقتضي شيئا عند
التخصيص كما نص عليه في التنوير من مسائل النوافل ١٢

قوله وذكر القدوري — اي في غير مختصره كما سياتي ١٢

قوله صلوته انتهى — هذه بعينها عبارة الخانية ص ١٦٣ ١٢

قوله ولكن التعليم ليس بحال كثير — اقول انظر ما كتبنا على هامش الهندية فقد قال في الفتح
ان التكرار لم يشترط في الجامع يعني الجامع الصغير او لم يشترط فيه فساد تكرارا ١٢

قوله وانه ملاده حقيقة — اقول هذه القطعة لا تخفى الا على قول الامام ابي
يوسف في الفتح بل حكم بالفساد مطلقا قال امن المحقق وهو الصحيح لانه كلام
فلا يعفى قليله اهـ وكذا صححه في الخانية ١٢

قوله في خلل صلاة اخرى — هذا ينافي ما تقدم ان تكرار سجود السهو في صلاة واحدة غير مشروع ١٢

قوله اذا ان يمر الناس بين يديه — اقول انظره مع قوله ان سترة الامام سترة لمن خلفه ١٢

قوله من العرب من يبدلون القاف — فقد ذكر في كتاب الالف والباء للبلوي ان منهم من يبدلون القاف كافا وانشد بعضهم ولا اكول لكدر الكوم كد نضجت ؛ ولا اكول لباب الدار مكلوق ١٢

قوله ولم يذكر حكم ما اذا اختلف المعنى — حكمه الفساد عندهما خلافا له ١٢

قوله لمن كان يقتدي — وملخص كلامه ان صلاة متبعه وامامته كل ذلك جائز على خلاف ما افاده غيره من العلماء كالغزي والرملي وغيرهما من ان الصحيح فساد امامته والله تعالى اعلم ١٢

قوله — هكذا نقله في ط ص ١٨٩ ١٢

قوله ثم بعد هذا — هذا ايضا من كلام الخانية ١٢

قوله قصد — وذكر الطحطاوي في حاشية المراقي من المفسدات الفتح با لا تلاوة وذكر في الهندية ما يفيد الخلاف فيه بين المشائخ ١٢

قوله ذكر ابن حجر — وكذا الامام الشعراني في الميزان ١٢

قوله وغيره يستمع الخطبة — اقول صرح به في خلاصته وخزانة المفتين وبزازية الكردري وغيرها بالفعل يحرم في الصلاة يحرم في الخطبة اهـ ١٢

قوله بابكر — سقط من ناسخ فان الذي بعده انما يتعلق بعمر بن هارون لا لجابر بن خداش ١٢

قوله رواه ابن خزيمة — بل رواه الترمذي ايضا وغيره كما فصل في الجامع الصغير ١٢

قوله تفيح به فان عطيه اي بافتراضها علينا لعينها في البداية ١٢

قوله قبل دروعلم في هذا الحديث انا - اقول ضعفه كما لا يخفى ولان حديث عطاء مرسل واحمد لا يحتج بالمرسل ١٢

قوله وفيه نظر فخامر فخر الاسلام شمس الائمة الحلواني - فقد قالوا ان عدمه ظاهر الرواية من اصحابنا كما في السغناقي من الغاية ومعراج الدراية ١٢

قوله كما تقدم في موضع من هذا الكتاب - انظر اين تقدم فان الذي تقدم بحث انه نجاسته تحلي الدق ١٢

قوله ونجاسته عليه بمحل منقطة - قد في طرف قدر من سرة كما في كشف الظنون ٧٩ ١٢

درر الحکام شرح غرر الاحکام

درر الحکام شرح غرر الاحکام کے فاضل مصنف محمد بن فرامرز الشہیر بہ مولیٰ خسرو ہیں۔ اکثر فقہائے حنفیہ کا یہ دستور رہا ہے کہ جب اپنی تصنیف کے بعض مقامات کو خواص کے لیئے مشکل سمجھا لیکن اپنے تبحر علمی کے باعث تصنیف کے وقت یہ خیال نہیں آیا تو خود ہی اپنی تصنیف کی شرح یا اُس پر حواشی و تعلیقات تحریر کردیئے تاکہ عوام و خواص اس سے فائدہ اٹھا سکیں جیسے متون اربعہ میں مختار ہے کہ اس کے مصنف نے خود ہی اس کی شرح اختیار کے نام سے لکھی۔

علامہ مولیٰ خسرو علومِ معقول و منقول کے بحرِ زخار تھے۔ آپ کے فضل و کمال کا شہرہ جب سلطان مراد خاں عثمانی کے کانوں تک پہنچا تو آپ کو قسطنطنیہ کا قاضی مقرر کردیا جو ایک بہت ہی عظیم اور اعلیٰ منصب تھا۔ یہاں آپ طمانیت و سکون خاطر کے ساتھ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے اور مشہور زمانہ کتاب مرقاۃ، مطول اور تلویح پر افادیت کی غرض سے حواشی تحریر کیئے۔ خود علمِ فقہ میں ایک بلند پایہ کتاب غرر الاحکام تالیف کی اور پھر خود ہی اس کی شرح درر الحکام کے نام سے لکھی جو آج بھی فقہ حنفیہ میں مشہور و متداول ہے۔

آپ نے ۸۸۵ھ میں قسطنطنیہ میں وفات پائی اور شہر بروسا میں دفن ہوئے۔ آپ قرن نہم کے مشاہیر فقہائے حنفیہ میں سے ایک ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں حسن چلپی اور حسن بن عبد الصمد سامسونی اپنے عہد کے نامور عالم اور فقیہ تھے۔

~~~~~ ⁘ ~~~~~
~~~~~

حواشی درر الحکام شرح غرر الاحکام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غرر الاحکام

قولہ والمساحۃ الخ - ملوحظۃ ای مائۃ ذراع ویحیٰ ۱۲

قولہ علی نصف القطر - بل علی ربع القطر او علی القطر ثم ضرب الحاصل من اربعۃ کما ہو حکم التعکیس ۱۲

قولہ ان عدم النفع شرط ولیس کذلک کما سیاتی - فی الاستیجاب بالیدین حتی لو کان نفع وجب الاستیعاب بالنفع ولیس کذلک ۱۲ والحق ان الاحتیاج الی اشالتہ للتخلیل اذا لم یدخل الغبار بین الاصابع قول محمد کما من الورکاء شتراط استعمال حجر من الارض فلا یحمل لہ الا الاول ای تحصیل الاستیعاب بالنفع ۱۲

قولہ ولہ الحرۃ فبذلک یبایدخل - رد دنا علیہ فی کا ش جد من الی السعود ۱۲

قولہ اذا کان الامام المعین یصلی بالبعض اولا - اقول قد یرد بہذا الاستظہار رجوعہم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی اہلہ وجماعتہ بہم حین الی المسجد وقد صلوا فیہ ذلک ان تجب بابنا واخفۃ عین فعلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اربعضہم انہ ان تاخر صلی بالناس ثم یکون صلاتہ صلاۃ الامام المعین لکونہ خلیفۃ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم والظاہر فی ترکہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الجماعۃ بالمسجد حکمۃ اخری بینا کلا علی کا ش رد المحتار ۱۲

قولہ وتمامہ فی الفتح - قبیل باب تاکید الصلاۃ ۱۲

قولہ ولم تمنع ای الصغیرۃ - اصلحوا فیما علی الدرام ہکذا نقل البحر ۱۲

قولہ فیہ انہ کذلک واجب بلا تامل - اقول ولقد افاد واجاد رحمہ اللہ تعالی

لكن كان الواجب الاقتصار على قوله ان القنوت واجب متعلق الدعاء بلا
خصوص الحروف فكل ما اتى به يكون فرد الواجب لا بد له كما لا يخفى ١٢

قوله وهذا التنبيه اى انه - لتخفيف الكلام بصورة السلام دفى الاشارة الخ ١٢

قوله وهو الاوجه تمكنه - نيافته بايد كرد ١٢

قوله بوجوب السهو استشهاد للضعف - ثم وجوب القعود لتواتره ضعيف
اما وجوب السهو فهو الصحيح صححه في البدائع والفتح وهو المصرح به في الاصل فتنبه ١٢

قوله اقول الصحيح خلافه - وان كان قدر السنة خبره هو الصحيح كذا في البرهان ١٢

درر الحكام

قوله اورده ههنا لذكره في كتاب الحج - اقول بل اذا تم الحج فقد حل المحرم
قال تعالى اذا حللتم فاصطادوا ١٢

غرر الاحكام

قوله هو الاوجه فلا يعدل عن هذا القول - اقول غاية ما لزم مما ذكران لا
ينقص المهر من مهر المثل نحن نقول به كما في الزيلعي فالجواب ذكر المهر لا يثبت
لكن له ان يقول مثلها لا ترضى الا باكثر من مهر المثل بقدر مخصوص فلا يحيط به
علم الزوج الا اذا سمى لها المهر في الاشياء وسكت فيدل سكوتها على
الرضى به اذا كان قدر مهر المثل او اكثر والا سكوت لكن لك ان تقول
مهر المثل هو الاصل العدل واحتمال ان لا ترضى الا باكثر منه بعيد لا يلتفت
اليه وقد قال في الكافي الاب يعرف مرادها في ذلك وهو صداق مثلها
فلا حاجة الى تسميته اه وبالجملة فالرضا به هو الغالب الظاهر ولا
اعتبار بالبعيد النادر ١٢

قوله وفيه مناقشة - رضاعه في خمسة دنيا ١٢

درر الحكام

قوله ان المهر حق المرأة اللفظ غير مخاطب به بخلاف - اجزاءها للبضع ولذا
يجب مع نفيه ولو كان حقها لانتفى بنفيها ١٢

۴۲ قوله تزوجي ابتغي الازدواج) تدعده مما يصلح رداً في الخانية والبحر اقول ومحل
وجهه ان المعنى انك انما تسالين الطلاق تزوجي غيري تزوجي ان امكنك اما
انا فلست بمطلق ارادة الطلاق مقصورة على الثاني

قوله لا سبيل لي عليك لا نكاح – اقول كون لا سبيل لي عليك مما يصلح ردا
هو الذي ما في الخانية عن ابي يوسف عن الامام الاعظم لكن في الهداية عن ابي
يوسف انه مما يصلح سبا وكذلك نقل في الهندية عن مبسوط الامام شمس
الائمة السرخسي وعلى ايضاح الفجر لقاضي خان والينابيع وغاية السروجي و
هو الموافق لما جزم به في الخانية بعد ذلك حيث عده مما لا يصلح فيه في
المذاكرة والله تعالى اعلم ۱۲

غير لا نكاح

قوله ملك مما يصلح جوابا فقط – اقول حمله في الهندية عن الخانية
عن الينابيع عن الامام ابي يوسف ما يصلح سبا فقد اجتمعت فيه الا
قسام الثلثة على الاقوال الثلثة فليتأمل ۱۲

۴۳ قوله في المنح الاديرى انه يعنيها – اقول الظاهر من قوله نفيح من الحمام ان
المنح شرعي ولو اراد منح الزوج لدل الفيا على لزوم منحه اياها فيرجع
الى المنح الشرعي وذلك لان الظاهر من امثال التركيب من الفيا الا
بجاب كما في الحلية وغيرها ولو كان المراد ما فيه السلامة المحضة لكانت العبارة
له المنح من الحمام فافهم والله تعالى اعلم ۱۲

۴۴ قوله ربا ولا يرد على من قال بيع بمثل الثمن – اقول بعد تم الى تقرير الخصب
نصدق ما قام عليه ولم يصدق الثمن الاول ولو صورنا بربوي بيع بجنسه اكبر
لم تجز الزيادة لكونه ربا دورد على من قال بمثل الثمن الاول اقتضاها ۱۲

۴۵ قوله يعني المواتية وهو بعيد على ذلك – بالاستشهاد وبالجملة فالمراد ههنا

الاشہاد وطلب المواثبۃ لا الاشہاد علی طلب المواثبۃ والاشہاد ربما
یتحقق علیہ وبہذا تتم المسالۃ خصر ونفعہ قال فیہ تستقر بالاشہاد
نفسہ حاشیہ لطلب المواثبۃ ١٢

قولہ وفی الخیریۃ الفتوی فی اجارۃ المشاع — شاذ مجہول القائل مسلہ مجازیہ
یا ذکرہا ام الخیریہ ص ٣٠٩ نقلا من تنقیح الحامدیہ ١٢

درر الحکام

قولہ ابدا کذا فی النہایۃ — بل سوابہ الغایۃ بالمعجمۃ اذلم ارہ ہنا فی النہایۃ الاطلا
قولہ لان صیغۃ علی — اقول رحمک اللہ لیس علی ہذہ الاصیغۃ الفاء ای
الالف التی لیہ علی فلا یدل علی القضاء ولا علی الضمان ولہذا
شرط فی الدر المختار لثبوت الرجوع ان یقول عنی او علی انہ علی وشملہ ستہ
النہریۃ وقال فی الفتح تشرطہ تقییدہ بان لیستعمل کلامہ علی کفالۃ عنی او
علی قولہ وانا ضامن ونحوہ فلو صار اضمن الالف التی نقلا عن علی
لم یرجع عند الاداء ثم ذکر وجہہ ثم قال وہذا قول ابی حنیفۃ ومحمد بدلیل ما فی
اشارات الاسرار اھ وسیاتی نقلہ عن الخانیۃ عن المجرد عن الامام نہایۃ
ما فی الباب انہ خلاف ما قدمہ الخانیۃ عازیا ایاہ الی الاصل ١٢

قولہ فی الجامع الصغیر — ای فی بعض شروحہ اما الجامع فلفظہ الوصیۃ لاہل
الحرب باطلۃ اھ ١٢

قولہ وہو فی الواہب — قد علمت انہ لیس فیہ نعم ہو فی السیر الکبیر ١٢

بحر الرائق ومنحۃ الخالق علی البحر

بحر الرائق اور منحۃ الخالق علی البحر دو جداگانہ کتابیں ہیں۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور بعض مقامات پر تغلیطِ مصنف کو بھی نمایاں کیا ہے اور بعض مقامات پر تصویب بھی فرمائی ہے۔ پہلے فقہ حنفیہ کی مشہور و معروف کتاب کا جو ایک مبسوط اور جامع شرح ہے، آپ سے تعارف کراتا ہوں۔

بحر الرائق :۔ فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب "کنز الدقائق" کی ایک بہت ہی مبسوط اور جامع شرح ہے۔ بحر الرائق (شرح کنز) علامہ فقیہ دوراں زین العابدین ابراہیم بن نجیم مصری کی تالیف ہے۔ آپ دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور و معروف فقیہہ، فہامۂ دوراں، عالمِ اجمل اور فاضلِ اکمل تھے۔ یوں تو آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں لیکن آپ کی شہرت کا موجب آپ کی شرح "کنز الدقائق" اور "شرح اشباہ والنظائر" ہے۔ آپ کی تعلیقات ہدایہ اور حاشیہ جامع الفصولین بھی بہت مشہور ہیں۔ سنہ ۹۲۶ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور سنہ ۹۷۰ھ میں وفات پائی۔

منحۃ الخالق علی البحر :۔ منحۃ الخالق کے مصنف مشہور زمانہ فقیہہ زین العابدینؒ کے فرزند امین بن زین العابدین ہیں۔ آپ نے اپنی تصنیف شرح "کنز الدقائق"، معروف بہ بحر الرائق پر حواشی تحریر کیئے ہیں۔ یہ حواشی فقہ حنفیہ میں منحۃ الخالق کے نام سے مشہور ہے۔ ان حواشی کو فقہ حنفیہ میں اعتبار حاصل ہے لیکن یہ حواشی بحر الرائق کی طرح مشہور و معروف نہیں ہوئے لیکن "بحر الرائق" کے مشکل مقامات کی تفہیم کے لیئے مفید اور قابلِ قدر حواشی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور جس کتاب پر حاشیہ لکھا ہے وہاں کتاب کا نام عنوان میں دیدیا ہے تاکہ اشتباہ پیدا نہ ہو۔

حواشی البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحة الخالق علی البحر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٢- قوله ولسبعمائة وقال تلميذه الحملی ان وفاته - قال الحموی فی کتاب الوقف فی العقود انه كان حلول من رجب سنة تسعمائة وسبعين ١٢
قوله ومعشرين ولسبعمائة - لعل فيه تصحيفا فان عمره رحمه الله تعالى على هذا لا يكون الا اثنا واربعين سنة ١٢

٣- قوله فرواه ابن ماجة والنسائی - اقول عند هما فمن زاد على هذا فقد اساء وتعدى وظلم وليس عندهما او نقص ثم هو عند الامام الطحاوی لسنده اجود من سندهما كما ذكره على هامش النسائی ١٢

٤- قوله والتمسح بخرقة - بالجر عطف على الاسراف ١٢
قوله موضع الاستنجاء وفرع - بالرفع عطف على الترك ١٢

٤- قوله ان يبدا فی غسل الوجه - اقول ليس هذه زيادات على الصحيح بل هو ذكرها من السنن ١٢

منحة الخالق
قوله کما فی المنتقی موافق لما فی السراج والمراد - الذی فی الشرح المتقدم ١٢
قوله صوابه لما فی الخانية - اقول بل صوابه انا الله تعالى لما فی الشرح واراد به الزيلعی حيث نقل عنه فی البحر التصريح بالكراهة فقال الهدا اطلاقها للتحريم فما فی المنتقى موافق لما فی الشرح ١٢

بحر الرائق
٤- قوله لعدم الخروج - ای كائنة فی الفرج الخارج ١٢
قوله داخل الحشو - عن الفرج الداخل غائبة فيه ١٢
قوله وكسر ذلك الا لكونه - ومعلوم ان بالنزول الى ما اشتد يتحقق النزول الى قصبة الانف لفضل وفی البدائع -

القصبة وان لم تصل الى ما لان ١٢

قوله انه لم تصل الى ما يلين - يعني ان النجاسة خارجة ١٢

منحة الخالق — قوله من تنبهها بل المراد بالمجاوزة السيلان ولو بالقوة - الذي في الفوائد المخصصة نقلا عن الشرنبلالية ١٢

قوله فيه ان الماء من فرع الدم - اقول ليس كل ماء من فرع الدم ولا احتيج الى التفصيل فما كان من علة حمل على انه فرع الدم والا لا ١٢

قوله فيصير صديدا - يسقط من بينها ما تم به المرام وهو انه ثم ينضج فيصير مادة ١٢

قوله في فتح القدير صرح بالوجوب - اقول هذا عجيب بل هذا انما هو كلام الفتح نقله البحر من دون عزو ثم رايت الفتح ذكره في مقام به خبر ١٢

قوله وكذا في المجتبى - وقد مال اليه صاحب البحر آخرا في باب الحيض ١٢

بحر الرائق — قوله وفيه نظر بل الظاهر - هذا كلام الحلية الى قوله والاخير ١٢

قوله وهذا التعليل - هذا كلام الفتح ١٢

منحة الخالق — ص ٢ ج ١ قوله فكلامه رد الكلام القول - اي كلام اللقاني ١٢

قوله في الاول دون الثاني اه - اي انتهى كلام اخي زاده ١٢

بحر الرائق — ص ٤٤ قوله كذا في البداية - اقول ليس في الهداية قوله غير مخطط ليشمله فلا يرد على ما ياتي عن الامام الزيلعي ١٢

منحة الخالق — ص ٥ قوله زاد بعضهم او في الثلاثة - هو العلامة الحلبي شارح الدر المختار ١٢

ص ٥ قوله ان كان في صلب فليتامل - الى هنا كلام الغنية ١٢

بحر الرائق — قوله فحليه الغسل - اي عندهما خلافا لابي يوسف ١٢

قوله انه منى فيلزمه الغسل - اي ولم ينبه كراهة فكلام ١٢

قوله فاذا لم يكن ذكره منتشرا - فانه ان كان منتشرا لم يجب عندهما اتفاقا ١٢

قوله وهذه تقييد لخلاف المتقدم بين ابي يوسف وصاحبيه - اقول الى الصورة الواحدة من صورة الخلاف وهي ما اذا اشتك في المني والمذي اما اذا اشتك في المني والودي فلا دخل فيه للاشتغال قبل النوم ١٢

منحة الخالق

٣ قوله والبهيمة والعام قطعي اقول والى للبهيمة من ختان ١٢

٣ قوله صوابه وعياجون - اقول هو على وزن حديث كما تكونوا يولى [illegible] وهي لغة غير نادرة فتصويب الخلاف خلاف الصواب ١٢

بحر الرائق

٣ قوله فعبارة القدوري - زاد على الزيلعي عبارات الكنز والمختار والمجمع والتتمة والتجنيس ١٢

قوله ولا من حيث اللون - مثله في البدائع ١٢

٣ قوله فالعبرة للاجزاء ان كان الماء المطلق - افاد عدم جواز الوضوء بماء المستقطر من مسائل [illegible] ونحوه ١٢

قوله ان مقتضى ما قالوه هنا من ان المخالط الجامد - اقول احتاج الى هذين التنبيهين لتركه صدر كلام الزيلعي وذلك لانه قال اما اذا بقي على اصل خلقته ولم يزل عنه اسم الماء جاز الوضوء به وان زال صار مقيدا لم يجز فالتقييد باحد هذين ١٢

منحة الخالق

قوله لان غلبة المخالط الجامد - اقول رحمه الله السيد كلام المحقق من غلبة الماء لانه غلبة المخالط فانقلب فيه ذكر ١٢

قوله والجاز الذي في الينابيع - صوابه الزاج ١٢

٣ قوله لا على عدم الفرق كما قد يتوهم - بل هو المراد ليصح [illegible] كلامه في غير الباقي فراجعه ١٢

بحر الرائق

قوله لانا نقول الماء القليل - تمامه ولا يشتغل فيه وهذا الجزء هو مقصود الكلام [illegible] ١٢

٣ قوله ابن وهبان وقال الاتقي - تلميذه ابن الشحنة ١٢

منحة الخالق

قوله لحاجة صار مستعملا كله - لعل صوابه لغير حاجة ١٢

٣ قوله على [illegible] الذي [illegible] ابي يوسف - اي فان الماء المستعمل [illegible] ان [illegible]

الاستعمال الى بقية ماء الید والحوض الصغیر لان الظاهر لا یسلب الطهور طهوریته

فاجاب عن محمد ان کله یصیر مستعملا حکما کما بینه فی النمیقة الانقی ۱۲

م ۲ قوله اوملاقیا فکذا علی روایة الطهارة - اقول صرحوا ان ما ورد علی نجس تنجس فکذلک

فیکون المعنی ان النجاسة تحصل للماء سواء کان هو الوارد علی النجاسة او بالعکس

وانی نقول بمثله ههنا کلا ان الماء الوارد علی نجاسة حکمیة یصیر مستعملا کذلک

النجاسة الحکمیة اعنی الحدث اذا ورد علی الماء یصیره مستعملا فرقی الملقی لم یرد

ماء النقیة علی حدث ولا الحدث علیه بل ورد علیه ما ورد علی حدث وهو

غیر حدث وان تنجز بالورود علی حدث ۱۲

بحر الرائق

قوله الاستدلال علی حملا تلک الروایات علی القول النجاسة ۱۲

قوله ان فی الوضوء یتیسر الاستعمال فی الجمیع - ای فی الحوض بغمس الاعضاء فیه ۱۲

قوله وتشخص الانفصال بالجملة فلا یعقل - ای ان المصبوب کان ممتازا متحازا

متشخصا باین مروره علی البدن ثم انفصاله عنه بخلاف الوضوء فی الحوض فمما

کان الملاقی البدن غیر ممتاز مروره ولا انفصاله ولا یقدر علی تعیینه من بین اجزاء

الماء اقول ولا لیس من شرط الاستعمال مداینة مروره ولا مبائنة انفصاله ولا

یصیر تشخصه بعدم قدرة علی تمیزه ولیس الاستعمال مقولا بالتشکیک فیکون المرئی

اقوی من غیره ولا للرؤیت اثر فی ازدیاد انا شرعا فالعلة محللا فی الغمس ان

الماء لاقی ثم انفصل وثانیا فرقه بالتشخص فی الصب دون الغمس مبنی علی ما

سبح فی باله ان الملاقی هی الاجزاء الملاصقة ولیس کذلک بل والکل کما حققناه

ولو ممتاز متحاز متشخص متباین ورود الاعضاء علیه وانفصالها عنه وما

الاعتراض من بعیده لفظه الشیوع فانه اوهم

للماء المستعمل يجعله مستعملا ولا شك ان هذه المجاورة داخلة في المصبوب سباحا فلذا قال الشيوع والاختلاط في الصور يكن سواء وليس الامر كذا فان لا نقول بالشيوع والسريان بالجواز ولا السبب الاستعمال في المذهب الصحيح انما سببه شئ واحد وهو ملاقاة البدن محدث او متقرب وقد وجدت في نحو غسل الماء ولم توجه اصلا بغير المصبوب في صورة الصب والله تعالى اعلم ١٢

قوله تدجمع وصحح ثلث الطاهر - في رسالة العلامة قال بل صحح ١٢

قوله شرح الايضاح - الاضافه بيانية اى في شرح هو الايضاح لانه رحمه الله صنف متنا سماه التحرير ثم كتب عليه شرحا سماه الايضاح ١٢

قوله اختلف المتاخرون فيه - الملاحظة اختلف المشائخ فيه ١٢

قوله وينبغي ان يكون الجواب - فقيل نجس لان الكل كان ماء واحدا وقد تنجس اعلاه ولا عبرة بالعمق بل هو تابع فتنجس جميعا وقيل هذا ظاهر لان حكم النجاسة يقتصر على القليل وذاك العالي منه اما السافل فيكثر فلا يتنجس بوقوع نجاسة فيه والا بمجاورته للعالي المتنجس ١٢

قوله وقع الماء النجس في الاسفل حمله - اقول لا عبرة في النجاسة بغلبة الاجزاء بل الوصف فما لم يتغير بالنجس لا ينجس وان كان المتنجس اكثر اجزاء

قوله فان قيل البحرة لعموم اللفظ - اقول لا نسلم ان اللام في الماء لا يتنجس للاستغراق بل العهد وهو حاصل حمله على بئر بضاعة فلا عموم اصلا ولا حاجة الى جميع ما ياتي من الابحاث والله سبحانه اعلم ١٢

قوله قال الرملي اقول وبالاولى - اقول له ما يؤيده ما ياتي شرحا آخر عن الامام بن زياد الحسن ١٢

قوله وفي حالين تحول الى للماء - اى حال اقامة القربة وحال ازالة الحدث ١٢

نجاسة حكمية۔ فاوجب تنزيه اھ نجاسة الحدث فی الثانی ونجاسة الاثام فی الاول لان الحسنات یذہبن السیئات ۱۲

قولہ اذا مسح راسہ ببلل اخذہ من لحیتہ لم یجز۔ اقول ینبغی ان وظیفة اللحیة فی الوضوء المسح ۱۲

قولہ وان استعمل فی المغسولات۔ الباقیة علی العضو المغسول بعد الغسل ۱۲

قولہ ما ذکرہ فی فتح القدیر تبعا للنووی۔ اقول لم یعرج علیہ المحقق لضعفہ وما رضیہ لنزاع حجة منصوصة عن الائمة ان المحدث ان ادخل عضوا منہ فی الماء القلیل یصیر کلہ مستعملا ۱۲

قولہ جلدہ بالدباغ والرحمة تعالی۔ ولیس بصحیح لانہ نجس العین ۱۲

قولہ وفرع علیہ فروعا۔ اقول بل اکثر ما فی الفتاوی من الفروع ماسیة علی القول بالطہارة ثم انہ رحمہ اللہ تعالی قد افصح بان سواہ بنجاسة علیہ نجسة بالنجاسات التی یاوی الیہا کما بیناہ ذکرنا فی فتاوینا ۱۲

قولہ عند محمد فیجوز ان یکون عن محمد روایتان اھ۔ ای ویجوز ان یکون فرعہ علی مذہب الشیخ الامام رضی اللہ تعالی عنہما ۱۲

قولہ لکن قد اجاب فی المحیط۔ یعنی الرضوی وتمام عبارتہ فی الحلیة ص ۱۹۸ ۱۲

قولہ لکن المنقول فی فتاوی قاضیخان۔ الاستدراک علی قولہ الملتقی بان الاطلاق انما ہو بحسب المروی عنہ فلم یخصہ بامام دون امام اما فی غیر ذلک فاختلفوا فمنہم مطلق کالتجنیس ومنہم مقید بالتعلیم کالخانیة وعلی کل فلا یمشی الا علی القول بالطہارة کما لا یخفی ۱۲

قولہ او حکما وان اخرج میتا۔ ای وحکم وتوکہ کالنجاسة للولوع ۱۲

قولہ ولا یخفی ما فیہ۔ اقول مبنی علی فرق الملقی والملاقی فلا نظر ۱۲

قوله في التاتارخانية معزيا الى بعض المشائخ - اقول صرح بهذا المعنى الامام صاحب الهداية في التجنيس كما في الفتح ص٣١ و ص٩٥

قوله انهم اصحاب بدن المتيمم - ثم الى هنا كلام صدر الشريعة والذي بعده الى آخره بمعناه في الخلاصة ١٢

قوله لانه عاد جنبا برؤية الماء الخ - افاد ان الجنب لا يجوز وضوءه فاحفظ ١٢

قوله وبه يندفع النظر فتدبر - اقول كان يندفع لو كان العجز عن الماء لا يثبت الا ببطلان الوضوء ان توضأ وليس كذلك بل كونه مشغولا بحاجة اهم الضيافة للعجز كالمعد للعطش فانه لا شك ان لو توضأ جاز ومع ذلك يؤمر بالتيمم ١٢

قوله ومن كان في محلة جاز - بعيد ها ص١٦٧ ١٢

قوله فيه نظر لانه ان استعمل بادل الوضوء - النظر ظاهر لكن الذي في البحر عين ما في البدائع ونقله عنها في الحلية مقرا ١٢

قوله اصابته الجنابة في المسجد - تعقبه المحاكمة آخر ص٢٠٦ واول ص٢٠٧ ١٢

قوله هكذا روى عن محمد نصا كما نقله - ذكره في البدائع عن ابن سماعة عن محمد ١٢

قوله ان ما في القنية من قوله - بل مثله في الكافي ١٢

قوله والا تيممه باق فلو اتمها ثم سأله فان اعطاه استانف وان ابى تمت وكذا اذا ابى ثم اعطى وان غلب على ظنه عدم الاعطاء او شك لا يقطع صلاته فان قطع وسأل فان اعطاه توضأ والا فتيممه باق وان اتم ثم سأل - اقول ظن القدرة وظهر العجز صح تيممه بخلاف ما كان في موضع يظن به الماء قريبا ظنا قويا فكان يجب الطلب فلم يطلب وتيمم وصلى ثم ظهر ان لا ماء هناك فانه يعيد كما يأتي عن السراج الوهاج ص١٦٩ ولكن فرق بين

حكم الاعادة وحكم بقاء التيمم فليتأمل ١٢

قوله فان اعطاه بطلت وان ابى تمت وان كان خارج الصلاة فان لم يسأل وتيمم وصلى جازت الصلاة على ما في الهداية ولا تجوز ما في المبسوط فان سأل بعدها فان اعطاه اعاد والا فلا سواء ظن الاعطاء او المنع او الشك

اقول ظن العجز وظهرت القدرة لم يصلح تيممه بخلاف ما اذا نسي في رحله او لم يعلم بماء قريب ثم ظهر بعد الصلاة ١٢ وبالجملة لم يعتبروا في هذه المسائل ظنه بل لما يظهر بعد من عجزه وقدرته واعتبره فيما اذا ظن قرب الماء فلم يطلب وصلى وفيما اذا نسي او لم يعلم وصلى ظنه لا ما ظهر بعده فتأمل ١٢ والفرق والله تعالى اعلم ان الماء ههنا معلوم الوجود فالعبرة لما ظهر لا لظنه لانه على ما ظن حيث يستطيع تحصيل العلم بان يسأله فيعطي او يأبى بخلاف تلك الفروع فليس الماء معلوم الوجود فيها فبنى الامر على ظنه ١٢

ص١٦٣ قوله ان التيمم ينتقض — انتقاض التيمم عند رؤية الماء بالحدث السابق وان كان حدث طارئ الفيا ١٢

ص١٦٤ قوله توقف بعض الفضلاء في صورة ذلك ويمكن تصويره — وهو الفاضل ح محشي الدرر ١٢

قوله وكذا التيمم في كله — مرت ص١٦١ ١٢

ص١٦٥ قوله امر بالاعادة — اقول هذه رواية عن ابي يوسف قال لانه في بحره والحلية لو روي عنه ابي يوسف ١٢

ص١٦٦ قوله فلم يجده وجبت عليه الاعادة عندهما — هذا في الصلاة وهل يعيد التيمم ظاهرة عن المستصفى في هذا السطر العادية لان الطلب كان شرطه فلم يصح وظاهر ما مر ص١٦٢ عن الزيادات عنهما انه لا يعيده لانه ان كان عند غيره ما قطن الاعطاء فلم يسأل وتيمم وصلى ثم سأل فأبى فتيممه باق بل ولا يعيد الصلاة فليه بعض فرق ١٢

ص٥٩

قوله في تلك المسئلة - بناء على اشتراط - اى مسالة نسيان الماء في الرحل بناء على اشتراط الطلب في الرحل عند ابی یوسف لان الرحل مظنة الماء فكان ان العدم عندهما لانه ليس مظنة ماء الوضوء بل الشرب كما تقدم عن الفتح ١٢

ص٦٠

قوله قبل الفراغ فسأله - اى تيمم ورأى ماء فسأله بعد حين فقال الفضة - ولو سالت لاعطيت فيصلى بذلك التيمم يعيد الاصح ١٢

قوله وان كانت العدة قبل الشروع مثله اهـ - اى ظنا انه لا ماء عنده فقال قد كان عندی لكن الفقة - ولو سالتني ولو سالتي قبل ذلك لا عطيتك ١٢

قوله في صحة الشروع - فراغ بذا عن صلاته ١٢

ص٦١

قوله على حقيه وفاقد الطهورين في المصر - الى بنا كله كلام الخلاصة سرياللاصل ١٢

قوله ولو يتوضا - لعدم حدث آخر ١٢

قوله ونيزع الخفيه - يعود الجنابة لوجدان الماء ١٢

قوله في الجنابة بتيمم والمرأة لوحرها - خص المرأة بالذكر ليسلم حكم الرجل بالاولے اى الراس فانه اذا لم يمسح الشعر النازل الذى لا يصل الى غسله كغسل نفس الراس فالمسح نفسه احد ١٢

قوله قال في التعنيف وہو عجيب - النفع لى محمد الله من معناه ماتحبه به وينفخ العجب فراجع بالقنة على هامش رد المحتار ص ٢٦٨ ١٢

ص٦٢

قوله ومسح لان ہذا الحدث - لان اعضاء الوضوء مغسولة وان كان تيمما عن الجنابة يعيد ١٢

قوله لجواز المسح - لسے بنا فى الفتح ١٢

قوله عن الرجلين فهو ممنوع - واعضاء الوضوء ولو سح جاز التيمم لسائر البدن على بالمستفيد نماز ١٢

قوله بما ذكره ليس لسديد - اقول كيف ہذا وہو نص محمد في الاصل كما في الخلاصة فليتامل ١٢

قوله قد يقال معنى قوله لان الجنابة - اقول هذا الكلام وان صح في نفسه لا لمسيس المقصود
بشيء بل الصواب ما في البحر النهر ما كتبنا على هامش الغنية ص ١٠٩ ١٢

قوله اي فالنهاية قياسا على اباحة الدخول لغير الصلاة - الظاهر ان لفظة كما وقعت
زائدة من قلم الناسخ ثم راجعت نسخ البحر المكتوبة فوجدتها خالية من
لفظة كما كما ظننت ولله الحمد ١٢

قوله ما لم يصرح بخلافه - اقول التصريح بخلافه يجري منكم فسياتي بعد السطر عن
الخلاصة جواز نفل ولم يولد للحائض اذا لم ترد به القراءة وهما لا يحتملان
دعاء لا ثناء اذا اعادت الفم الي زيد شك ١٢

قوله بدون خروج الوقت مبطل وليس كذلك - اقول نعم لان وضوءه اذا كان
على انقطاع عذره كان كوضوء الاصحاء فينقضه السيلان من دون خروج
الوقت وكلام الجامع الكبير في وضوء المعذور وهو ينقضه العذر بل خروج الوقت
وقد قال العلامة المحشي نفسه في رد المحتار ص ٢١٥ اذا توضأ على الانقطاع
ودام الى الخروج فلا حدث بل هو طهارة كاملة ولا يبطل بالخروج اهـ فكما
لا يبطل بالخروج وجب ان يبطل بالسيلان لان هذا هو حكم الطهارة الكاملة ١٢

قوله يوجب الزوال - اي زوال العذر ١٢

قوله الدم الثاني - الحادث بعد هذا الوقت الكامل في الوقت الثالث ١٢

قوله الثاني بالاول - ~~الحادث بعد هذا الوقت~~ الكائن في الوقت الاول
قبله هذا الكامل ١٢

قوله على الضعيف ويحنث على الصحيح - اقول بل لا يحنث اصلا لانه صادق
في انه لا دم فيه وان كانت نجاسته الطهارة الى البصول باقية الا ترى
الى قول الفتح وان لم يبق عين الدم نعم تباد في الخلاف اذا حلف

ان لیس قیر نجاستہ دم بحر ۱۲

ص۴۷ قولہ ویستی ترجیح التغلیظ - اقول بل نص فی الہندیۃ عن الظہیریۃ ان الفتوی علی التغلیظ کما نقلنا نصہ علی ہامش رد المحتار ج۱ ص۲۲۹ فسلم ان بحث البحر وافق فتوی ائمۃ الفتیا ۱۲

ص۴۷ قولہ زوال الباہرۃ - ظاہرہ عندرہ زاد الفقیر للامام ابن الہمام ۱۲

قولہ واعلم ان الجاستہ - من ہنا عبارۃ شرح العلامۃ الغزی ۱۲

قولہ علی قسمین مرئیۃ - الظاہر ان ہذا اللفظ وقع زائدا من قلم الناسخ ۱۲

قولہ اعتمدہ المصنف - ای الامام ابن الہمام ۱۲

قولہ ان یعود الی المنتحی المغی - ای الامام ابن الہمام ۱۲

ص۴۵ قولہ ولا شئ عندنا یا بتدہ - اقول الذی فی صفحی عن کتبنا انہ اذا دخل من المسجد الصیفی فی الشتوی او بالعکس یقدم الیمنی ووجہ ظاہر واللہ تعالی اعلم علی قیاس یقال یقدم الیسری فی مجلس قضاء الحاجۃ الفیا ۱۲

ص۴۵ قولہ والاینۃ فی اطول ایام السنۃ - ہذا سہو فی کلتا البلادتین الکریمتین اما المدینۃ الطیبۃ فلان الفئ لا ینتفی فیہا قط بل یکون فی اطول ایام السنۃ - قدر سدس القدم الاشیا ضعیفا جدا واما مکۃ المکرمۃ فلان انتفاء الفئ فیہا لیس فی اطول ایام السنۃ بل فی السنۃ مرتین الاولی اذا بلغت الشمس الدرجۃ الثا دستۃ من الجوزا ۲۸ مئی بل من ۲۷ مئی الی ۳۰ مئی ثم یبدی ظلہ بیاد الا یزال یزداد الی ہ حظہ ینبغی فی اطول الایام قدر ربع قدم ای ظل تمامہ الا انسان المعتدلہ قدر ثلث اصل لونم ینقص الی ان ینتفی عنہ بلوغہا الدرجۃ الثالثۃ والعشرین من سرطان ۱۶ جولائی بل مرہ ۱ جولائی الی ۱۸ جولائی فالانتفاء فی السنۃ ثمانیۃ ایام ثم فیظہر شمالیا ۱۲

[illegible] قوله البرد على الدوام والصيف - اعتراض عنه شدة برد لعارض كنزول
برد والصيف يكون فيه البرد شديدا عادة فى جميع الدرجات ولا يريد ان
لا يزال يشتد البرد ويزداد وانما حتى لا يصدق الامن اول الشتاء الى
اوسطه الذى ينتهى عنده الاشتداد ويبتدى بعده الانحطاط ومثله يقال
فى الصيف ولا شك ان فى بلادنا شتية الخ من نصف الحمل وان نزلت
امطار فلا يتأخر اشتداده من رأس الثور ثم لا يزال شديدا الى آخر الاسد ثم
يكون شديدا وانما الى آخر السنبلة بل وايام فى الميزان فالصيف عندنا
ستة اشهر تقريبا ١٢

[illegible] قوله ثم قال الحلبة تحقق الفصل - لعل صوابه قالا اى الصاحبان ١٢
قوله ان يكون الاذان فى المنارة - اى او فى فناء المسجد كما فى الفتح وغيره
وهو التثويب فى اذان الخطبة - اذ لو كان على المنارة لم يكن بين يدى
الخطيب لكن لم يجتمع الشيخ الى مباطه هنا لان الكلام فى المغرب ١٢
قوله انه يستحب التحول للاقامة الى غير موضعه - اقول بل هو السنة وقد تقدم
له آنفا ان السنة ان يكون الاذان فى المنارة والاقامة فى المسجد ومثله
فى التبيين وغيره وقد قال فى الفتح ان الاقامة فى المسجد لا بد منه فتنبه ولا تزل ١٢

[illegible] قوله اى لغير المصلى فرضه اصابة - من هنا الى قوله فى معرفة القبلة الى الاقول
كلام الحلبة والاشارة رحمه الله تعالى ربما يأتى بالكلام من دون عزو اليه ١٢
قوله اى ينبغى ان يصلى وجوبا اى ان ينبغى للوجوب اما التأويل الآخر فيحمله
بخناد هو منصوص عليه ١٢

[illegible] قوله لم تصح صلاته اقول ينافيه ما قدمه آنفا فى تقرير قول الجرجانى ١٢
[illegible] قوله لكن فيه نظر بل انتراب - تلك هذه امير المؤمنين عمر رضى الله تعالى عنه قبلة

القاء الله بالصق خده بالارض كما في المدارك تحت قوله تعالى واذا قيل له اتق الله اخذته العزة بالاثم الآية ١٢

ص ۲ س ۲ — قوله وهو دليل تواتر كونها قرآنا — الصحيح حذف لفظ تواتر من ههنا كيلا يناقض ما ياتي كما قرره المحشي ١٢

قوله وتواتر كونها قرآنا — الصواب وبعدم تواتره الخ ١٢

ص ۲ س ۵ — قوله واقول لم لا يجوز ان يكون المراد الاستحباب — هو ايضا الى آخره من كلام المحشي بدليل ما في رد المحتار من قوله بعد تمام العبارة ١٢

ص ۲ س ۱۲ — قوله لا محل لهذه الجملة — اقول بل هي في محلها وكذا ابن عم النبي في سئلة النوافل في الهندية عن الخلاصة في اول فصول باب الامامة ١٢

ص ۲ س ۲۰ — قوله من عدم التكفير بالذنب الذي هو مذهب اهل السنة والجماعة تامل — لا عدم التكفير بالمكفرات كيف وقد صح عن ابي يوسف انه قال اجتمع رأي ورأي ابي حنيفة بعد ما ناظرني القائل بخلق القرآن ستة اشهر انه كافر ١٢

ص ۲ س ۵ — قوله ان استوى الجانبان قام عن اليمين وان ترجح اليمين قام عن اليسار ١٢

ص ۲ س ۷ — قوله او قاعدا بخلاف ما اذا كان الامام — اطلقه فشمل ما اذا كان الامام يومي قاعدا والمقتدي قائما لانهما سيان في الايماء والاختلاف بالقيام والقعود لا الغير كما في غير موضعين بل ادى لان المومي لا يجب عليه القيام وان قدر ١٢

ص ۲ س ۳ — قوله كذا في البزازية — اي هذا عبارة النهر ١٢

ص ۲ س ۲ — قوله ما يفسدها وقد منا ان الحدث مانع شرعية — اول باب شروط العلام ١٢

قوله

٥٣٧ قوله محو لنغمه بالقرآن للعمى وغوله تفسد ١٢

٣٠ قوله ولو لبى الحاج تفسد صلاته - اقول قائله فانه ذكر ودعاء وليس في شئ خطاب من الناس وجوابهم ولا شبه كلامهم لانه ماثور فكيف يفسد وقد تقدم ص٦ عن المحيط ان لو قرا يايها الذين امنوا فقال لبيك ياسيدي الاحسن ان لا يفعل فقد افاد عدم الفساد وتقدم بالماثور آخر ص٣٣ شرحا فان لم تكن كلمة لا ساقطة فاخاف انيكون من ضحاف الزاهدي فليحرر والله تعالى اعلم ١٢

٣٢ قوله النظر ما معناه - لعل معناه والله تعالى اعلم ان محتاجا طلب قراءة الفاتحة لقضاء حاجة فقراءة الامام فتبع المسبوق ١٢

٣٣ قوله وتعقبه العلامة الحلبي - انظر ما كتبناه على منق ١٢

قوله كما سياتي فحمل الكراهة - بعد اسطر وفي اول ص٤٣ ١٢

قوله على ما اذا لم تدع اليه حاجة فليتامل - والمراد بالكراهة تحريمية ١٢

٣٤ قوله وصححه في المحيط - اقول ان المراد المحيط البرهان والا فقي المحيط الرضوي انما صحح ما صححه الامام شمس الائمة الحلواني ما نصا على انه ظاهر الرواية انه يكره في اوسط الصلاة ولا باس به اذا فعله قدر التشهد كما في الحلية ص٣٦٦ وهو الاوفق الا تعلق بقواعد المذهب فعليه فليكن التعويل ١٢

قوله مسح التراب عن الجبهة بعد الصلاة مستحب ١٢

٣٥ قوله استفناه قريبا والحق - في صدر البحث ان الدليل ان لم يكن نهيا كانت الكراهة تنزيهية ١٢

٣٦ قوله كذا في الشرنبلالية تامل - وجهه ظاهر فان من كشف اكثر الساعد فقد صدق عليه تشمير كلم عن الساعد وهذا واضح جدا ١٢

٣٧ قوله ليس بمانع من دخول - من هنا الى قوله لا يكره اتفاقا كله ماخوذ من الحلية ١٢

قوله كذا قالوا وقد عرفت - اقول اخذه من الحلية ولم يتقدم ما قدم هو نفي
كون التشبه المحلة وسواه يلزم حرام ولا يكره امرا لم تكن اباحه ولا فوق رايه
لان التشبه بعباد نبا لا يظهر الا اذا كان على احد الوجه   اه فلم يستقم
له قوله وقد عرفت ما فيه ١٢

قوله ما فيه والمراد - ما حذف من الحلية ١٢

قوله لا تبدو للناظر - كذا في الفتح ١٢

قوله فان الله احق من ان يتزين له - صوابه اسقاط من او اسقاط ان وفتح
ميم من ١٢ ثم رأيت في الحلية احق من تزين له وهو الصحيح ١٢

قوله ما بني الا لها من صلاة واعتكاف وذكر شرعي - اقول يريد ان كل احد
مجاز له ماذون من جهة الشرع في اتيان تلك العبادات في المساجد من
دون منع ولا حجر ولا يخلو شئ منها عن نوع لحظ عليه اليه في الغرض المقصد
الاصلي هو الصلاة حتى جاز للمصلي ازعاج القاعد من موضعه للصلاة عند
ضيق المسجد وان كان مشتغلا بذكر او درس التلاوة او اعتكاف كما سياتي
له قدس سره آخر الوقف ص٣٤٧ فلا منافاة بين ما هنا وما ياتي ثمه بل هنا اعتيا...
من ان المسجد لم يبن لتذكير والتدريس وان جاز فيه فافهم ١٢

قوله او هو قبة في ذلك البيت مسجد - اي او لا يكره ما ذكر فوق بيت في ذلك البيت مسجد ١٢

قوله وهو منه بنا وعليه الجمهور - هذا من كلام الحلبي دون الفتح ١٢

قوله وحمته اشياء الاول - اقول بل ستة وقد ظهرت لي بحمد الله اول ما نظرت
الكلام المذكور خمسة هذه والسادس ان لا يوتر اصلا فانه بترك الوتر لا
يكون فاسقا الضيا فضلا عما يوجب عدم صحة الاقتداء به فان الوتر و
ان كان واجبا عنده ما لكنه مجتهد فيه ولا تفسيق بالاجتهاديات وهذا ظاهر ١٢ ثم ظهر لي

اثنان ه آخران وهما صلاة الوتر بتسليمتين ، واقتصاره على ركعة كما ذكرت فی الصفحة الماضية فخرجت ثمانية وبقيت ستة لكن يزاد الوضوء من القلتين لشيرك والانحراف المفسد بالتحری مع وجود المحراب القديم فترجع ثمانية وتخرج ستة وهاز يادات آخر ١٢ ای انحرافا جاوز المشارق الى المغارب ١٢

قوله فی البزازية تنزيلا لهم منزلة اهل الكتاب اھ - ليس هذا فی نسختنا البزازية انما نصها المناكحة بين اهل السنة والاعتزال لا تصح وقال الامام الفضل رحمه الله وكذا لک فی قال ان مومن ان شاء الله وقال الامام ابو حفص الكبير السفكردری لا ينبغی للحنفی ان يزوج بنته من شافعی المذهب لكن يتزوج منهم وسمعت عن بعض ائمة خوارزم انه يتزوج من المعتزلی ولا يزوج منهم كما يتزوج من الكتابی ولا يزوج منهم ولعله اخذ به التفصيل عن كلام ابی حفص السفكردری اھ ١٢

~~قوله لا يصح الاقتداء به - ای انحرافا جاوز المشارق الى المغارب اخذ هذا التفصيل عن كلام حفص السفكردری اھ ١٢~~

٥ قوله وان الاحوط احتياطا فی المبطل فاذا فعل فهو جائز - ای الاحتياط المطلوب من الشافعی لجواز الصلاة خلفه انما هو فی المبطل خاصة بان لا يأتی ما هو مبطل عندنا ١٢

٥ قوله كما فهمه بعض الناس - هو العلامة صاحب النهر حيث قال بعد ذكر قول الهندوانی وعلى هذا فيصح وان لم يحتط اھ واغتر به العلامة المحشی فی رد المحتار حيث جعل قول الرازی مبنيا على قول الفقيه وليس كذلک بل هو قول تفرد به الامام الرازی ولذا لم ينسبوه قط الا اليه ولم يصحح احد بل صرح فی شرح الوهبانية انه غير صحيح وفی ط انه ضعيف بخلاف قول الفقيه فنسبوه له وجماعة ورجحه فی النهاية وتبعه ابن مالک فی شرح المجمع وقال فی الكفاية انه والاشبه وكذلک

اشاره بحر العلوم فی الارکان تم بحؤلاء الاربعة كلهم نصوا باعتبار رای المأموم فلو كان مبنے قول الفقيه ان العبرة برأى الامام فقط لكنا قصدوا التفهيم وقد صرح السندی ثم الحلبی ثم الطحطاوی بما نصه اعلم ان بعضهم فهم من عبارة الهداية ان مذهبه اعتبار رای الامام فقط والصحیح ان مذهبه اعتبار رایهما سحانه فتنبت ۱۲
قوله لایجوز) اقول المحشی فی الكناية فی قوله انها سنة الفجر وانما المؤكدة للسنة

قوله قد عدم جواز - المقصود به الاعتراض على البحر بان المسألة لاتدل على الوجوب قلت نعم لابد من الدلالة على ان فی المذهب قولا بالوجوب فان الفیاحبین لم یقولا بذلک فی الوتر الا رعاة لقول الوجوب فافهم ۱۲
قوله قال العارف فی شرحه علی هدیة ابن العماد - النابلسی قدس سره القدسی ۱۲
قوله والدی رحمه الله تعالے - سیدی اسمعیل بن عبد الغنی محشی الدرر ۱۲
قوله لان یتیم لانفسح - بالاضافة للفاعل ۱۲
قوله فیه نحل فتح المعطی وسلم الیه - لعل صوابه للمعطی ۱۲
قوله ولا یسجد علیه - لا معطوفة علی لا ای وان لم یکن عامدا فلا تفسد مطلقا ولا یسجد علیه الفیا لسہوہ ہذا ان وقع سلامه قبل اتمامه او سمعه تحیة حقیقة ۱۲
قوله فانه یعید احتیاطا - اقول اطلق فشمل ما اذا لم یتکلم بعده ولا یقال یبنی لوجود التعلیم من خارج فافهم وحرر والله تعالے اعلم ۱۲
قوله وهو فی القری لیس له ان یحج بالناس - اقول ما اذا یفعل المسئلة تمصر منی فی الموسم ۱۲ اللهم الا علے جبل منے من فناء مكة المكرمة وسحقه ۱۲
قوله وهذا غیر سدید -

احد لمصالح المصر ولا شك ان منے معدة للقرابين وہو من مصالح مكة قبلها قال تعالے ثم محلها الى البيت العتيق وعلے ہذا الاحتياج الى حضور الائمة الرحيل اقامة الجمعة - لا لمصرها ١٢

قوله بينهما اربع فراسخ - لعله رحمه الله تعالے قال قبل حجه فليس بينهما الا فرسخ ١٢

قوله وہو خلاف المنصوص عليه - اقول علله فى الہداية بتعليلين الاول ماذكر والثانى ماعوّم عليه حيث قال بعده والمعذور تقديقه دى به غيره اھ ولا نعرد فى تعليل المسالة علے كل من القولين علے ان قول التوحيد الفيا قول قوى فى المذہب كما لظہر مما علقت علے رد المحتار فالاعتراض بمثل ہذا علے مثل ہذا الامام من مثل ہذا الفاضل العلام مما يفضى الى العجب وقد تبع فيه الفتح و لكن الفتح انما اقتصر علے يجرانه ہذا الوجه مبنى علے قول التوحيد قال وعلى الرواية المختارة عند السرخسى وغيره من جواز تعدده فوجه الجار بما تيفرق ولم يذكر ماذكر ہذا البحر فہو ليس

قوله كذا فى السراج الوہاج - وكذا نقله فى الرحمانية عن المضمنة عن العيون ١٢

قوله اعلى جهر الاذان - اقول ہذا عجيب فيكون المنع ان النہى عن الامر بالمعروف من اتيان السنة بل جرانه محذوف فلم مقامه من الامراى ان ہذا المنع كائن من الامر بمعروف فكيف يعاونه ١٢

قوله فى الخلاصة وانما عبارة مايحرم فى الصلاة - اقول عن الخلاصة وغيرہا خلاف مضالقة فى كون بعض المنذ فيها وبعضه فى غيرہا علا ان قول الخلاصة اوكلاما آخر ليشمل التسبيح ١٢

قوله واذا انزل قبل ان يكبر واذا جلس عند الثانى - اے ابن نجم ما فى البدائع ملتقطا بالبعض وما بعده ليس فيہا ١٢

قوله وذكر الشارح ان الاحوط الالتفات اهـ - اقول رحمك الله انما قال هذا فی مسألة النائی عن الخطيب حال الخطبة ١٢

قوله كما صرح به فی الخلاصة وغيرها - ولو شمل حال الخطبة فكراهة الكلام محدثها لا يختص بقول الامام ١٢

قوله والنظر فی كتب الفقه - آخر فصل القراءة ص ١٣٣ ١٢

قوله وعن ابی يوسف - هذا انما قال الزيلعی ١٢

قوله بمقتضى الحديث - سبحن الله بل على قول الكل كما قال آنفا عليهم ای قراءة الحديث فانها قبل الخطبة ١٢

قوله ولان ذكر الله تعالى اذا قصد به - اقول هذا الذی ذكر الامام ابن الهمام عن قوله اذا لا يمنع ام لم ينقله من قبل نفسه بل هو نص امام المذهب رضی الله تعالى عنه كما فی البدائع وغيرها كما فی رد المحتار ولو استحضر العلامة صاحب البحر هذا لم يقدح على ما اقدم ١٢

قوله ان يأكل - لعل صوابه لا يأكل ١٢

قوله وهو يعطی نفی الندبية - ای استحباب الترك ١٢

قوله وهو يقتضی ترجيح قولهما - اقول التردد بالتعارض والتكافؤ لا يجر دوجهين ودليلين وقولين كما حققه المحقق نقلا عن شيخ الاسلام فی مسألة سور الحمار وفی مسألة قسمة الغنائم قبل الاحراز فلا مساس لهذا بما نحن ١٢

قوله ان العبرة بقوة الدليل - اقول هذا الذی يدعی المحقق ان الاقوى من حيث الدليل قوله لا قولهما ١٢

قوله وبه اندفع ما ذكره فی فتح القدير - قد علمت ان لا اندفاع ١٢

قوله الا ان يراد بالواجب المذكور - استفاد من قوله هو يقتضی ترجيح قولهما ١٢

قوله الفرض ويلتزم - اقول هذا اختلاف قضية كلامهم وراجع الوثيقة المحمدية من بحث البدعة فان له ههنا كلاما نفيسا ١٢

م ج قوله او زوجة او امته بغير ثوب - اقول اى ان لم تجد ماء والا فالزوجة تغسله اذا كانت فى عدته من رجع على تفاصيل فى الخانية وسيذكره بعده بسطرين ١٢

م ج قوله ان صحابه والله اعلم انه دعا لهم - ذكر الامام النووى الاجماع عليه فى شرح المهذب نقله فى مرقاة الصعود ١٢

شلبی قوله يتوقف على اثبات ذلك - اقول هو ظاهر غنى عن الاثبات فان الولى الاحق هو النبى صلى الله تعالى عليه وسلم مطلقا فلم يكن لاحد ولاية الصلاة الا باذنه وقد حققنا فى فتاوانا ان الولاية بالقرابة انما هو بالارث ولا يورث النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فلا ولاية الا لابى بكر رضى الله تعالى عنه فافهم ١٢

شلبی م ج قوله فيه نظر لجواز كونه - اقول فيه نظر فان التحقيق ان حضور المسجد واجب وتركه من دون عذر مكروه كراهة تحريم فمعنى لا صلاة لجار المسجد نفى الكمال لوجود النقص والخلل وذلك بكراهة التحريم وهو المراد ههنا ولم يعهد من الشرع نفى اصل الفعل لمجرد ترك اولى فهذا الذى ابداه جوازا هو المراد جزما وبه يتم ترجيح كراهة التحريم ١٢

م ج قوله لحضور الجماعة فى المساجد - اقول النفوس على كراهة مطلقا ولو يجوز او لو لحيلة فكذا زيادة القبور بل اولى ١٢

م ج قوله فافطر فانها تسقط لان الاصل - بخلاف ما اذا افطر فسافر فانها لا تسقط ولو سافر بالاكراه ١٢

م ج قوله فى الاستئناف فانه اذا فسد مع عدم القصد - اقول قدم الشارح العلامة فى صدر هذه الصفحة عن الامام الصدر الشهيد عدم الفطر به وهو الموافق لما اختار الولوالجى فى الاذن فاذن لا ورود عليه ١٢

قوله وكم من شيء يكره في الصلاة المكتوبة دون النافلة لسعة الامر في النوافل ١٢

قوله قلت ويمكن حمل ما مر من جانب العتادي - اقول بل هو المراد المتعين والدليل عليه قول السراجية رجل قال لله علي ان اصوم ابدا فضعف عن صومه لاشتغاله بالمعيشة كان ان يفطر فيطعم لكل يوم نصف صاع من الحنطة - اهـ من باب ما يكون عذرا في الافطار ١٢

قوله وان كان المخبر واحدا عليه الكفارة - اقول فكذا بالاولى اذا اخبره واحد بالغروب فافطر بناء على اخباره من دون التحري ١٢

قوله نقلا عن قاضيخان ان الوضوء فيه - وقدم الرملي ثمه ان الظاهر ترجيح ما في الخانية ١٢

قوله من جانب الغربي بنيه - صوابه الشمالي ١٢

قوله من الائمة المجتهدين اهـ - اقول هذا ظاهر مستبين ولن يجمع الله هذه الامة على ضلالة ابدا ولله الحمد ١٢

قوله ولو بعث القارن بثمن بدنتين - اي من ربه عز وجل وهذا كما تقول قال الله تعالى واجعلني على خزائن الارض اني حفيظ عليم اي قال تعالى حاكيا عن عبده يوسف صلوات الله تعالى وسلامه عليه ١٢

قوله الاشتمال وكذا لو ادخل منكبيه - اقول لعل صوابه في المواضع الثلثة - الاستمساك فان الاشتمال حاصل فيها ويدلك عليه كلام الفتح المأخوذ منه ما هنا حيث علل بعدم الاستمساك بنفسه راجعه ص ٢٢٩ ١٢ ثم الله تعالى الهم جواب عنه ذكرته على هامش منش ص ٢٢٧ ١٢

قوله ثم قال شمس الائمة رحمه الله - لابد من قال آخر اي قال قاضي خان قال شمس الائمة اي السرخسي كما في الخانية ولابد من ذكره لذكر الحلواني آنفا ١٢

قوله فی نسخة الخانیة کما ذکره المؤلف - اقول الذی فی نسخ الخانیة الثلث التی عندی علی الصواب ولفظها عمة الصغیرة لاب وام اولاب کذلک واما عمة الصغیرة لام لاتحرم اھ ١٢

قوله فقال لایکون رضا - لفظ الخانیة قال بعضهم سکوتها لایکون رضا وقال بعضهم فی قول ابی حنیفة یکون رضا اھ ثم ذکر التعلیل علی قوله والفرق بین الاب والجد وغیرهما والتعلیل دلیل الترجیح وبعبارته قدم الاول وبتقدیمه دلیل التقدیم وبقیة الکلام فی فتاوینا ١٢ اقول الجواب بعین السؤال فانکم اذا شرطتم لصحة الاستئذان ذکر المهر ولم یذکر لم یصح الاستئذان فلم یکن السکوت اذنا فاین الرضا وای ما رضیت به واذا جعلتموه رضا بالنکاح بلاتسمیة فقد صححتم الاستئذان بلاذکر مهر فهو رجوع عن القول لاتوجیه له وبالله التوفیق ١٢

قوله لبعضهم بانه غیر وارد - هو العلامة ط فی حواشی الدر ١٢

قوله ای التی ذکرها اصحاب الفتاوی - قضیة نقل الخیریة ان الاشارة الی هذه والی مسألة تزویج المعروف بسوء الاختیار من غیر کفوء او بغبن فاحش جمیعا فانه نقل عبارة البحر هذه الی قوله مما لاینبغی وعقبه بنقل قوله وقد وقع فی اکثر الفتاوی فی هذه المسألة ان النکاح باطل اھ فلیحرر ١٢ ومن تامل سیاق کلام البحر وسباقه القدح فی ذهنه ان الوجه مع المحشی وان الاشارة لیست الا الی القریبة فافهم ١٢

قوله ان الشرط الاول عنده - یفید ان المراد الاول بالتقدم ذکرة عند الاشتراط کما افاده بقوله وکذا ان قدم شرط الالفین قدیما یؤیده ما نقل العلامة الشلبی فی حاشیة التبیین عن العلامة الاتقانی ما نصه ولابی حنیفة ان الشرط الاول قد صح لعدم الجهالة فیه فتعلق العقد به ثم لم یصح الشرط الثانی لان الجهالة نشأت

منه ولم يفسد النكاح لان الشرط الفاسد لا يؤثر في النكاح فلما خالف الشرط الاول وجب لها مهر المثل لان في الملك الشرط نفعا اه وحط كلام العلامة الشامي ان المعتبر شرط الاقل فان وجد لزم الاقل والا فمهر المثل فليتأمل ١٢

قوله في بعض النسخ - يؤيد فلو الاكثر النسخ عليه ما يأتي في الكتاب اشارة الى بعض ما هنا في الصحيفة - الآتية ١٢

م قوله وفيه سامحة لفساد الخلوة - اقول بل لا يصح على الاستحسان فان الخلوة الفاسدة ايضا توجب العدة في النكاح الصحيح على ما هو الاستحسان بخلاف النكاح الفاسد فلا عدة فيه الا بعد الوطء ١٢

قوله فظاهره انهما لا يحدان وان النسب - اقول استظهار على خلاف المنقول ومبناه ان الفاسد في كلام المحيط مقابل الباطل ولا دليل عليه بل العامة على انه لا فرق بينهما في النكاح وقال في الدر في محيط الشادي نكح كافر مسلمة فولدت منه لا يثبت النسب منه ولا تجب العدة لانه نكاح باطل اه فهذا هو الحق ١٢

بنت الخالق م قوله ان ضربتك فامرك - لفظه اگر ترا بزنم باز خود كشاده كن ١٢

قوله وهو الملك وهو شنيا - بناء على ان النكاح الفاسد لا ملك فيه ١٢

قوله هزاد على ما هنا وتقصه قبل امرها - اقول كل ما ذكرنا عن البزازية مذكور ثم في جامع الفصولين ص ٢٥٦ ١٢

م قوله قال الرملي الذي تظهر ببادي الرائ - بنيا في هذا وهنا ان الوجه مع البحر وان لا مساس بالمقام لما ذكر الرملي ولا الشامي فراجعه فانه بحمد الله نفيس ١٢

ولكن الحاق الولي بحث من ابن وهبان وقد نظر فيه ابن الشحنة واقره الشرنبلالي في شرحها ١٢

قوله والا كان يرد عليه ايضا - اي الورود وجه قبل ما يأتي من قوله ولو

اسلم زوج الكتابية الخ استشنا من ہذا ١٢

قولہ ولظرفيہ بمعنى القصاد التحريم - ہو الو السيد الى السود بحشے الكنز سيدى على ١٢

بحر الرائق

ق قولہ لما علمت من ضياع القيد بين حينئذ - اقول وہول من قدم بنا فى الاصول ان لا حجۃ فى المفہوم وماذا تقولون فى قولہ تعالى وربائبكم الاتى فى حجوركم وقولہ تعالى فكاتبوهم ان علمتم فيهم خيرا الى غير ذلك ١٢

منحۃ الخالق

ق قولہ فالترديد غير ظاہر - اقول للعم الرضاعى قلت صور الاخ الرضاعى للاب النسبى وہذا ما فہمتم والاخ النسبى للاب الرضاعى والاخ الرضاعى للاب الرضاعى فغى اثنانية مثلا اذا كان الاخ اخا الاب الرضاعى لابيہ وامتہ اولامہ فامہ النسبى جدتہ رضاعا لانہا القيام ابيہ الرضاعى واذا كان اخاہ لابيہ فامہ النسبى موطوۃ جدہ الرضاعى فالترديد ظاہر ١٢

ق قولہ ليس قيدا فلا يفيد ما ذكرنا الاولى التنبيہ - اقول ليس قيد الزواج السيد ولا يلزم منہ ان لا يكون قيد الاخراج الحرام فلمراد بالزوج الحلال فيدخل السيد ويخرج الزانى ١٢

ق قولہ من قول صاحب المبسوط - قلت لكن مراد صاحب المبسوط لقولہ كالمجد والخ اى مع الشبہات الخ شامى ص ٤٧٦ ١٢

بحر الرائق

ق قولہ وان ملقہ بالحبى واليها فوصل الى ابيها - راجع الخانيۃ والہنديۃ ففيہما تقييد لابد منہ لہذہ المسائل ١٢

ق قولہ لا يقع كان واقعا - ليست ہذہ اللفظۃ فى نسخۃ الخانيۃ التى عندى وانما فيہا فى تلك الحالۃ كان واقعا ١٢

ق قولہ كما فى الخانيۃ - لو قيل لرجل اطلقت امرأتك فقال عدلہا مطلقۃ او احسبہا مطلقۃ لا تطلق امرأتہ اھ خانيۃ قال لہا احسبى انك طالق لا يقع

وان نوى اھ خانية ملخصا ۱۲

منحة الخالق ص ۳۴ قوله والا لازم منه ليكون كناية ليس بمجاز فيه - لعل صواب العبارة بلا لفظ وصحيح لم والا لازم منه ليكون كناية وليس بمجاز فيه ۱۲ اقول ويقيت رابعة وهو ان يكون مقتضيا للطلاق كما عند ى واستبرئي رحمك اما مطلقا كما في البحر او في المدخولة خاصة على راى المحقق بل وخامسة وهى الاضمار كما في انت واحدة فهذه خمس ولا طلاق فيما وراء ذلك فليحفظ ۱۲

ص ۳۴ قوله فتدبر (قوله فلا يتجاوز الواحدة) اقول تدبرنا فوجدنا كلام البحر لا غبار عليه فان الاقتضاء والاضمار بينهما عموم من وجه ينفرد الاول في نحو قوله تعالى حرمت عليكم امهاتكم والثاني في مثل قوله تعالى وان احد من المشركين استجارك ويجتمعان في مثل قوله عز وجل واسئل القرية ان لم يجعل من المجاز وذلك لان المضمر اذا كان مما يحتاج اليه لتصحيح الكلام فهو مضمر ومقتضى وما نحن فيه كذلك فلا غبابة في اطلاق الاقتضاء على هذا الاضمار ويرشدك الى هذا ما ياتى للبحر بعده عدة اسطر من قول الاطلاق في هذه الالفاظ الثلثة يقتضى صحيح قوله واذا كان مضمرا الخ فانظر كيف جعله مقتضى ومضمرا اما المقابلة في كلام التلويح فليس مطمح النظر فيها تقابلهما فان كلا التقريرين صحيح على كلتا صورتى الاضمار والاقتضاء وانما النظر فيه الى جعله مجازا في حق غير المدخولة على الاول دون الاخر او تقول على تفرقة التاويل في حق المدخولة وغيرها والتسوية فافهم والله سبحانه وتعالى اعلم ۱۲

بحر الرائق قوله واما انت واحدة فيحتمل - اقول انت تعلم ان التقرير الثاني جار فيها ايضا فلا وجوب ۱۲

قوله وهو ظاهر في الاولين - لان المقدر فيها صيغة اسم الفاعل كما مر دون المصدر

قوله فالمصدر وان كان مذكورا بذكر صفته - الذى هو صالح لنية الثلث دون الجد والمحض ١٢

قوله على الواحد فيصح - اى عدم صحة نية الكبرى ١٢

قوله رفعا ونصبا فيحتاجون الى الفرق - وهو ظاهره وجوب الدرهم كملا ١٢

قوله مقتضى او مضمرا - وهو ظاهره وجوب الدرهم الا دانقا ١٢

قوله على ما فى المحيط لست لى بامرأة - اقول الى هنا انتهت الاشلة وما بعدها فروع على حدة فان الاوليين لا ذكر فيهما للطلاق والثالث يقع به البائن مع ذكر الطلاق فلا يرد ما اورد عليه العلامة المحشى رحمه الله تعالى بل الحق ان الذكر انه به الاعم من الملفوظ والمضمر والمقتضى ولست لى بامرأة واخذا انها على جهة الاقتضاء او الاضمار اى لانى طلقتك ١٢

قوله بهم لان الطرح - تعليم اى فى كردم ١٢

قوله انت اجنبية - خلاف حرت اجنبية حيث ينبغى الوقوع اذا نوى كما لو قال لست امرأتى لا يقع ولو قال صرت غير امرأتى وقع تأمل وراجع فان فى مسألة با مرأتى لست خلافا وهنا كما علمتها ١٢

قوله كلا من المذاكرة والغضب - اقول انت تعلم ان ما صلح ردا فهو بنفسه صلوحه ذاك مثبت بقبول دعواه عدم ارادة الطلاق ولا يحتاج فى ذلك الى مذاكرة او غضب فانه اذا ثبت فى جميع الاحوال علم انه لا يستند الى خصوص حال ١٢

قوله فى حالة الغضب - لا فى حالة المذاكرة لانها لا تصلح ردا كما سيأتى عن الخانية ١٢

قوله عند ابى يوسف بما يصلح للجواب - فلا لا يصدق فى المذاكرة كذا فى الغضب ١٢

قوله فقط وهى اعتدى واختارى وامرك - اقول قد بحمد الله مراجعة كتابات الخانية ان صلاحية الشتم غير معتبرة فى شىء من الالفاظ عند ابى يوسف رحمه الله تعالى فكل ما صلح للسب فهو عنده كالصالح للجواب فقط ومذهب الامام هو الذى اطبقت عليه المتون وقد صرح ابو يوسف فى الاملاء فى هذه الجملة انه يصدق فى

حالة الغضب والمذاكرة وعند الامام خلافاله راجع الخانية ١٢

قوله ولم يتعرض له - بلى قد تعرض له فانظر ج ٢ ١٢

قوله يقع بها حال الغضب - تصلح جوابا لا سبا لا له ردا ١٢

قوله او بنت منك - يصلح جوابا لا ردا ولا سبا ١٢

قوله او سيبتك - الذي في الخانية سيبتك ١٢

قوله او انت بائنة - الذي في نسختي الخانية سائبة ١٢

قوله وظاهره انه لا اعتبار بنية الطلاق في الكنايات البوائن - اقول في هذا الظهور خفاء فان الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه يقول ان الواقع بالكنايات رجعي لانها كنايات عن الطلاق ولذا يشترط فيها نية الطلاق وينتقص بها عدده فاذا نوى بانت بائن الطلاق فكانه قال انت طالق فيكون رجعيا فاجاب عنه في الهداية بانها ليست كنايات عن الطلاق بل عوامل بحقائقها لان مفاد مثل انت بائن معلوم وهو قطع الوصلة غير ان الخفاء في المتعلق اي وصلة النكاح او غيره فاذا نوى الاول فقد نوى حقيقة كلامه وكان معناه قطعت وصلة النكاح التي معنيا الاشتراطية تعيين احد نوعي البينونة اي ان ينوي قطع وصلة النكاح باحدى البينونتين ولا يشترط ان ينوي الطلاق فانه اذا نوى قطع النكاح بانت وان لم ينو الطلاق ثم الطلاق يثبت لزوما وانقطاع النكاح من دون الفسخ لا يكون الا به ولاجل هذا ينقص عدد الطلاق هذا معنى كلام الهداية واين فيه انه لا اعتبار لنية الطلاق حتى لو قال انت بائن ناويا به الطلاق لم تطلق ما لم ينو الابانة بل الحق انهما ههنا متلازمان فكلما ابان فقد طلق وكلما طلق بما يفيد الابانة فقد ابان وانما اراد الشيخ ان انت بائن بمعنى قطعت وصلة النكاح لا بمعنى انت طالق حتى يكون رجعيا كما يقول الامام المطلبي رضي الله تعالى عنه هذا

ما ظهر لی واللہ تعالی اعلم ۱۲ ولیس المراد بقولہ تعیین احد النوعین انہ شرط بحیث
لو لم تعیین احد بہما لغا الا تری الی قولہ بعد و عند عدم النیۃ یثبت الادنی فالمراد
ما ذکرنا ان الشرط انہ تعیین المتعلق ای ینوی الہندیۃ من النکاح لا من
حبز الرمش ۱۲

مئہ قولہ وقولہ صدقت فی جواب - کذا فی الہندیۃ عن الخانیۃ ۱۲

قولہ کما فی البدائع - اقول والعجب ان الہندیۃ تنقل عن البدائع مثل ما
یاتی عن المحیط فی مسئلۃ السؤال حیث قال لو قال لامرأتہ لست لی بامرأۃ
فقال لا فان قال اردت بہ الکذب یصدق فی الرضا والغضب جمیعا ولا یقع
الطلاق وان قال نویت الطلاق یقع فی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وان
قال لم اتزوجک ونوی الطلاق لا تقع بالاجماع بدائع ۱۲

قولہ فی ہذہ الالفاظ - الجنسیۃ الاخیرۃ ۱۲

قولہ ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا - ای ما تعین لہ کلم اتزوجک
او لم یکن بینبا نکاح ۱۲

قولہ بل یکون جحودا - فانہ یقع عند الامام اذا نوی ۱۲

قولہ اذا نوی - عند الامام کما ہو ظاہر وکذا عندہما الیضا فیما یظہر لی فانہم لم یقیدوا مسألۃ ۴۴
لم یبق نکاح بینبا بقول الامام وحدہ ۱۲

قولہ وما عداہ فالصحیح - ومنہ لا نکاح بیننا حیث یحتمل الجحود والنفی فی الحال ۱۲

قولہ لکونہ من الکنایات - ای ما تعین لہ کقولہ لم یبق بیننا نکاح ۱۲

قولہ ہذہ الکنایۃ رجعی - فیہ ہنا لا تلغی دلالۃ الحال ۱۲

قولہ لو قال ما انت لی بزوجۃ - لانہ یصلح للرد او والشتم الضا ۱۲

قولہ لقیام القرینۃ المتقدمۃ علی انہ - کالثانیۃ التی لا یصلح لرد ولا شتم ۱۲

ص۲۵ قوله قال بعض اجاب بعض من تصدی - صوابه صح بالصاد کما فی جامع الفصولین وبعد مر فصول العمادی فالمراد عماد الدین صاحب الفصول ۱۲

قوله وقد بحث فیه فی جامع الفصولین - اقول انما بحث فی الدلیل وقرار الحکم بوجه آخر فراجعه ص۳۰ ۱۲

منحة الخالق ص۴۵ قوله تعلیق الطلاق - سیأتی آخر ص۳۶ ان صح التوکیل بالطلاق معنی التعلیل من وجه لامن وجه آخر ۱۲

قوله الا ان یجاب بان هذا - اقول کان کیف لا ینافی اذا سلم انه تعلیق و انما الجواب ما انشرط الیه انه توکیل من وجه وتعلیق من وجه فلاحظ الاول لیشترط العقل ابتداء ولاحظ الثانی لصحة طلاقه فی السکر او نقول صحته فی سکره لان التوکیل لقدم مقام الموکل ولو طلق هو فی سکره وقع فکذا نائبه ۱۲

بحر الرائق ص۴ قوله ولذا قال فی عمدة الفتاوی - اقول لیس محل لذا بل محل لکن کما لا یخفی ۱۲

ص۴ قوله والتعریف بالاسم والنسب کالتعریف - ای ولا یکون الا فی الغائب فان تعریف الحاضر بالاشارة ۱۲

قوله بالاشارة فلو قال فلانة بنت فلان فلا بد من صریح الشرط ولا یکفی معناه ۱۲

ص۵ قوله والجواب ان تعریف الحاضر بالاشارة والغائب - حاصل الجواب ما قدمناه ان هذا لیس تعریفا بالاسم لانه لا یکون الا فی الغائب ۱۲

ص۶ قوله لو قال سکران لآخر ان لم اکن عبدالک فامرأته - اقول فرض المسألة فی السکران لانه لا یفید منه ارادة حقیقة الرق اما غیره فالظاهر انه لا یرید الا المجاز فاذا لم تقع منه فغیره اولی ۱۲

ص۷ قوله بخلاف النکاح - لعدم المسامحة فیه ۱۲

قوله ليس بقبول على الصحيح المختار - بل ايجاب يحتاج الى قبول الزوج لان قول
الزوج كان مساومة الا اذا اراد به التحقيق فيكون ايجابا وقولها قبولا ۱۲

۴ قوله وان كان جاهلا بحرمان الحرمة يثبت في حقها فلا يحل لها التمكين قال في
البزازية القياس والاستحسان شهد عندها عدلان ان زوجها طلقها ثلثا
يثبت حرمة في حقها بلا حكم اھ ۱۲

قوله وفي البزازية - في الفصل التاسع من الطلاق في الحظر والاباحة ۱۲

۵ قوله وبه يفتى لانه زنا - مثله في البزازية ۱۲

۵ قوله حل لها التزوج من غير تفريق ونحوه - اقول لم يجزم به الشارح انما نقله
عن فتح القدير بحثا وهو خلاف الظاهر من كلامهم ثم بحث الفتح مبني على قياس
نقل عن الكتاني قدمه الشارح في الخلوة ص۱۲۶ ج۳ وهو ايضا خلاف ظاهر كلامهم
فكيف يخرج به بحثا ويحمل على ما تقدم ۱۲

۷ قوله من وقت النكاح الثاني وفي البدائع - لم اره فيها ص۱۵ ج۳ ولا نقله في الهندية
عنها ص۳۵۰ ج۱ بل هذا التفصيل متروك فيها كما هو متروك في الخانية ولذا اختار البحر قبل
انه البحث كما مر ص۱۵ ج۱ وقد وافق بحثه نص الامام الحاكم الشهيد في النكاح كما ذكر المحشي ثمه ۱۲

قوله انه للثاني والنكاح جائز - هذا في البدائع فيما اذا جاءت به لاكثر من سنتين
منه طلقها الاول او مات ولستة اشهر منذ تزوجها الثاني فالنسب
له كما شهد به سلسلة الكلام المذكور في البدائع والمنقول في هذا الكتاب ۱۲

قوله لان اقدامها على التزوج - قال في البزازية من نوع في المحلل الاقدام على النكاح
اقرار بمضي العدة لان العدة حق الاول والنكاح حق الثاني ولا يجتمعان فدل
الاقدام على المضي بخلاف المطلقة ثلثا اذا تزوجت بالاول بعد مدة ثم قالت
تزوجت بك قبل نكاح الثاني حيث لا يكون اقدامها دليلا على اصابة الثاني

والنكاح اه ١٢ وفي البدائع فصل بيان ما يعرف به انقضاء العدة جملة
نوعين قول وفعل وبين القول ثم قال اما الفعل فنحو ان تتزوج بزوج آخر بعد
ما مضت مدة تنقضي في مثلها العدة حتى لو قالت لم تنقض عدتي لم تصدق لا
في حق الزوج الاول ولا في حق الزوج الثاني جائز لان اقدامها على التزوج
بعد مضي مدة تحتمل الانقضاء في مثلها دليل الانقضاء والله تعالى الموافق اه اقول
ولا يمشي فيما ذكره البحر لانه مفروض فيما اتت به لاقل من سنتين منذ طلق الاول
وستة اشهر فصاعدا منذ تزوجها الثاني فيمكن ان تاتي به لستة اشهر منذ طلقت
فلا يكون من طلاقها ونكاحها الا اشهر ولا يمكن انقضاء العدة فيه نعم هو صحيح
فيما ذكره فيه بلك البحث او ان تاتي به لاكثر من سنتين منذ طلقت وستة اشهر
فصاعدا او تزوجت فطر ولله الحمد انه سبق النظر من صورة الى اخرى ١٢

قوله عشرة دراهم — لان الواجب فيه سد الخلة ١٢

قوله شفقة عليهن — اقول اي شفقة عليهن الى التكفيل اذا كان اسقاطه
بيده انما التكفيل لاجل الاشتياق وبل هو الاخذ بالتكفيل على ان لا
يطلقها بخلاف الموت فافهم ١٢

قوله ودون الطلاق تحكم بلا ريب — اقول اراد رحمه الله ان الموت عارض
سماوي ليس بيده بخلاف الطلاق فارتفع الفرق وطاحت دعوى الحكم ١٢

قوله بمعنى جميع — اقول المعنى ان يبطل الجميع قضية مرتبة لا سالبة وفيه
اسناد البطلان لكل شيء لتصدق الموجبة الكلية ولا يفيد كون البطلان
في قوة الصلب كقوله تعالى كل من عليها فان فان كل احد يعلم ان
فيه اسناد الفناء الى كل مردود بخلاف قول البدائع لا يرد به من
سائر القوة فانها قضية سالبة وقد سلب خيار الرؤية عن الجميع

نسخة الخالق

فتصدق بحصولها من البعض وهذا ظاهر ١٢

قوله الظاهر ان المراد بها فتاوى سراج الدين - اقول جزم بهذا الظاهر فى الشرنبلالية حيث عبارة البحر بالمعنى وابدل قوله كما فى الفتاوى سراج الدين قارى الهداية وكتب بعده اه علامة لانتهاء كلام البحر ١٢

قوله قال فى الذخيرة لو كان للاب - لا يجبر فى الانثى الا الفقير حتى فلبث صرح فى الفتح ان الاب ليس له ان يحمل بنته على كسب بل يجب عليه الانفاق ١٢

قوله اهل الغفلة كذا فى المجتبى - الظاهر انه اهل الملة اى اهل الاسلام ثم رايت المجتبى ذكر انه اهل القبلة ١٢ بحر الرائق

قوله اقول ينظر لى والله تعالى اعلم ان هذا فى النائم لا الاول فى التقصان فانه اذا انتزع من المستيقظ ما عليه لم يكن اخذه خفية فلم يكن سرقة بل اختلاسا بخلاف النائم ١٢

قوله وهو عجيب منه - اقول لا عجب فان هناك صورتين الاولى سبياهم وعجزنا عن حملهم الى دار الاسلام وهم فى ارض عامرة والثانية ان وقع ذلك وهم فى ارض غامرة ففى الثانية نتركهم ثمه ضرورة غير قاصدين اهلاكهم بالجوع والعطش وفى الاولى نتركهم حيث كانوا لا نخراجهم الى ارض خربة ليموتوا جوعا وعطشا كما هو مقتضى الاماتة المحيط ١٢

قوله وكذا هو احق حيث تتعلق - صوابه اخف اى من الخطى حيث تتعلق بنفس الخارج والخراج بالتمكن ١٢

قوله وقد اطال المحقق - والحملة هنا الفاضل المحقق ١٢

قوله لكن اتباعنا للمذهب واجب - وائمتنا كانوا اخشى واتقى منا واصدق حالهم ورسوله صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله آخر الانبياء عند البعض - النقل من البعض لا يوجب ان يكون الحكم عند البعض فقط وكلامه في الاشباه اشبه بالحق لا بل هو الحق حيث يقول اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه في الضروريات ۱۲

قوله وهو خطأ ويكفر بقوله - كلا بل هو الحق وليس من لا يعلم حجة على من يعلم ۱۲

قوله لم يذكر ما لو اشترطاه للقاعد - اقول اطلاقهم يشمل هذا ايضا فكيف يقال لم يذكر ۱۲ وبالجملة كلام المحشي رحمه الله تعالى قالوا في هذا المحل غير محرر ۱۲

نسخة الخالق

قوله عدم الجواز من قول المحيط - اقول وبالله التوفيق ليس المراد بالكثرة والقلة النسبة بين حصصهما من الربح بل بين الربح وراس المال فمن شرط له الربح الاكثر مما يقتضيه راس ماله فهو الاكثر ربحا وان كان اقل عددا كصاحب ثلث جعل له خمسة اجزاء من اثنى عشر جزءا من الربح وسبعة لصاحب الثلثين فصاحب الثلث هو الاكثر ربحا وذلك لان الاصل كون الربح على قدر راس المال فاذا زاد فتلك الزيادة هي المحتاجة الى سبب لا التفاضل بين الشريكين فعلم ان العامل ههنا هو الاكثر ربحا لان ماله العشر وقد جعل له الثلث وذلك بازاء عمله فيجوز بالاتفاق ولله الحمد على التوفيق ۱۲

قوله بحسب الربح مع تعبه في العمل - لا بل ثلث الربح على الشرط كما علمت فلا اجحاف ۱۲

قوله كان جائزا وان شرطا ان يكون الربح - ان كون الربح على قدر راس المال هو الاصل ولا نظر بعده الى عمل الآخر لان مقابلة العمل بشيء انما تجب في المضاربة او الاجارة وهذه شركة لا تحتاج اليه وان جاز فيهما بالشرط ۱۲

قوله تأمل هذا وقد ذكر الشارح الزيلعي - اقول هذا كله مبني على ما فهم وليس الامر كذلك لما علمت ولا منافاة بين كلامي المحيط والاصل اصلا ولله الحمد ۱۲

قولہ فی ان اشتراط العمل علی الاکثر - اقول لاوکر فیہ للاشتراط اصلا فضلا عن کونہ صریحا فیہ ۱۲

قولہ مالاجائز وہو مخالف - اقول لاخلاف کما افادہ فی رد المحتار من الشرکۃ ص۵۲۲ وذلک لان کلام الاصل فی شرط العمل وکلام الزیلعی وحیث لم یشرط ۱۲

قولہ فہذا باطلاقہ - اقول نعم لیشمل الجمیع بحکم فساد الشرط المذکور ولا یلزم منہ جواز شرط الربح نصفین مطلقا ولو شرط العمل علی الاکثر ماہ ۱۲

قولہ لیصح ذلک سواء عملا - نعم یصح اذا لم یشرط التفاوت فی العمل وجعل الاقل للاکثر عملا ۱۲

قولہ او عمل احدہما متبرعا - ای یکون الحکم عند ذلک کذا ۱۲

قولہ علی ما اذا اشترطاہ علیہما - لیس کذا بل لا شرط فیہ للعمل علی احد کما افادہ فی رد المحتار نعم یصح ہذا ایضا توفیقا ان لم یشرط الاکثر للاقل بالشرط ۱۲

قولہ الا ما کتباہ عن الاسعاف فی السادستہ - فانہ لم یجوز شراء الدہن والحصیر والحصی للمسجد بما وقف علیہ لبنائہ لانہا لیست من بنائہ وقد قدم التحریمۃ عن الخانیۃ ان ما وقف علی المسجد للدہن لا یصرف غلتہ الی غیر الدہن ولکن الشان ہہنا ما بیناہ علی ہامش رد المحتار ص۵۰۵ ۱۲

قولہ وتوافق الشرطین من الواقفین - اقول کان المراد واللہ تعالی اعلم ان یکونا جمیعا وقفا لمصالح المسجد مطلقا من دون تخصیص وجہ اصلا حتی نعم اصلاح او نافیہ ماذن یکون المعنی بجمیعہما ولا یلزم خلاف شرط احدہما بخلاف ما اذا عینا جہۃ لا تشمل اصلاح اوقاف المسجد فکیف یخالف شرط الواقف وکیف یصرف وقف احدہما برع الآخر مع انہ یحتمل ان تنوب الآخر نائبۃ فیحتمل لقلۃ رسوتہ لیصرف مالہ الی غیرہ وہذا وان کان بالنظر الی المسجد سواء فلیس بالنظر الی الواقف کذلک

والمنافع حسبه لبقاء وقف نفسه ليجري عليه ثوابه لا ان ليعطل وقفه لاحياء
وقف غيره هذا ابعد ما وجد ه وبهذا التوجيه بحمد الله ظهر التوفيق وزال ما ياتي
للمحشي من التامل فيه ولله الحمد ۱۲

للاجنبي ح

قوله على الرملي في فتاواه - فنقم رحمه الله تعالى بعدم جواز
حضور القريب مطلقا ولو لم لشرطه الواقف ۱۲

قوله قلت وقد تقدم في المسئلة السادس - قلت وقد قدمنا تحته ما يزيل
الحيرة ويوضح الامر بتوفيق الله تعالى فانظر ص۳۳۶ ۱۲

بحر الرائق

قوله ثم يبيع بناء المسجد لينجر فيه القوم - هذا قول آخر وعلى الاول عامة ا
المعتمدات كالنوازل والتجنيس والخانية وفتح القدير وتهذيب الواقعات
ومحيط السرخسي والاسعاف وفتاوى الامام [illegible] وغيرها وهذا نقله في التاتار
خانية من الامام الخجندي وكان الفقيه رد هذا القول الاول وثانيا لهذا
فحذف الشارح الرمز ومساقهما سوقا واحدا والمعتمد هو الاول اذ عليه
الاكثر لاسيما ولم يجزم بالآخر قائله حيث يقول ان شاء الله تعالى ۱۲

قوله فلا لانه ما بني له وان جاز فيه - اقول تامله مع ما قدم قدس سره في
الصلاة ص۴۶۳ ان المسجد ما بني الا لها اي للعبادة من صلاة واعتكاف وذكر
شرعي وتعليم علم وتعلمه وقراءة قرآن اهـ ۱۲ وانظر ما قدمنا تحته من التوفيق و
بالله التوفيق ۱۲

قوله اذا كان باجر وينبغي ان يجوز بغير اجر - الكان باجر فيها يجري لانه صار
من اشغال الدنيا وان كان حسبة فلا في اجتماع الصبيان من مظنة الاستخفاف

قوله واذا رأى حشيش المسجد فرفعه - صوابه رمى ۱۲

قوله ما يذكر او لا من كلام المتعاقدين - اقول ليس المراد ان لا يكون الا كلاما

مبتدأ بل الاول من رکن العقد الاترى ان لو قيل لزيد اتبيعنى عبدك هذا
بالف فقال نعم يكون قوله نعم ايجابا مع كونه جوابا لان كلام السائل كان
استيناما فقودنعم سوا ول كلام صدر انشاء للعقد حتى لولم يقل السائل
بعده قبلت لا ينعقد البيع والمسألة تاتى ج آخر ص ۸۵ واول ص ۸۶ ۱۲

قوله لا يكون بيعا - كانه لعدم تعيين المبيع لان لحوم المواضع مختلفة ۱۲

قوله وكل يوم درهمين يعطيه - لعل صوابه وكل يوم سن بالتنثنية كما يعرف مما ياتى ۱۲

قوله هى على المشترى - ياتى بالبسط فى هذا او آخر الصفحة - القابلة ۱۲

قوله فالقبض حقيقة - صوابه حكما ۱۲

قوله بالتخلية وان كان منفصلا - اى فى البيع اما فى الهبة فلا مالم يقطع ويسلم كما
فى رد المحتار عن التاتارخانية عن الفتاوى عن محمد ۱۲

قوله من غير تكلف - سياتى انه خلاف ظاهر الرواية الصحيحة ۱۲

قوله ان القبض فى العقار بالتخلية - اقول لعل معناه القبض الحقيقى لان العقار
لا ينقل فافهم ۱۲

قوله لان تسليم الفرس - فيه ايجاز مخل وصوابه ما ذكرت بهلے ہامش ص ۶۹ ۱۲

قوله وفى الولوالجية اشترى عبدا - ياتى نظير المسألة آخر الصفحة القابلة عن الخانية ۱۲

قوله ولعل تصحيح - يفيد الجزم بهذا الترجى ما ياتى آخر الصفحة القابلة عن الخانية ۱۲

قوله يجوز فى الاجارة اشتراط الخيار اكثر فى
الثلثة ايام بعد العقد لا فى البيع ۱۲

قوله لا عقد فيما كذلك ترد على الكنز - والقيد العدم الثمن فرد على عبارة الهداية بو
جهين وعلى عبارة الكنز لوجه واحد ۱۲

قوله بانه يقال قام على بكذا - الاولى يقول اى الغاصب ۱۲

قوله من اشتری دراہم بدنانیر لایجوز - اقول عدم الجواز لایخرجہ عن ا
المرابحۃ فاسدۃ وشروط الصحۃ - لاتذکر فی الحد لخروجہا من الحقیقۃ - کما فی البح
قوله من الدراہم او من الدنانیر - اقول ہما فی المرابحۃ جنس واحد ۱۲

نسخۃ الخالق ۲ ج ۷

قوله یستلزم مبیعا وکون مقابلۃ ثمنا مطلقا مقید - معنے العبارۃ خطاء الراد ان
البیع یستلزم مبیعا ومقابلۃ بالثمن المطلق تقید کونہ مبیعا مطلقا کما فی رد المحتار
والنقدان الثمان ۱۲

قوله ینقل وقوله او بمثلہ - سقط الجواب عن الثانی ۱۲

بحر الرائق

قوله بما یتعین یعین ما قام علیہ او بمثلہ او برقم - قوله بما یتعین ہکذا ای النسخۃ
بالباء وہو مفاد قول المحشی قوله بما یتعین متعلق بملکہ وقد یؤیدہ ما یاتی للشارح
فی الصفحۃ - القابلۃ فی بیان العوض انہ لابد من التقیید المعین اقول
وہو خطاء ظاہر والابطلۃ المرابحۃ فی جمیع البیوع المطلقۃ لان العوض فیہا یکون
ثمنا لایتعین ولا قائل بہ احد ویرد علیہ عندی ان الباء فی قوله بما یتعین
من خطاء النساء وصوابہ مما یتعین ای ما ملکہ حال کونہ مبیعا معینا ویؤیدہ قول
الدر بیع ما ملکہ من العروض الخ فجعل العروض بیان ما ملکہ لا انیکون العوض متعینا
فانہ باطل قطعا وحینئذ لایرد علیہ الاذرع ذہب بذہب نقرۃ حیث صرحوا بعدم
جواز المرابحۃ وہو یشتمل باطلاقہ المصوغ المتعین المکن الجواب بان النقدین
وان تعینا ففیہما شبہۃ عدم التعیین لانہا خلقا اثمانا کما فی الہدایۃ والشبہۃ
معتبرۃ فی المرابحۃ لکن ترد علیہ مسألۃ ذہب شری بدراہم او قلب فضۃ
بدینار حیث تجوز المرابحۃ فیہما کما فی الہدایۃ من الصرف فصل المرابحۃ فیہ ۱۲

قوله حصۃ من الربح - لعل صوابہ حصۃ والضمیر الی المضارب او رب المال ۱۲
قوله بما یتعین مالا یتعین کما قدمناہ - اقول لکن بقی داخلا ما اذا اشتری

حيلة ذہب بآنية ذہب او بالعکس فان المصوغ مما يتعين مع انہ قد صرح فی الہندية من التاتارخانية ان فی شراء انية ذہب او فضة لفضة لاتجوز المرابحة اصلا ويبقی خارجا اذا اشتری ذہبا بعشرة دراہم فباعہ بربح درہم فانہ يجوز کما فی الہندية عن الحاوی فکلتا الحالتين فی فصل المرابحة فی الصرف لکن ہذا علی ما وقع فی ہذا النسخة لفظة مما يتعين بالباء وصوابہ عندی مما يتعين ۱۲

قولہ کما ذکرہ الشارح — ممن لاتقبل شہادة لہ ۱۲

قولہ للاعتراض عن الصرف فانہ — قدمنا آنفا انہ منقوض طردا وعکسا ۱۲ لکن المراد بالصرف ما فيہ المشتری ثمن ينبغی فلا يجوز للمشتری ان يبيعہ مرابحة لانہ لا يتعين فلم يثبت ان المبيع فی المرابحة ہو المشتری بالبيع الاول کما افادہ فی الفتح واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

قولہ کذا فی البزازية — ای من قولہ اذا اشتری لغيرہ کان ما اشتراہ لنفسہ الی ہنا غير انہ ليس فيہا لفظ الصحيح ۱۲

قولہ ہذا الخلاف بکذا — اخر الفصل العاشر فيہ کتاب البيوع ۱۲

قولہ وتعليق الوصية والوصاية جائز الخ — اقول کيف تعليق الوصية مع انہ تمليک ولکانہ اراد الوصية لشرط والراجح البزازية ما ياتی ح ؎ وليعرف ان الہبة يجوز تعليقہا لشرط ملائم نحو وہبتک علی ان تقرضنی کذا فقد جعل الہبة لشرط تعليقا ونقل بعدہ من البزازية ايضا اطلاق التعليق عليہ فہذا ہو المراد ہہنا ۱۲

قولہ اذا کانت کفالة — صوابہ حبالة ۱۲

قولہ ولا يلزمہ بيع الدار الخ — اما ان باع لزمہ الاداء من ہہنا راجع الہندية ۱۲

قولہ بہ ضمانا انہا لاتمليک الا لاستخلاف — ہذا خطاء الناسخ وصوابہ انہ ای القاضی ۱۲

قوله وكيل القاضي او كاتبه او بعض - الذي في نسخ البزازية ولد القاضي اهـ والحكم لا يختلف
قوله او ارتشى ولده او بعض - اي بعلم القاضي كما مر آنفا ١٢
قوله لانه لما اخذ المال او ابنه - اي لا ينفذ قضاؤه ١٢
قوله واصلاح المهم - اقول هذا اذا كان مقررا عليه من جهة السلطان لناظرة فيجب عليه بحكم الاجارة فافهم وانظر ما كتبت على ط ج ١ ص ٣٥٥ ١٢
قوله هو مستحق عليه جدا لرشوة الخ - اي من الدين لاصلاح مهمه ١٢
قوله ولا يكتب حلف من لا يصلح له - لا يكتب التصديق على فتوى من ليس باهل لها بل يضرب عليه الخط ونحوه ان قدر ١٢
قوله وظاهره صحة سلطنة الكافر على المسلمين - اي وكفى ردا عليه قوله تعالى ولن يجعل الله للكفرين على المؤمنين سبيلا ١٢
قوله
فيه جلوس الخصوم بين يدي القاضي ١٢
قوله لم يجز لان القاضي الخ - الا اذا كان القاضي ماذونا بالاستخلاف كما في الذخيرة عن المحيط ١٢
قوله وفي المفردات - نقلا عن التهذيب كما نقل عنها الرملي في حاشية جامع الفصولين ١٢
قوله لجواب القياس المروي - اي في ظاهر الرواية ١٢
قوله في مجلس القاضي - صوابه ومجلس القاضي ١٢
قوله عدالة المدعي انه عدو - ان كان اللفظ بكذا ولا سقط فيه فالضمير في المدعي راجع الى الشخص وفي انه للام في المدعي اي عدالة الذي ادعى ذلك الشخص عليه انه عدوه والحاصل عدالة المدعي عليه ١٢
قوله ترجيح قول محمد - اقول قدم الامام قاضيخان قول ابي يوسف وآخر في البداية دليله فافاد ترجيحه ١٢
قوله الا في مسئلتين وظاهر ما في الهداية - وقلت رحمك الله فكان ترجيحا لقول

ابی یوسف حیث لم یجعله للوکیل اذا اشتری بمال الموکل قلت قد علمت بان معنی الشراء بماله الاضافة الی ماله غیر ان ابا یوسف یقول بدل النقد من مال الموکل ان النیة کانت له قال فی الخانیة فی شرح قول الدریة المذکور (ولان مع تصادق فیما یحتمل) انه کان نوی ولاء ونسبه (دفیما قلنا) یعنی تحکیم النقد (حمل حاله علی الصلاح) لانه اذا کان النقد من مال الموکل والشراء له کان غصبا کما فی حالة التکاذب اهـ نعلم ان تحکیم النقد داخل فی اعتبار النیة ولا یستغرب مثله فی ایجاز الکنز والله تعالی اعلم ١٢

قوله فمثل ہذه الدعوی — اقول محله علی تقدیر تسلیمه ان یسند اداءه الی مدة تثبت علیه النفقة من قبلها استمرار الاجازان یخرب بالنفقة والحاجة بعد ما اخرج ہذه الاموال من یده ١٢

قوله فخصمه المدیون — صوابه الدائن ١٢

قوله وحاصله ان المدعی یدعی — صوابه المدعی علیه او المراد مدعی الرد وہو بعید ١٢

قوله وفی القنیة لیس للقاضی ان یمنع ذی الید — لیس للقاضی منع ذی الید عن التصرف فی الضیعة وان طلبه المدعی ١٢

قوله وحضورها فی المصر لصفة المرض — ای لا یستحلف اذا قال لی بینة حاضرة فی المصر مرض ١٢

قوله ولو ان بین سببا صالحا — ای وانما یصح له ای للحمل ان بین الخ ١٢

قوله وان لم یحکم بصحة الصلح اهـ — ہذا خلاف المختار کما فی العقود الدریة قبیل کتاب المضاربة عن مجمع الفتاوی ١٢ منحة الخالق

قوله کذا فی الخلاصة الخ — لفظها ص٥٥ فی الفتاوی رجل وہب للصغیر شیئا من الماکول یباح للوالدین ان یاکلا منه کذا روی عن محمد رحمه الله تعالی اهـ وجزم به فی البزازیة فقال وہب للصغیر من الماکول شیئا یباح بحر الرائق

للوالدين ان يأكلا اه ١٢

منحة الخالق ص٣٤ قوله كبيرين او صغيرين - سيأتي الكلام على ما لو كان صغيرين وانه ينبغي فيه الجواز عند الكل ١٢

ص٣٤ قوله ومطلق الكراهة للتحريم - اقول دلالة نفي الاستحباب على الكراهة عرفا مع ثبوت الواسطة عقلا مسلم لكن كون مطلق لفظ الكراهة للتحريم غالبا لا يوجب ان يكون هو المراد بالكراهة المدلول عليها بنفي الاستحباب بنوع من الالتزام بل الحق ان لا يستحب لا يزيد على لا ينبغي وفيه الظاهر هو التنزيه فكذا هنا فالوجه مع صاحب البحر وما ذكر بعده من الاستدلال بكلام الزيلعي والحديث فلا يكره صاحب البحر بل هو الذي ذكرهما وانما الكلام في تعبير المبسوط ١٢

بحر الرائق ص٣٠ قوله وانه ما طلب ولم يذكر فيه خلافا - لعله تحرف من لا اى لا انه ما طلب اى انما يحلف على العلم لا على البتات ١٢

ص٣٤ قوله ويمين الشديد - لفظ التجنيس ويحيره وعنه من الشديد ١٢

ص٣٤ قوله لانه يرد على صاحب الهداية - كيف يرد عليه مع انه رحمه الله تعالى قد صرح بان المراد بالاشهاد طلب المواثبة ١٢

ص٣٠ قوله وانه مخلوق رؤية الله تعالى في الاخرة - هذا خطأ فاحش نسأل الله العفو العافية بل المكتوب فهو الكلام القديم الذي ليس بمقدور ولا مخلوق انما المخلوق القلم والمداد والقرطاس والكاتب الكتابة دون المكتوب كما افاده سيدنا الامام الاعظم رضي الله تعالى عنه في بيان عقيدته ١٢

قوله فالواحد من العشرة - المثال باطل تعالى الله عنه ١٢

ص٣٤ قوله ولا راى محشو القرآن الحشو غير ملبوس - في العبارة سقط وغلط لو صححها عبارة

البداية ولا ارى بجنو القز باسا لان الثوب ملبوس والحشو غير ملبوس اھ ١٢

قوله من التملك وهو انفصل - صوابه الهتك كما فى نتائج الافكار ١٢

قوله قدم فصل البيع عن فصل الاكل والشرب - صوابه آخر وكانه اراد ان يقول قدم تلك الفصول على فصل البيع ثم عدل واراد ان يقول آخر فصل البيع الخ وقد كان كتب لفظة قدم فبقيت كما هى ونسى ان يبدلها بلفظة آخر والله عبرنا در من الذنا ن ١٢

قوله هو المذكور فى الجامع الصغير - ليس كذا بل فيه ذكر المسجد الحرام خاصة ١٢

قوله وليس ببعيد - اى بل يجوز للمستامن الفيا ١٢

قوله والنساء بالقدود والذوائب - صوابه بالقرون كما فى التبيين ١٢

قوله امراة ماتة بالسوية - اى مختلفات والا فهو واضح كان تموت عن بنت عشر بنات ولا عصبة ١٢

قوله وكل واحد اولى من ولده وولد ولده اولى - تنبيه فيه العبارة الواقعة فى بعض نسخ السراجية من زيادات بعض الطلبة وقد صرحت الائمة ان لا محصل لها وبنيا ذلك على الشرح الشريفة ١٢

قوله لاب وام - صوابه او ام ١٢

قوله فى ظاهر رواية اصحابنا - هذا غلط او هنا سقط ١٢

قوله قلنا الخالة ولد ام الام - اقول لا تمشى اذا كانت الخالة اخت الام لاب وانظر ما كتبنا فى فتاوينا ١٢

بسم الله الرحمن الرحيم

ص ۲ قوله فى آية - اقول القرآن فى الذكر لا يستلزم القرآن فى الحكم ١٢

ص ۵ قوله وابو بكر العربى - ونقل المحقق على الاطلاق فى فتح القدير ترجيح توثيقه ١٢

ص ۱۳ قوله وتعقبه شارح - اقول بعد ذلك طالعت الحلية فرايت هذا الكلام بعينه من اوله الى آخره للعلامة الحلبى شارح المنية محمد ابن امير الحاج رحمه الله تعالى فلعل هذا الشارح المتاخر نقله عنه من دون عزوله والعلامة البحر ان الكلام للحلية ١٢

ص ۲۳ قوله فى غاية الحسن والتحقيق - اقول وهو كما قال رحمه الله تعالى والعبد الضعيف غفر الله تعالى اول ما طالع كلام الاتقانى رحمه الله تعالى وقع فى قلبه الجواب بما ذكر هذا الشارح المتاخر رحمه الله تعالى واورد ان نكتة على الهامش حتى نعدى انظر فرايته قد حقق ونقح ودقق واوضح وقد قامت الحجة على الاتقانى فى كلام نفسه حيث يقول فلو رجح اليه لكان تعليل الشئ بنفسه فيخرج عما سد لكونه مصادرة وبل المصادرة الا تعليل الشئ بنفسه وما كان فساده الا لذلك فتعليله بكونه مصادرة تعليل الشئ بنفسه فافهم ١٢

ص ۵ ~~قوله وبما رواه ابن ماجة عن ابن عمر المقرى والمنبع بالكسر فتحته بلاصفة مجمع البحار ١٢~~

قوله عند بقداة له فقال عمر يا صاحب المقداة - المقرى والمنبع بالكسر فتحته كما فى مجمع البحار ١٢

قوله وبما رواه ابن ماجة عن ابن عمر - اقول لم اره لابن ماجة ولا

يحتمل ان يكون في الكتاب هنا سقط فان ابن ماجة روى حديث
سيانا ياحملة في الطويل وهنا ما غير طهور عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه
والحديث المذكور في الكتاب عن ابن عمر خرجه غيره فسقط قلم ناسخ هذه
النسخة ذكر حديث ابن ماجة وراوية وذكر مخرج حديث ابن عمر
والله تعالى اعلم او يكون هذا الامر على الصلاة الناسخ رحمه الله تعالى
مخرجه لابن ماجة وانما بقصة اخرى ثم عطف المرفوع تبعا
زيادة فلعله من هذا من في الاشتباه ويؤيده انه فيما سياتى لم يتكلم الا
الثلثة المذكورة وبالجملة فلا من
والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢

قوله ويجب ان يسأله ويسأله - ولا يجوز له ان يتيمم قبل السوال ١٢
قوله قبل ان يتيمم قبل ان يسأله عنه - فهذا اى نفى ما مر عن الحرج ١٢
قوله لا الغسل لانه مامور - سياتى الكلام فيه ص ١٦٩ ١٢
قوله من اجارة النبى - فانه رضى الله تعالى عنه كان به شر الاذان والا فات
نسفه كما فى الشامية ١٢
قوله عن الذيدية ببعض البلاد - فرقة من الشيعة الشنيعة وهم يغلون بأ
جمهم بلادنا ويزيدون كلمات آخر يليق ذكرها خذلهم الله تعالى ١٢
قوله الا ان يقال ان مراده ان القيل - اقول هذا هو المتعين في المراد ولا
نعيم بنه ما تقدم اصلا ولا يتوقف عليه الجواب كما لا يخفى ١٢
قوله وهكذا فى المحيط والبدائع - الاشارة الى حكم الاستيهان اذ هو
المذكور فى محيط الرضوى كما فى البدائع كما نقل نصهما فى الحلية لا البحر
الى محمد ١٢

ص قولہ وفی النقایۃ عن بعض الائمۃ — فعلہ فی الغایۃ او فی القنیۃ فعلیہما نقل فی الحلیۃ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲

ص قولہ وامامۃ عتبان — وکان رضی اللہ تعالٰی عنہ ضریرا ۱۲

قولہ فی الصحیحین — من حدیث محمود بن الربیع الانصاری ۱۲

قولہ فی صحیح ابن حبان واما الکراہۃ — اقول بل ہو عند احمد وابی داؤد عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ۱۲

ص قولہ ولکن التعلیم لیس بعمل کثیر وانہ تلاوۃ حقیقۃ — اقول الفتح کلام والکلام یفسد قلیلا کان او کثیرا ولذا افسد بالفتح علی غیر امامہ ولو صح ہذا الکلام لزم عدم الفساد فیہ ایضا لجریانہ فیہ من غیر فرق فالحق ان اسقاط الفساد فی الفتح علی الامام انما ہو معلل بالحاجۃ والنص ۱۲ ثم رأیت بعد اسطر ما تری من قولہ لانہ لما اعتبر کلاما حصل لفسۃ قاطعا فہذا عین ما ذکرتہ ولہ الحمد وقد ذکرنا ہا من الفتح فی ہذا المرام علی ہامش الحلیۃ والہندیۃ ۱۲

ص قولہ فسدت عندہما — ای عند الطرفین خلافا للثانی رحمہم اللہ تعالٰی ۱۲

قولہ سہوا ان یقیل لا تفسد وعن الکرخی — اقول لا یبعد حملہ علی ما اذا لم یستتم قائما فانہ لو فسد ح تمام فی ہذا القبیل ودون حاجۃ فسدت صلاتہ بمعنی اراد القیام کما فی قولہ تعالٰی اذا قمتم الی الصلٰوۃ وفی روایۃ الکرخی علی حقیقۃ وانما احتیج الی ذکرہ بخصوصہ لانہ کان لمستوہم ان یتوہم عدم جوازہ مطلقا کما ہو ظاہر لفظ البدائع حیث قال لا یسبح للامام اذا قام الی الاخریین ولم یفصل ووجہ التوہم ان المقتدی لا یطلع علی قیام الامام بفورہ بل بتاخر ولو قلیلا کما ہو معلوم مشاہد فمنہ ذلک یسبح فلا ینبہ الامام لفور ما بدأ بحرف التسبیح بل بتأخر ولو لحظۃ والقیام من السجود لا یقتضی مکثا بل

تحقق في اداء تسبيحات فربما لا ينبه الامام تسبيحه الا بعد ما فات وقت
الجهود لا سيما وهو لا يذكر بمجرد التنبيه بل كثيرا ما يحتاج الى شئ من التامل
ثانيا والامر الظاهر على قول من يقول بعدم جواز العود اذا قرب الى القيام
كما هو مختار صاحب البحر وغيره من جملة المشائخ رحمهم الله تعالى فيما نحن
الى هذه عسى ان يتوهم كونه عبثا مطلقا فيحكم بفساد الصلاة على الاطلاق
فلذا مست الحاجة الى التصريح بعدم الافساد وانما الكلام في التسبيح
عما هو قدر القيام اي قدر الاستقبال الخ
فافهم والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢

قوله من الكرخي — اقول والدليل معه كما لا يخفى ١٢

قوله عند بها الخ — اي عند الطرفين كما هو معروف من مذهبهما تغير
الذكر بتغير النية خلافا لابي يوسف فان ما كان بصيغة ذكر لا يتحمل
النية فيه عنده ١٢

قوله يكره ان يصلي مشدود الوسط قلت
مذاهب الهندية فقد صرح فيها بالندب الى شد المنطقة فافهم و
قد جاء في الحديث النهي عن الصلاة بلا حزام ١٢

قوله وان صلى في ازار واحد يجوز — الظاهر من هذا القول كراهة التنزيه
فافهم ١٢

قوله ليس بمستبدع — قلت والمقصود بعد الركوع الشديد في عدم المشروعية فانه غير مشروع
فكيف يعرض لغير المستر ويغلق فتح الابواب ١٢

قوله ولا يطول القراءة — بل يخفف اشد ما يكون من التخفيف كما هو المأثور ١٢

قوله افضل من الصلاة — ذكر صرح علي القاري وغيره انها ملحقة باصل السنة في الشرف
اقول وهو الظاهر لما في سنة فضلها المرغب فيه وحث عليه عليه الصلاة والسلام ١٢

[illegible]

شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار مصنفہ علامہ طحاوی فقہ حنفیہ میں ایک بہت ہی معتبر کتاب ہے۔ معانی الآثار کے مصنف علامہ ابو جعفر احمد بن سلامہ (بن سلمہ) ابن عبد المالک الازدی المصری الحنفی ہیں۔ آپ کو ازد اور طحا سے نسبت ہے جو یمن کا مشہور قبیلہ تھا۔ آپ تیسری صدی کے مشاہیر فقہائے احناف سے ہیں۔ ۲۲۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۱ھ میں وفات پائی۔ اسی گرانمایہ کتاب کی شرح نویں صدی ہجری کے علامہ فہام فقیہہ بے عدیل بدر الدین عینیؒ نے تحریر فرمائی۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا حاشیہ اسی شرح عینی پر ہے جو شرح معانی الآثار کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

شارح کا تعارف:۔ آپ کا نام نامی محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یونس بن محمود عینی ہے۔ لیکن آپ عینی کے لقب سے مشہور ہیں، آپ کے والد حلب کے قریب شہر عین تاب کے قاضی تھے۔ اس لیے آپ عینی کے لقب سے مشہور و معروف ہے۔ ویسے آپ کا لقب بدر الدین تھا۔ جب کہیں مصنفین فقہائے حنفیہ میں بدر الدین عینی کا نام استعمال ہوتا ہے تو اس سے آپ ہی کی ذات مراد ہوتی ہے۔ آپ کو قاضی القضاۃ کا خطاب دیا گیا تھا۔ آپ ایک بے عدیل فقیہہ اور بے مثیل علامہ تھے۔ ۷۶۲ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ تحصیلِ علم عراق میں کی اور فراغت علم کے بعد ۷۸۸ھ میں مصر تشریف لائے اور قضاء مذہبِ حنفیہ آپ کے سپرد ہوئی۔

آپ سے بہت سی عظیم اور گرانمایہ کتب وشروح منسوب ہیں جن کے آپ مصنف ہیں آپ کی تصانیف میں عمدۃ القاری شرح بخاری المعروف بہ "عینی" بنایہ شرح ہدایہ، شرح معانی الآثار، شرح درر البحار، تاریخ کبیر اور طبقات الحنفیہ بہت مشہور ہیں۔ یوں آپ کی تصانیف وشروح کی تعداد ۲۰ سے زیادہ ہے اور ان میں سے ہر ایک تصنیف اور شرح بہت ہی بلند پایہ ہے۔ فوائد البہیہ آپ کے ذکر سے خالی ہے۔ آپ کی طبقات الحنفیہ، طبقات ابن نجیم کے مقابلے میں علمائے احناف کا ایک مستند تذکرہ ہے۔ ۸۵۵ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

قوله اما ما فيهما من الخصين ولد سنة تسع وعشرين ومئتين قلت فقد ادرك زمان الائمة الستة
كان ابن سبع وعشرين سنة حين توفي الامام البخاري وفاته سنة ٢٥٦ وكان البخاري اكبر منه
بخمس وثلثين سنة وكان ابن ثلثين سنة عند وفات مسلم اكبر منه بسبع وعشرين سنة
وفات مسلم سنة مائتين واحدى وستين وكان ابن ست واربعين سنة حين توفي ابو داود
وفاته سنة مائتين وخمس وسبعين سنة وكان ابو داود اكبر منه بسبع وعشرين وسنة كان ابن
خمسين سنة عند وفاة الترمذي توفي سنة مائتين وتسع وسبعين وكان الترمذي اكبر منه
بعشرين سنة وكان ابن اربع وسبعين سنة حين توفي النسائي وفاته سنة ثلث وثلثمائة
وكان النسائي اكبر منه باربعة عشرة سنة وكان ابن اربع واربعين سنة حين توفي ابن ماجة و
فاته سنة مائتين وثلث وسبعين وكان ابن ماجة اكبر منه بعشرين سنة بل قد ادرك زمان احمد
وكان ابن اثنتي عشر عاما حين توفي احمد وفاته سنة احدى واربعين ومائتين كان احمد اكبر
منه بخمس وخمسين سنة وكان ابن ست وعشرين سنة حين توفي الدارمي وكان الدارمي
اكبر منه بثمان واربعين سنة وكان ابن اربع سنين عند وفاة يحيى بن معين توفي سنة ثلث
وثلثين مائتين وكان ابن خمس سنة حين توفي علي بن المديني سنة ٢٣٤ رحمه الله تعالى عليهم اجمعين ١٢

قوله البغدادي العراقي ١٢

قوله لغندر اقول ليس هو غندر ا محمد بن جعفر صاحب شعبة من رجال الستة لانه من الطبقة
التاسعة من اتباع التابعين قديم الوفاة مات سنة ١٩٣ كما في الميزان فاني يلاقيه الطحاوي
فان كان محمد بن جعفر غيره المتاخر منه مشهور الغندر والا فوهم والله تعالى اعلم

وكان مسلم

ثم ظهر لی بحمد الله تعالی صدقه وان فی المحدثین سبعة انفس کلهم یسمی محمد بن جعفر وملقب بغندر احدهم ہذا تلمیذ والطحاوی والمتوفی سنہ ۳۷۰ ذکرہم جمیعا الحافظ الذہبی فی تذکرة الحفاظ فی الطبقة الثانیة عشر فی ترجمة ہذا الحافظ المذکور وہو ثانی اوسٹک السبعة ۱۲

ص ۴ قوله حدثنا محمد بن خزیمة ثقة قاله فی المیزان ۱۲

قوله حدثنا ابراهیم بن ابی داود ۱۲

ص ۴ قوله بکار بن قتیبة کان حنفیا ومدح جلیل فی وفیات الاعیان ۱۲

قوله بکار بن قتیبة قاضی مصر ومحدثها مات سنہ ۲۷۰ سبعین ومائتین قاله فی تذکرة الحفاظ ج ۲ ص ۱۵۱ تحت ذکر داود الظاہری وہو ثقة صحیح رواه الامام الطحاوی فی باب سؤر البر ص ۱۱ ۱۲

ص ۱۲ قوله حدثنا ابراهیم بن مرزوق ہو ابراہیم بن مرزوق بن دینار الاموی البصری نزیل مصر قد اکثر منہ الامام فی ہذا الکتاب ثقة عمی قبل موته فکان یخطئ ولا یرجع علی ما فی التقریب روی عنہ النسائی علی ما فیہ ایضا دون قال المزی لم اقف علی روایتہ عنہ ۱۲

ص ۱۳ قوله ابن خالد ابوالولید بن الولید ۱۲

ص ۱۵ قوله وعبد الملک ہو ابن جریج ۱۲

ص ۱۶ قوله حدثنا اسمعیل بن یحیی خال الطحاوی ۱۲

قوله ثنا محمد بن ادریس ہو الامام الشافعی ۱۲

قوله حدثنا اسمعیل المزنی

قوله ثنا محمد الشافعی ۱۲

ص ۹ کتاب الصلوة قوله وذلک بعد ای متاخر عنہ بکثیر ۱۲

قوله ما لصبر الظل لاحسین ما لصبر قامتین ۱۲

قوله ولا تضاد حاصل ما اثبت الطحاوی ہہنا ان اول وقت العصر حین یصیر ظل

كل شيء مثليه وآخر وقته المستحب حين الصير مثليه وآخر وقته مطلقا حين تصفر الشمس الى ومنه الى الغروب وقت مهمل ١٢

قوله يخرج بدخوله اى بدخول وقت الاصفرار ١٢

قوله من حجة الآخرين وهم ائمتنا الثلثة ١٢

قوله من حجة الاخرين القائلين ان آخر وقت العصر الى غروب الشمس ١٢

قوله فى ذلك الوقت فدل على ان وقت العصر باق بعد

قوله فى الحديث وهو صلاة عصر اليوم ١٢

قوله واما وجه النظر تائيد لما اختار اولًا ان آخر وقت العصر حين الاصفرار ١٢

قوله وقت العصر هو ما قبل اصفرار الشمس ١٢

قوله فكان كل وقت الفجر مطلقا الا ركعتيه وفى العصر بعد ما صلى الفريضة ١٢

قوله ان غروب الشمس اى حين تصفر ١٢

قوله وان نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جواب عما احتج به الآخرون على مرا فقتهم ما بداء التطبيق بين حديث الادراك واحاديث النهى ١٢

قوله ناسخ له اى لان النسخ مقدم على التطبيق عندنا لان فيه اعمال كل من الحملين بتمامه فى وقته ١٢

قوله فهذا وهو النظر فقد اختار ان آخر وقت العصر الى والتغير لذا قال ببطلان العصر بدخول هذا الوقت الناقص كما فى رد المحتار ١٢

قوله وهو قول ابى حنيفة رحمه الله اى ما تقدم من ان آخر وقت العصر الى غروب الشمس فكان الاولى ابدال هو بذلك ليفيد بعد الشارالية وكيس مقابلته بهذا لكن لا حرج بعد وضوح المراد فقد قدم ان ممن قال بذلك اى بان آخر وقت العصر هو غروبها ابو حنيفة وصاحباه اما هذا الذى اختاره الطحاوى فمعلوم ان احدا من ائمتنا

انشلته لم يقل به احد منهم الا رواية الحسن بن زياد ان من وقت التغير الى المغيب وقت مهمل
كما حكاه عنه الامام شمس الائمة السرخسي كما في الحلية وغيرها والرواية النادرة لا تسمى قولا انما
القول ما تقدم والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢

ص ٩٤ قوله حين تظلم اقول هذا احد الدلائل على قول الامام الاعظم ان الشفق هو البياض فان
المراد بظلمة الليل لا يكون الظلمة المشرقية حيث هي بدو المغرب لا نسبة فليكن الظلمة
المغربية واسوداد الافق بجوانبها وذلك هو ذهاب البياض ١٢

ص ٩٤ قوله حين يغيب الافق اقول هذا ايضا دليل على قول الامام فان المراد قطعا الافق الغربي
وغيبوبه بالظلمة لا بالبياض كما لا يخفى ١٢

قوله وان آخر وقتها المستحب ١٢

ص ٩٥ قوله حدثنا اسمعيل هو خاله المزني ١٢

قوله قال ثنا محمد بن ادريس هو الامام الشافعي ١٢

ص ٩٦ قوله كل اصحاب نافع اقول لكن تابعه عبيد الله بن عمر عند مسلم اذ قال حدثنا محمد بن مثنى قال
نا يحيى عن عبيد الله قال اخبرني نافع ان ابن عمر كان اذا جد به السير جمع بين المغرب و
العشاء بعد ان يغيب الشفق ويقول ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا جد به
السير جمع بين المغرب والعشاء الترمذي اذ قال حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن
عمر عن نافع عن ابن عمر انه استغيث على بعض اهله فجد به السير واخر المغرب حتى غاب الشفق
ثم نزل فجمع بينهما ثم اخبرهم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جد به
السير قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح فالوجه هو الجواب بان جمهور رواة القصة
عن ابن عمر سالم وعبد الله بن واقد ونافع جمهور من روى عنه كفضيل بن غزوان عند
ابي داود وابن جابر عنده وعند النسائي والطحاوي وعبد الله بن العلاء عند ابي داود
تعليقات والعطاف بن خالد عند النسائي والطحاوي وعيسى بن ابان في الحجج و

واسامة بن زید عند الطحاوی کلہم ذکروا ما ہو نص مفسر لا یقبل التاویل ان النزول وصلاۃ المغرب کانا قبل غیوب الشفق فقول ایوب والقول بیری والحسب ایرد ابہ رفعا للتضاد لان الفقہ واصح ومن القواعد المسلمۃ عقلا ونقلا رد المحتمل الی المعین لا عکسہ وقد ذکرنا کل تلک الروایات فی رسالتنا فی ہذا الباب ۱۲

اقول وتابعہ ایضا موسی بن عقبۃ فعند عبد الرزاق عن معمر عن ایوب وموسی بن عقبۃ عن نافع وفیہ فاخر المغرب بعد ذہاب الشفق حتی ذہب ہوی من اللیل کما فی الزرقانی علی الموطا ۔ واقوی الکل ما للبخاری فی الجہاد باب السرعۃ حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرنی زید ہو ابن اسلم عن ابیہ قال کنت مع عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بطریق مکۃ فبلغہ عن صفیۃ بنت ابی عبید شدۃ وجع فاسرع السیر حتی اذا کان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلی المغرب والعتمۃ یجمع بینہما وقال انی رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا جد بہ السیر اخر المغرب وجمع بینہما ۱۲

قولہ ما حدیث عبد اللہ اقول ہذا تفنن منہ رحمہ اللہ تعالی فی الجواب فان الذی اجاب بہ عن حدیث ایوب جار فی حدیث عبد اللہ ایضا لان القدر المرفوع منہ ایضا مجمل عن بیان للکیفیۃ بان حدیث ولا یفرق عبد اللہ لنفیہ تمسک ابن عمر بفعلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علی ما فعلہ ہو من الصلاۃ بعد غیوب الشفق فکان المرفوع فیہ بنفسہا من ہذا الوجہ فان ہذا ماش علی الحدیث ایوب ایضا فانہ اخبر انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یجمع وانا ازید وثم جمع ہکذا فدل علی ان ہذا ہو المراد من المرفوع ولو کان رآہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی آخر الوقت کیف کان یسوغ لہ ان یؤخرہا عن الوقت متمسکا بذلک وتمام کلام فی رسالتی حاجز البحرین الواقی عن الجمع بین الصلاتین ۱۲

قولہ قال ثنا الحمانی ہو یحیی بن عبد الحمید من اعیان الحفاظ صاحب المسند لکنہ لیس بمتقن قد اکثر عنہ فیہ فی ہذا الکتاب وسماہ فی احادیث ۲ج ص۳۰ موضعین ص۱۵ ۱۲

ص ٩٠

قوله حدثنا ربيع المؤذن هو ابن سليمان المرادي ابو محمد المصري صاحب الشافعي ثقة من الحادية عشرة ١٢

قوله قال حدثنا بشر بن بكر هو التنيسي البجلي روى عن الاوزاعي وحريز بن عثمان وعبد الرحمن بن يزيد بن جابر وسعيد بن عبد العزيز وجماعة وعنه الحميدي والشافعي ودحيم والربيع المرادي وآخرون وثقه ابو زرعة وغيره كل ذلك في التقريب وقال في الميزان عند ذكره للتمييز اما بشر بن بكر التنيسي فصدوق ثقة لا طعن فيه اهـ وهو من رجال صحيح البخاري ١٢

قوله قال حدثني ابن جابر هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ثقة من رجال الستة ١٢

ص ١١٢

قوله قال كنا مع ابي هريرة وفي كنز العمال جزء ٤ صفحه ١٩٠ مرنش للضياء في صحيح المختارة عن ابي عون قال كان علي رضي الله تعالى عنه يؤخر العصر حتى ترتفع الشمس على الحيطان اهـ ١٢

ص ١٢٨

قوله عن يعقوب اي ابو يوسف ١٢

قوله عن النعمان الامام الاعظم ١٢

قوله عن جابر بن عبد الله قلت في مصنف ابن ابي شيبة حدثنا مالك بن اسمعيل عن حسن بن صالح عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال كل من كان له امام فقراءته له قراءة وهذا سند صحيح وكذا رواه ابو نعيم عن الحسن بن صالح عن ابي الزبير ولم يذكر الجعفي كذا في اطراف المزي كذا في الجوهر النقي وتمامه فيه جزء ١ صفحه ١٢

قوله عن جابر الجعفي ١٢

قوله وليث كلاهما ١٢

قوله قال حدثنا يحيى بن سلام ضعفه الدارقطني وقال ابن عدي ... قال في التقريب صدوق يخطي ورمي بالرفض اهـ واذا كان صدوقا فلم يكن يعتمد الرفع بعد ما سمع ما سمع وانما الامر عندنا والله تعالى اعلم ان ما بوه سمع الحديث مرفوعا وموقوفا فكان يرويه على الوجهين وكان اسمعيل سمعه منه مرفوعا والآن حين

سمع الوقف قال له ارفعه فقال له الامام خذوه بجبه تاديباله على اسند راكب على
الشيخ وما كان ذلك ليمنعه من روايته سمعه من الرفع ۱۲ منه

قوله قال فقلت لمالك ارفعه قلت ذكر البيهقي في خلافياته انه روى عن اسمعيل بن
موسى السدى ايضا واسمعيل صدوق وقال النسائي ليس به باس
وقال ابن عدي احتمله الناس ورواعنه وانما انكروا عليه الغلو في التشيع ۱۲ الجوهر النقي
صـ ۱۵۴ سطر حجه روبه تكه تجبي

۱۲۹ قوله عن زيد بن ثابت ورواه مسلم في باب سجود التلاوة ۱۲

صـ ۱۳۳ قوله فاوجبوا اثبتوا ۱۲

۱۴۹ قوله في حال حرب هذا ما استقر عليه امر مهيمنا وقد تظافرت النقول عن كتب المذهب
كالغنية والملتقط والسراج الوهاج والاشباه وفتح المعين ورد المحتار وغيرها انه قال
انما لا يقنت عندنا في صلاة الفجر من غير بلية فان وقعت فتنة او بلية فلا باس
به الخ فعلم انه في كتاب آخر له رحمه الله تعالى والذي قاله ههنا انما حط فيه كلامه على نفي لو
حرب حيث قال انه لا يكون بحيث لعني سوى ذلك والله تعالى اعلم ۱۲

صـ ۱۶۱ قوله وجب له اي ثبت ۱۲

قوله في اشباه فعلم ان الداخل من غير المدخل غير داخل ۱۲

قوله من النكاح الصحيح فعلم ان الخارج من غير المخرج به الامور قد يصير خارجا ۱۲

قوله فكان قد ثبتت الاسباب سوابه ثبتت يريد ان اسباب الدخول واسباب
الخروج كلها قد ثبتت شرعا فخلوه منها واشق خلافها ومع ذلك من خالف في
الخروج قد يخرج بخلاف من خالف في الدخول حيث لا يدخل اصلا ۱۲

صـ ۱۷۳ قوله يتشفع آخر يريد ان الترويح لا يكون على ركعتين قط بل على شفعين وذلك
لا يصح في احدى عشرة ركعة الا يجعل الوتر ثلثا اذ لو جعل واحد لبقي الشفع الاخير

بعد ترويحتين وحدة ولو جعل خمسا فذلك ترويحة وشفع واحد لكن يبقى تجويز ان يكون الاتبار السبع والترويح واحدة ١٢

ص ١٨٧ قوله عن خالد بن ايمن المعافري تابعي ارسل حديثا فذكره ابن عبد البر في الصحابة ثم انكر على ابن ابي حاتم ايراده ولا انكار عليه فانه بين امره انه تابعي اصابه من القسم الرابع وذكر هذا الحديث بعينه ولان البخاري رواه اي في تاريخه من هذا الطريق طريق عمرو بن شعيب وقال وقال ابو عمر لا يعرف في الصحابة ولا ذكره غيره الا ابن ابي حاتم وانما يعرف هذا من عمرو بن شعيب عن سليمن بن يسار عن ابن عمر كذا قال وقد ذكره البخاري كما ترى اه ١٢

ص ٢٥٨ قوله لا صفة الفرض اقول جوابه واضح فان منشاه ليس نفس وجوب الفرضية بل وجوب القيام فيها دون النافلة وسجدة التلاوة لا يجب فيها القيام ١٢

ص ٢١٥ قوله قال جلس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ظاهره خطبته جالسا فقبه دليل لاصحابنا ان القيام ليس في الخطبة فريضة ولا شرطا ١٢

ص ٢٨٤ قوله فلم يكن ذلك اي ترك الصلاة على الجنائز في المسجد ١٢

قوله عندها الكراهة عند ام المؤمنين ١٢

قوله حدثت فانها لم تسلم بالكراهة الحادثة ١٢

ص ٣٠١ كتاب الزكوة

قوله وقد حدثني هذا شروع في بيان الرواية الاخرى ١٢

قوله مثل قول ابي يوسف المذكور اولا انه يحرم عليهم كل صدقة مطلقا ١٢

قوله فبهذا نأخذ فبهذا القول الاخير نأخذ اقول هذا معنى كلام الطحاوي والذي لا يحتمل له الا هو كيف وانه قد اورد اولا ما يوهم حل الصدقات لبني هاشم ثم رده كلا مر دله ثم قال تواترت الاحاديث بالتحريم فسردها ثم قال لا نعلم شيئا نسخها ولا عارضها ثم شيد اركان الطاق التحريم من جهة النظر وقال انه مذهب الائمة الثلثة ثم ذكر لا خلاف عن ابي حنيفة فافاد ان لا خلاف من الصاحبين في التحريم ثم ذكر روايته

الجوانب بلفظ التشبيه ثم ذكر سنت عن ابي حنيفة مثل قول ابي يوسف فهل ذكر
قولًا لابي يوسف الا التحريم فوجب ان يكون هذا ذكر الرواية الاخرى وفيها قال فبهذا
ناخذ فوجب ان يكون هو المراد بالترجيح ثم انه ذكر بأي اكرههما لمواليهم فهل كان يجز بالهم
وبكيسيهما لمواليهم ثم ذكر انه يختار جواز العمالة وان ابا يوسف لا يجر بها فيا سبحن الله
ان كان المراد لقول ابي يوسف المأخوذ هو جواز الصدقات فهل كان ابو يوسف يحلها لهم
ويحرم العمالة فتحقق عندي ان الامام الطحاوي انما اخذ برواية التحريم وانه لا ركون
له الى الجواز اصلا حتى كرههما لمواليهم وانا في عجب عاجب من العلماء حيث نسبوا اليه
الاخذ بالجواز وكانه زاغ بعض الابصار اولا ثم تتابع الناس يعتمدون عليه في النقل
من دون مراجعة او تدبر والله تعالى اعلم ۱۲

ص۳۲۵ قوله حتى نسخ الله عز وجل كون الحكم هو ذلك من قبيل ثم نسخ بنزول من الفجر في غاية
الخفاء على الظاهر ان الحكم هو هذا من الاول وانما خفي معناه على بعض من لم يخالط النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم فبينه الله تعالى بانزال من الفجر افاده الامام القاضي عياض ونقله
النووي في صيام صحيح مسلم ص۳۴۹ وهو الظاهر والله تعالى اعلم - اما حديث حذيفة فانما
معناه عندي على وجهين احدهما بالغ في قرب الفجر فعبر به كذا وهي محاورة شائعة ومنها
قوله تعالى فبلغن اجلهن والثاني ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم آخر السحور الى قبيل الفجر
بحيث ظن حذيفة رضي الله تعالى عنه طلوعه وما كان طلع وقد اكثر ناس تطاير شذرين الو
جهين في رسالتنا حاجز البحرين الواقي عن جمع الصلاتين ۱۲

جلد دوم كتاب الحدود

ص۸۷ قوله فان قلت اي عبرت بالزنا ولم تقل تزوج ۱۲

قوله الواطى صفة المتزوج ۱۲

قوله على ذلك النكاح ۱۲

كتاب السير

ص۱۵۶ قوله منهزمًا حال من النساء في مررت وكان الاحسن في العبارة ان يقدمها الى قرب

النار فيقول مررت منبرها على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وكان الاحسن منه ان يقول وانا منبرهم هذا ان كان لفظ الصحابي كذا ومع ذلك كان الاحسن بالرواة ان سيدكره باجد هذين ولكن المسلمين بحمد الله لا يلتبس عليهم شيء من ذلك فلذا تساهلوا فيه

ثم رأيت لفظه في صحيح مسلم ولى صحابة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وارجع منبرها ومررت على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو على النخلة الشمطاء فحديث فهذا النفيس لطيف ۱۲

ص ۱۶۴ كتاب البيوع الغنى

قوله لمعاوية بن صالح الراوي عن علي بن ابي طلحة عن ابن عباس ۱۲

ص ۲۱۳ كتاب البيوع

قوله الى الذي مدح الانصار هو سويد بن الصامت على ما في الصحاح من العرى ۱۲

قوله ليست بسنهاء صوابه كما في الصحاح وعنها في تاج العروس ص ۱۰ وليست بسنهاء ولا رجبية ثم ولكن عرايا في السنين الجوائح اھ قال في القاموس الترجيب ان يبني تحت النخلة وكان تعتمد عليه والرجبية بالضم اسم ذلك الدكان وهي نخلة رجبية كعمرية وتشدد جيمه بنسب نادر اھ واستشهد به في تاج العروس بهذا البيت وقال الضيف نخلة بالجودة وانها ليس فيها سنهاء التي اصابتها السنة وقيل هي التي تحمل سنة وتترك اخرى اھ وقال قبله ترجيبها ان يجعل حول النخلة شوك لئلا يرقى فيها راق فيجني تمرها اھ يريد ان نخيل الانصار لا هي سنهاء اصابتها سنة ولا رجبية ممنوعة عن المجتنين بل هي عطايا في السنين المهلكة ۱۲

ص ۲۸۱ كتاب القضاء والشهادات

قوله ليس بالذي يثبت قال ابو حاتم ليس بالمتقن وقال ابو عمر ليس بالقوي كذا في الميزان ۱۲

ص ۲۸۲

قوله وقد يجوز ان يكون اريد به وحاصله انها واقعة حال لا عموم لها ۱۲

قوله ان عمر صوابه عمه ۱۲

قوله ممن جاء صوابه ضمن بالضاد ۱۲

قوله ليقول الاحقاء صوابه ليقول بزيادة لام الجر ۱۲

ص ۲۸۳

قوله عن عبد الحميد عن عبد الملك هذا زائد بين الطرفين وانما عند مسلم في كتاب الايمان ص ۹

عن ابی عوانة عن عبد الملک ۱۲

قوله عن علقمة بن وائل بن حجر ۱۲

قوله عن ابیه وائل بن حجر ۱۲

ص ۲۸۷ قوله رواه شبابة الشب معنی الطعنة فی جسم المطعون والمراد الدخول ۱۲

ص ۲۹۲ قوله کان هذا اسم کان ۱۲

قوله لاحد الرجلین ای اشارت بلفظة هذا الی احدهما ۱۲

قوله یا ایتها حجر کان ۱۲

قوله ان هذا اسم ان ۱۲

ص ۳۲۴ کتاب الاشربة

قوله حدثنا معتمر هو ابن سلیمن بن یحیی ثقة ۱۲

قوله قال ثنا ابو نعیم هو الفضل بن دکین کما اخرج بحدیث عنه ابو بکر بن ابی خیثمة فی تاریخه فقال حدثنا ابو نعیم الفضل بن دکین الخ ثقة ثبت من رجال الستة ومن کبار شیوخ خ ۱۲

قوله قال ثنا مسعر بن کدام ثقة ثبت فاضل من رجال الستة ۱۲

قوله عن عبد الله بن شداد هو محمد بن عبید الله بالتصغیر ثقة من رجال الستة الا ابن ماجة ۱۲

قوله عن ابی عون الثقفی ثقة فقیه جلیل من رجال الستة ۱۲

ص ۳۲۶ قوله قال حدثنا زهیر بن معاویة زهیر انما سمع من ابی اسحق بعد الاختلاط کما فی المیزان وتقریب ۱۲

قوله حدثنا روح بن الفرج هو القطان ابو الزنباع کان من الثقات قاله فی تهذیب التهذیب ۱۲

قوله قال ثنا عمرو بن خالد هو الحرانی الی حدث بجزیرة ۱۲

قوله فی بطونها صوابه بطوننا ۱۲

قوله عن سعید بن ذی لعوة فی سعید ضعیف وجهالة کما فی نسیم القدیر ۱۲

قوله حدثنا مخلد رواه الدارقطنی فی سننه وهو ضعیف لسعید ۱۲

قوله عن ابن علقمة انظر فان الظاهر ان صوابه عن ابن عمر عن ابيه ۱۲

ص ۳۲۷ قوله عن الشيباني ابي اسحق ۱۲

ص ۳۲۸ قوله حدثنا ابوبكرة بكار بن قتيبة البكراوي ثقة ۱۲

قوله قال حدثنا ابواحمد الزبيري محمد بن عبدالله بن الزبير بن عمرو ان هو الثوري الامام ۱۲

قوله قال ثنا ابواحمد الزبيري ثقة ثبت من رجال الستة الا انه قد يخطئ في حديث الثوري

قوله عن علي بن بذيمة ثقة رمي بالتشيع من رجال الاربعة ۱۲

قوله عن قيس بن حبتر ثقة من رجال ابي داود ۱۲

قوله حدثنا محمد بن خزيمة ثقة نص عليه في الميزان ۱۲

قوله قال ثنا عثمان بن الهيثم ثقة تغير فصار يتلقن من رجال البخاري والنسائي من كبار

العاشر ۱۲

قوله قال حدثنا عوف بن ابي جميلة ثقة من رجال الستة رمي بالقدر والتشيع ۱۲

قوله قال ثني ابوالقموص ثقة من الرابعة من رجال ابي داود ۱۲ ت نص المحقق على

الاطلاق في باب الشهيد في الفتح ان الاخذ ممن تغير اذا لم يعلم اخذه بعد التغير وكان في

الامر ابهام لم ينزل حديثه عن درجة الحسن ۱۲

ص ۳۷۳ قوله ونور صوابه ثور بالمثلثة ۱۲

كتاب الكراهية -

قوله عن اليسر صوابه النسر بالنون ۱۲

قوله حدثنا ابن ابي داود اسمه ابرهيم ۱۲ قوله يا بلي صوابه بالنباء ۱۲

قوله حدثنا ابن ابي داود اقول الحمد لله وقد رواه قوله وان لا يخلد صوابه والا يخلد

قوله حدثنا ابن ابي داود اسمه ابرهيم ۱۲

قوله حدثنا ابن ابي داود اقول الحمد لله وقد رواه الامام احمد في مسنده في

مسند عبدالله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما ج ۲ ص ۲۰۱ فقال حدثنا محمد بن ابي بكر

ثنا ابو معشر البراء ثنی صدقة بن طیلسة ثنی معن بن ثعلبة المازنی والحی بعد ثنی الا
عشی المازنی قال اتیت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فانشدته یا مالک الناس ودیان
العرب انی لقیت ذربة من الذرب غدوت ابغیها الطعام فی رجب فخالفتنی بنزاع وحرب
اخلفت العهد ولطت بالذنب وهن شر غالب لمن غلب اھ اقول وتابع البراء
عوف بن کہمس بن الحسن عن صدقة بن طیلسة عند عبد الله بن احمد فی زیادات
المسند کما فی الاصابة ج ٢ ص ٧٩ واخرجه احمد من وجه آخر من طریق الجنید بن
امین بن ذروة بن نضلة بن طریف عن ابیه امین عن ابیه ذروة عن ابیه نضلة
ان رجلا منهم یقال له الاعشی اسمه وذکر فی الشعر یا سید الناس ودیان العرب ومن هذا
الطریق اخرجه ابن ابی عاصم والبغوی وابن السکن وقالوا یا مالک الناس او یا ملک الناس
علی اختلاف نسخ الاصابة فی نضلة بن طریف ج ٣ ص ١١٤٣ ١٢

قوله قال ثنا المقدمی هو محمد بن ابی بکر بن علی ثقة من العاشرة من رجال الشیخین والنسائی ١٢

قوله قال ثنا ابو معشر البراء یوسف بن یزید من رجال الشیخین صدوق ربما اخطأ ١٢

قوله والحر بعده صوابه والحی بعده ای وحدثنی بعده بالحدیث قبیلة بنی مازن کلهم او کثیر منهم ١٢

قوله قال حدثنی اعشی المازنی هکذا هو بلا زاد فی مسند الامام احمد وفی الاصابة من زیا
دات المسند لابن الامام قالوا حدثنی اعشی اعادة الضمیر الی معن والحی کلهم ١٢

قوله اتعبها صوابه ابغیها ای اطلب لها ١٢

ص ٣٧٧ قوله قال سألت سعید صوابه سعیدا هو ابن ابی وقاص وسیاتی علی الصواب ص ٣٨١ ١٢

ص ٣٧٨ قوله فیقول من اعدی الاول المقبول من اعدی اما محذوف ای یقول بالعدوی ثم رد
علیه بقوله من اعدی الاول ١٢

ص ٣٧٩ قوله من مع کتاب السلام الذی فی جامع الصغیر معزیا للامام الطحاوی محل بالکلام ١٢

ص ٣٨٢ قوله التخییر بینه وبین احد من الانبیاء تنبیه یجب التنبه له اقول وتوجیه لی

الحمد مراد الامام بهذا الكلام النهي عن تفضيل يؤدي والعياذ بالله الى تنقيص غيره
من الانبياء صلى الله تعالى عليه وسلم كما هو احد التاويلات عند العلماء في حديث لا تخيروا
بين الانبياء والا فالامام نفسه صرح في كتابه المستطاب مشكل الآثار بما
خلاصته بعد ذكر احاديث في فضله صلى الله تعالى عليه وسلم فعلمنا انه صلى الله تعالى عليه وسلم
اعطي منزلة فوق منزلة من قبله من الانبياء اجمعين ثم زاده الله تعالى بان بعثه الى الناس
جميعا خلاف غيره من الانبياء وانزل عليه قل يايها الناس اني رسول الله اليكم
جميعا وقال صلى الله تعالى عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي (ذكره باسانيده ثم
اسند عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فضلت
على الانبياء بست الحديث (قال) ففي هذا ما قد دل على فضله على جميع الانبياء وقوله
صلى الله تعالى عليه وسلم لا تخيروني على موسى وما روي عنه صلى الله تعالى عليه وسلم لا ينبغي
لاحد ان يقول انا خير من يونس يحتمل انه قال قبل علمه بتفضيل الله تعالى اياه على
جميع خلقه وكذا جوابه صلى الله تعالى عليه وسلم لمن قال له يا خير البرية فقال ذاك ابراهيم
يحتمل ان يكون قبل ان يتخذه الله خليلا فلما جعله خليلا عاد بالخلة من الله تعالى بمنزلة ابراهيم
في الخلة مع محبته التي لا محبة فوقها وزاد عليه بذكره صلى الله تعالى عليه وسلم فيما لا يذكر
فيه ابراهيم عليه الصلاة والتسليم في التاذين والاقامة واعطائه في الآخرة المقام المحمود
الذي لم يعطه غيره صلى الله تعالى عليه وسلم (ثم اسند في ذلك احاديث ثم قال) فالمقام
المحمود ما اختصه الله تعالى به في الآخرة حتى يغبطه به الاولون والآخرون ففي هذا كله دليل
ان ما قاله صلى الله تعالى عليه وسلم في ابراهيم وموسى ويونس عليهم الصلاة والسلام انما كان ذلك
قبل اعطائه اياه وقوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تخيروا بين انبياء الله محمول على التفضيل
بآرائنا من غير توقيف فاما ما بينه لنا فقد اطلقه لنا اهـ مختصرا فقد اتى رحمه الله تعالى
على جميع الاحاديث المذكورة ههنا في هذا الباب وذكر الجواب الصواب عن كل منها فردا

فرد او افصح بما هو معتقد المسلمين قرنا فقرنا فالحمد لله الذي كشف الغمة وفرج
عن هذا العبيد الاذى غمه فلقد كان ثقل على كلامه ههنا وحالت في نفسي يوم
شديدة العناد وكنت اسكن قلبي قائلا يا هذا ان هذا الامام جليل حوى من الاحا
ديث ما لم يحوه احد بعده بل لم يكن في جامعية الفقه والحديث احد فيمن ادرك ستمت
حتى البخاري ومسلما ومن دونهما رحمهم الله تعالى فكيف يعقل ان تخفى عليه الاحاديث
المتواترة القطعية الآتية في التفضيل مطلق ولنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم
مجئ الشمس في رابعة النهار ام كيف يتصور ان يتوقف مثل هذا الامام في ما اجمعت
عليه الامة من لدن الصحابة الكبار لكن كان قلبي ينازعني ويأبى لنفوذ مما يعطيه
ظاهر هذا الكلام حتى كدت والعياذ بالله ان اخرج الطحاوي من قلبي الى ان تدار
كني رحمة ربي فوقفت على كلام الامام في مشكل الآثار فمحق المشكل وازال الغبار
والحمد لله العزيز الغفار ١٢

ص ٣٩٨ قوله قال لا تعيروا اقول صوابه لا تعبروا ١٢

ص ٣٩٩ قوله ان حديث عبد الله بن عمر المصدر به في اول الباب ١٢

ص ٤٢٩ قوله ابن اخيه صوابه ابن اخته بالمثناة الفوقية مكان التحتية ١٢

ص ٤٣٥ قوله كفليح بن سليمن قال الدارقطني يختلفون فيه ولا بأس به ١٢ ميزان الاعتدال

حاشیہ عمدۃ القاری شرح بخاری

علامۂ عدیل، فقیہ بے مثیل، قاضی القضاۃ بدرالدین عینی کی مشہور و معروف شرح بخاری ہے۔ احناف میں یہ شرح بہت مقبول ہے۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا حاشیہ اسی شرح بخاری موسومہ بہ عمدۃ القاری پر ہے۔ عمدۃ القاری کے مصنف کے حالات شرح معانی الآثار کے سلسلے میں مطالعہ کیجیے۔

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونصلي على رسوله الكريم

قوله تدل على ذلك رواية ابي الاسود في مغازيه ونقدم آخر [illegible] رواية ابن اسحق ماذا اقر لكن تقدم ايضا تمه ما احسن ان اقرد ١٢

قوله اي هذه الخمس فافهم فانه صريح البطلان فان كنه ذاته وصفاته تعالى لا يعلمه الا هو ولا يرجع الى شئ من الخمس ١٢

قوله بانه مما يتعلق بامر الدين والجزاء ونحوها احسن منه لفظ القسطلاني في العلم صـ ١٥١ اي مما يصح رؤيته عقلا كرؤية الباري تعالى ويليق عرفا مما يتعلق بامر دين وغيره اهـ ١٢

وان يقول التخصيص العرفي بما يليق بالرؤية العرفية اما الكشفية فهذا خليل الله ابراهيم لما أُري ملكوت السموات والارض رأى رجلا يزني ثم آخر يزني ثم ثالثا يزني حتى بلغ سبعا ١٢
وقال القسطلاني في الكسوف (ما من شئ) من الاشياء الخ وهذا اشارة الى الاجراء على العموم والله تعالى اعلم ١٢

قوله فان [illegible] ابو ابنه ذلك فاذن عند صلاة [illegible] انعم الله حبوك واتم نورك فان هذا هو علم المبارك ١٢

قوله وقال ابن المنذر انفرد ابراهيم النخعي اقول [illegible] هذا قد رواه مالك عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهم ١٢

قوله منها حديث عمر رضي الله تعالى عنه رواه الترمذي وابن ماجة ١٢

قوله منها حديث جابر رضي الله تعالى عنه رواه ابن ماجة وحسنه السيوطي ١٢

قوله عن حديث [illegible] الخ انه مستند اي للعلماء اقول كيف وقد تقدم [illegible] صحيح [illegible] رواية منها بلفظ [illegible] فانما هو [illegible] ١٢

قوله قلت هذا الكلام سوى ما يساوى سماعه اقول قد ضعفه ايضا الدارقطني والبيهقي كما في المرقاة نقلا من الشيخ صفحہ ٢٩٦ ثم ظهر لي ان الخطاء وقع في المرقاة ونما نقل ذلك الكلام في حديث ابي هريرة جمع في بابه ١٢

قوله انما قعد ليشتغل بامور المسلمين اقول هذا سبب للاتيان الى السباطة لا للقعود قائما ١٢

قوله وقال المازري في المعلم اقول هذا اذا لم يقل عياض في صلح وجهها ١٢

قوله يليه السباطة عليه امرتفعا لعل صوابه لكون الطرف الذي يليه من السباطة عليها مرتفعا وذلك كما في المرقاة قال الابهري قيل كان ما يقابله من السباطة عاليا ومن خلفه لو جلس متقبل السباطة سقط الى خلفه ولو جلس مستدبرا لها بدا عورته للناس ١٢

قوله من علي بن اسد في المحاربين قلت وفي الزكاة عن مسدد وفي الغضب عن عبد الاعلى وعن موسى بن اسمعيل ومن ... ابن ابراهيم ١٢

قوله واخرجه ابوداود في الطهارة قلت في رواية في الحدود ١٢

قوله وعن حماد ابن قدامة رأيت في الحدود عن محمد بن ابشار ١٢

قوله واخرجه النسائي في المحاربة اقول اخرجه الترمذي في الطهارة عن الحسن بن محمد الزعفراني وابن ماجه في الحدود وفي الطب معا عن نصر ابن علي الجهضمي ١٢

قوله وقال بعضهم الواقدي هو ابن حجر العسقلاني ١٢

قوله وهو احد مشائخ الامام الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه ١٢

قوله ولم يذكر الابوال اقول قد صح من روايات همام وشعبة وسعيد بن ابي عروبة كلهم عن قتادة اخرج جميعها البخاري في الطب والزكوة والمغازي على الولاء وصح ايضا من طريق ابي قلابة عن انس عند البخاري في المحاربين وفي الوضوء وفي الجهاد وفي التفسير وفي الديات ومن طرق حميد وعبد العزيز بن صهيب عن انس عند مسلم في الحدود وفي ...

قوله والحديث رواه ابو هريرة اقول وابن عمر رواه ابوداود وفي اختصاص الحدود - وام ايمن

رواه ابن ماجة في الحدود والنسائي في المحاربة وابن عباس رواه الخرائطي في مكارم الاخلاق

كما في الدر المنتقى ص ۲۷۵/۲ وجرير بن عبد الله البجلي كما في ابن جرير ص ۱۲ ۱۲

قوله رواه ابو هريرة اخرجه عبد الرزاق لكن قال فيه رجال من بني فزارة كما في الدر المنتقى ص ۲۲

قوله قال آخرون انه من سنة الدين وهو الاقوى اقول هذا يعارض الاولين ومتون المذهب

على الاول وقد تقدم رواخر ص ۹۵۳ الى باب السواك من احكام الوضوء عند الاكثرين ۱۲

قوله فقال سألت عائشة فذكرت هذا الحديث اقول المراد غير ابو هريرة الخطيئة لكنها ايفاء رضي

الله تعالى عنها ما رأيت صلى الله تعالى عليه وسلم ولا رأى مني ۱۲

قوله فان الادمي لا ينجس بالموت كرامة اي مسلم الكافر فينجس نجس العين بالاجماع ۱۲

قوله احدها ان يكون احد لفظي الحكم زايد اقول لا زيادة فان الاول يدل على حكاية

الماضي والثاني على وقوعه تكرارا ۱۲

قوله على انها اسم كانت سواه خبير بان الاحتمال هو الاحسن لا ان الاظهر المتبادر اليه الذهن في

اول النظر والله تعالى اعلم ۱۲

قوله واما الشافعية فانهم كرهوا الغسل مطلقا سياتي ج ۵ ص ۵۹۵ ان هذا قول بعض الشافعية

وان الامام الشافعي معنا ۱۲

قوله اخرج البخاري الفاقي اللعابي سياتي ص ۲۷۲ موضع اخر خرج فيها ۱۲

قوله عن محمد بن خزيمة عن عون به اقول سقط بينهما عمر بن ابي زائدة اخرجه في باب القبة

الحمراء من ادم ۱۲

قوله فان العفر بالكف لا يتصور اقول العفر ما في الكف نقر كما تقول اخرجه بيده

وقتله بيده ۱۲

قوله فصار ليس فيه شيء لسترة في ابن ماجة في العيدين مستند به ۱۲

قوله لورود النهي بذلك رواه الحاكم وابوداود والترمذي وحسنه النسائي وقبلهم احمد ۱۲

قوله فكان النووي ما اطلع على هذا او ما اعتقد النووي بقول احد من الفقهاء والظاهرية

ليسوا فقهاء وكيف يكون فقيها من يعادي التفقه ۱۲

قوله وهو من افراد البخاري اي بالنظر الى مسلم والا فهو من رجال الترمذي والنسائي وابن ماجه ايضا ۱۲

قوله نعم لا يخرج حتى يغيب الشفق عده في النيل من القائلين بالتأخير نعم ۱۲

قوله وابي هريرة ومعاذ بن جبل زعم في نيل الاوطار ج ا ص۳۱۲ ان ابا هريرة قائل بالتأخير وابن

عمر وابن عباس وعبادة من الصحابة ۱۲

قوله واليه ذهب ابوحنيفة والاوزاعي والمزني وبه قال الباقر اه نيل وبه قال عمر بن عبد العزيز

والاوزاعي والمزني وابن المنذر والخطابي واختاره المبرد وثعلب اه غنيه ۱۲

قوله عند قعود الامام على المنبر للخطبة ذكره النسفي في تفسيره لم اره في المدارك تحت الاية

نعم هو لفظ البغوي ثم الخازن ۲

قوله قد حيد وقوى بعضهم وهو تيا الاقامة ۱۲

قوله وقد ذكرناه من قريب في الصفحة الماضية ۱۲

قوله فدل بحسب الظاهر ان عمر رضي الله تعالى عنه اقول اي دلالة في السكوت وكيف يرد الذكر

بعدم الذكر ولئن سلم فكيف يعارض ما في الصحيح فالحق مع ابن حجر ۱۲

قوله وكذا لو اذن ... بعد الاضافة بيانيه ۱۲

قوله وفي الحقيقة ما ثمه خراط ما يدريك ومن رضاك بهذا وبا لحامل حرف النص عن

حقيقته رحمك الله ورحمنا بك ۱۲

قوله فان ... روى ابن خزيمة في صحيحه بو عند النسائي الا قوله وان كانت المرأة الخ ۱۲

قوله ويحتمل ان يكون الاسم لكل واحد منهما حقيقة اقول هذه حقيقة لغوية ويدل عليه قوله

ان الاذان ... في اللغة الاعلام فلا ينافي كونه مجازا شرعيا وسياتي للشارح ص۲۰۵ ان ارادة الاقامة

بالاذان تاويل ١٢

قوله حتى ساوى الظل ظلول التلول اى تاه يقول ے هذا الزمان ابرد مرة بعد اخرى و يجوز ان يتعلق بمقدر اى خرنا حتى الخ افاده شارح ١٢

قوله المثل سوابه التل ١٢

قوله كل شىء متلبية اثات عديدة اى زمان قليل بسبع صلاة الظهر لاسيما فى السفر وهذا واضح جدا والذى ذكر الكرمانى انما يتبنى على زعم مساواة حال التلول حال الاشياء الشاخصة ے الاظلال الشواخص لها... حلول التلول لها وهو باطل بشهادة المشاهدة وشهادة اكابر الشافعية كالامام النووى وابن الاثير الجزرى والقسطلانى وغيرهم ان الظل لا يحصل للتل الا بعد الزوال بكثير حتى صرح ابن الاثير ان حدوث ظل التل بعد ذهاب اكثر وقت الظهر فلا تساويها ظلالها الا فى اواسط المثل الثانى قطعا ١٢

قوله لكونها من اثقل الصلاة على المنافقين او خرج بخرج العادة فان خففه عدم اتمام جلها على منعه عن الخروج بالليل وعدم هدايته للسؤال بالصبح ١٢

قوله والذى يدل عليه سائر الروايات هذا كله البيهقى وسياتى الرد عليه فى الصفحة المقابلة ١٢

قوله رواه السراج اقول لا بل هو فى صحيح مسلم - وايضا ذكره قريبا ١٢

قوله لفظه ياتى ے تفضيل صلاة العشاء ١٢

قوله حدثنا عجلان عنه اى عن ابى هريرة الذى عنه حديث الباب ١٢

قوله وقال بعضهم يعنى الحافظ فى الفتح

قوله ولا سنة وهى فى صحيح مسلم عن ابى هريرة رضى الله عنه ... وسياتى به تمامه اول ... ١٢

قوله عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه اى ... عن على ... سنده ... وعلى ...

قوله بان الواجب يجوز تركه لما هو اوجب منه فقد صح مثل ذلك فى الجمعة عند مسلم فى ...

عن عبد اللہ ہو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم اھ علا انہ قدم حـ ۳۹۳ من مسند عبد اللہ بن وہب وفیہ ینتہین رجال من حول المسجد و یاتی للبخاری حـ ۲۹۹ ثم اخذ شعل من النار فسلم ان یبین ان یذہب لیشعل من النار ان بیوت حول المسجد فیفرہا علی من فیہا و بین الرجوع مایفوت الجماعۃ نعم لیفوت فضل الادراک ولیس بواجب بل یترک للاقل من ہذا وہو السکینۃ وفی المنتہی بقولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا فظہر ان الاستدلال ساقط من اصلہ وللہ الحمد ۱۲

قولہ ولکن المراد بہ نفاق المعصیۃ لا النفاق الاکبر **اقول** قد تبعہ علی ذلک القسطلانی فی ارشاد الساری والزرقانی فی شرح الموطا والصواب عندی خلافہ فان النفاق حقیقۃ فی النفاق القصدی فلا یصرف الی العملی الا بدلیل ولیس فیما ذکروا دلیل لیشہد بہ بل الدلیل قائم علی خلافہ واما احتجاجہ بقولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصلون فی بیوتہم **فاقول** فیہ کان فیہم بیوت آمن من بعض اہلہا ونافق بعض کعبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ مؤمن خالص وابوہ ابن ابی ذلک الملعون رأس المنافقین فلعل منافقیہم کان قد یتزی بالصلاۃ فی البیت عذرا ممن آمن منہم ان یشکوہ الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وقلب المنافق اجبن من ہذا و حیلۃ الخبیثۃ اوہن من ذلک علا ان تمیز اللہ تعالی المنافقین من المؤمنین قد تاخر زمانا فلعلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لم یعلم بعد بنفاقہم ولم یطلع علی قلوبہم قبل اعلام العلیم الخبیر فاجرت الکلمۃ علی سنن حسن الظن نظرا الی ظاہر الاسلام او ان بعضہم کان اعتذر قبل ذلک بانہ یصلی فی البیت واخبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بذلک بعض من وافقہ علی سبیل الاعتذار الکاذب فذکرہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بناء علی ذلک او ہو ماش علی وجہ التقدیر ای وان صلوا فی بیوتہم لیعرف ان الصلاۃ فی البیت لا تغنی عن الشہود **فاقول** الاعراض عنہا انما یفید ترکہا لا ترک الہم بہا وقد ترکہا واما علمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بانہ لا صلوۃ لہم **فاقول** لا مانع من العقوبۃ علی ترک الشہود کما ان اللہ سبحنہ وتعالی یعاقبہم

[illegible marginal note]

يوم القيمة على ترك الصلاة لقوله تعالى عنهم لم نك من المصلين وقد ذمهم الله تعالى بقوله لا
يأتون الصلوة الا وهم كسالى وهو سبحانه وتعالى يعلم بهم وبانهم لا صلاة لهم كسلوا او نشطوا
ثم في الاخبار بانهم منفعة بالغة وهي تعليم الحكم وانذار المؤمنين ان يفعلوا مثل ما فعلوا وبالجملة فليس
فيما ذكروا ما يقتضي بانهم مؤمنون وفي نفس حديث ما يشهد بانهم لا يدخل الايمان في قلوبهم وذلك
قوله صلى الله تعالى عليه وسلم والذي نفسي بيده لو يعلم احدهم انه يجد عرقا سمينا الحديث فهل يظن برجل
من احاد المسلمين ان وجدان عرق سمين احب اليه من شهود الصلاة في مسجد سيد المرسلين صلى الله
تعالى عليه وسلم خلف سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم فكيف بعصبة الذين شهد الله لهم بانه
حبب اليهم الايمان وزينه في قلوبهم وكره اليهم الكفر والفسوق والعصيان انما يناسب هذا من
للذين اذا قيل لهم تعالوا يستغفر لكم رسول الله لووا رؤسهم ورأيتهم يصدون وهم مستكبرون
كذلك الشقي الاكبر وكصاحب الجمل الاحمر واضرابهما رحمه الله الامام البغوي حيث قال لا يظن
بالمؤمنين من الصحابة انهم يؤثرون العظم السمين على حضور الجماعة مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
وفي مسجده اه وهذا عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه مشاهدا ايانه لقد رأيتنا وما يتخلف عن
الصلاة الا منافق قد علم نفاقه او مريض ان كان المريض ليمشي بين رجلين حتى يأتي الصلاة
فتبين ان الحديث ورد في المنافقين الكافرين بهذا ان ورده فيهم لا يخص الحكم بهم كما
نبه عليه القاري معه في المرقات والله تعالى اعلم ۱۲

قوله منها شرطا اي من النية ۱۲

قوله عند الا ثالثة اشتراطه القصد اي النية ۱۲

قوله ولا يعتد بافعله ومعنى ليس الحديث كان يريد والله تعالى اعلم انه لا يعتد به في امتثال
امر المتابعة بل يكون آثما مخالفا لا انه لا يعتد به في جواز الصلاة او صحة القدوة فانه
خلاف المنصوص عليه في كتب المذهب والله تعالى اعلم ۱۲

الجلد الثالث صـ٢٧٦

قوله وانما مراده الذي في باب الحج اي في قوله صلى الله تعالى عليه وسلم وليقطعهما اسفل من الكعبين

قوله اذلم ينابوا الصلوة شناوه ١٢

صـ ١١١ قوله وبا خذه رواه الطبراني في تهذيب الآثار صوابه الطبري ١٢

صـ ٢٢٢ قوله وزيد بن ثابت قلت وايضا عن زيد بن ثابت عند احمد ١٢

وفيه[١٣] عن سعد بن عبادة في صلاة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على ام سعد بعد موتها بشهر اخرجه الترمذي من سعيد بن المسيب مرسلا ١٢

وفيه[١٤] عن الحصين بن وحوح عند الطبراني وغيره وارسل احمد عنه عند مختصر ١٢

وفيه[١٥] عن ابي امامة بن ثعلبة ذكره الزرقاني في شرح الموطا فهم خمسة عشر ١٢

صـ ٢٢٢ قوله ذكر بعدما دفن لفظه بعدما قبر ١٢

قوله اما حديث ابي هريرة فمتفق عليه بل رواه الستة ١٢

صـ ٢٢٧ قوله واما حديث ابي قتادة فرواه البيهقي عنه قد [illegible] وتبعه الحاكم وتبعهم كما في نصب الراية ١٢

قلت وفيه جواز البناء في المصلى ليعرف بدليل قوله تعالى ان يعلم الذي الخ قال [illegible] في حاباتي صـ ٤٢٠ العلم ينبغي تجنب ما عمل من بناء او وضع حجر او نصب عمود او نحوه ليعرف المصلى ١٢

صـ ٢٢٨ قوله وفي رواية ابي داود فصلى ثم خطب قلت بل هو بهذه الالفاظ عند خ في الاعتصام ١٢

صـ ٢٣١ قوله قال الشارح ويعني التثويب [illegible] لا بل هو نفس نص الهداية اي قوله [illegible] ١٢

قوله ولم يحدث الفساد في الكل الى ههنا كلام الكرماني على ما دل عليه السياق وقوله الذي يقول ما قلنا وانما قاله لان الشافعي المعلول عليه عندنا الاطلاق في التثويب مطلقا كما تقدم صـ ٢٢٨ بل والمجاز ايضا على المذهب المفتى به كما في التنوير والدر ومن عادة هذا الامام نقل كلام الشافعي او المالكي والسكوت عليه فمن لا يعرف يتوهم انه المختار عنده وليس كذلك بل قد ليسروا الفوائد الخارجة عن المذهب ولا يلم الى ذكر المذهب ومنشوه

تأخذه عن شافعي والالكية ولم يتعرض لقول الحنيفة فهذا الامام يأتي به كما هو غير
عاز اليه ولا يزيد عليه فتثبت ١٢

قوله وكان اذا جلس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على المنبر اذن على المسجد
الظاهر ان هذه رواية ابن اسحق عن الزهري عند الطبراني يدل عليه ما في فتح الباري ١٢

قوله ما روى الزهري عن السائب بن يزيد الظاهر

قوله سقط من ههنا لفظ الباب لان هذه رواية الطبراني وقد قال الشارح فيما يأتي
في رواية ابي داود كان يؤذن على باب المسجد وكذا في رواية الطبراني اه كذا وقد ثبت
في روايتي ابي داود والطبراني معا كونه بين يديه صلى الله تعالى عليه وسلم واذا كان على سطح
المسجد لم يكن بين يديه وفي فتح الباري آخر في سياق ابن اسحق عند الطبراني وغيره
عن الزهري في هذا الحديث ان بلالا كان يؤذن على باب المسجد اه ١٢

قوله على من هو بلده فهاي وكفى فلوجهه الكريم الحمد في الاولى والاخرى ١٢

قوله وقيل كل موضع فيه منبر وقاض لعله تصحيف امير ١٢

قوله ووقع في تفسير جويبر عن الضحاك يعني التفسير الذي يرويه جويبر عن الضحاك
وقع فيه من زيادة الراوي عن برد بن سنان الخ كما افاده الحافظ في الفتح وليس معنى
ان الضحاك يروي عن برد كما توهمه عبارة الكتاب ١٢

قوله خارجا في المسجد صوابه من كما في الفتح ١٢

قوله فهو سنة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ماضية فيه سقط ولعل ... واما الاذان الثاني
فهو سنة الخ وليس في الفتح ... ١٢

قوله لكن في رواية ابي حمزة تقدمت انفا رواية عبد بن حميد ان الامر كان عليه في
عامة خلافة عثمن ثم زاد الثالث ١٢

قوله بين يدي الامام ونص عليه الشافعي اقول ... ان لا ... مانعا
يدل على ان النداء عنده واحد

كما هو قول البعض مشايخنا ١٢

قوله بين يدي الامام وبعض بقية شافعي الامام مالك لا يقول بكونه بين يديه بل نهى عنه وصرح ان ليس من زمر التقدم وصرحت المالكية ان السنة كونه على المنار ١٢

(ص ۴۹۶) قوله قال ابن عمر ومعلوم عند الناس انه جائز صوابه ابو عمر ١٢

(ص ۵۰۵) قوله في جميع الامصار اتباعا لما خلف الا ملك المغرب كما في الفتح بلاغا وغيره العشا دينها باوامى اليه ١٢

قوله فلو كان الكسوف بالحساب لم يقع الوقت اقول فذلك الكسوف كان في عاشر الشهر او رابعه او رابع عشره وذلك ليس بادياو لا محكوما عليه بالحساب بل هو شئ لم يسمع مثله قط لا بعده ولا قبله فكان حقيقا بالفزع ١٢

قوله هذه الزيادة من قوله ان الله اذا تجلى ١٢

(ص ۵۵۱) قوله واخرجه النسائي في الصلاة عن عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير ١٠٣ رواه من عمرو عن بقية وعن احمد بن عثمان كلاهما عن شعيب بن ابي حمزة جمع بينهما دون الوسائط ليس فيه قال سالم اخ ورقصة ... نعم رد قصة بطريق آخر من نافع ص ۱۰۳ ومن بشير بن قار ونداعن سالم ١٠٣

(ص ۵۶۵) قوله اخرج النسائي فيه عن محمد بن منصور والخمسة من سفيان اي شيوخ مسلم الاربعة وشيخ النسائي محمد بن منصور ١٢

قوله حدثنا ابي حدثنا محمد ابن حسين بن علي بن الحسين سقط بعده حدثنا ابي ودما في معناه بدليل ما ياتي ١٢

(ص ۵۶۷) قوله اخر العصر وعجل الظهر اقول صوابه بالعكس آخر الظهر وعجل العصر كما لا يخفى ١٢

قوله في المصنف واحمد في مسنده كلاهما والطحاوي ١٢

قوله ومنهم ابن عباس ياتي حديثه برواية احمد والترمذي ص ۵

(ص ۵۷۶) قوله فيما ذكره ابن شداد في كتابه دلائل الاحكام هو ابو العز يوسف رافع الدين الحلبي

الشافعي المتوفى سنة ٧٣٢ھ كما في الكشف ١٢

قوله واختاره في القلوع وذهب ابوحنيفة واصحابه شرح الجامع الصحيح للامام الحافظ علاء الدين مغلطاي بن قليج التركي المصري الحنفي المتوفى سنة ٧٦٢ھ كما في الكشف ١٢

قوله قلت لم يذكره بسنده ينظر فيه اقول افاد الزرقاني في شرح الموطا انه عند عبد الرزاق ١٢

قوله عن ابي داود عن سليمان بن يحيى صوابه ابي مودود ١٢

قوله واخرجه الترمذي ايضا في بعض النسخ وليس في النسخ المشهورة ١٢

قوله وعن عمرو بن مرة به صوابه عمرو بن سواد ١٢

قوله فان قلت روى اسحق بن راهويه رواه عن [illegible] جعفر بن فريابي كما في الميزان في ترجمة اسحق وقد تفرد به جعفر عنه كما في ارشاد الساري ج ٢ ص [illegible] ١٢

قوله وذكر بعض السلف هو عبيدة السلماني التابعي كما في الزرقاني على الموطا ١٢ والحسن بن سيرين كما في [illegible] ص ٦١ ١٢

قوله قال ابوهريرة في صحيح مسلم اي عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

قوله صلاة الليل ثم [illegible] الحديث ١٢

قوله ويكره ان يقوم كل الليل اي ابدا او اكثر ومنه وجبت [illegible] بالبدن وربما احيا بعض ليالي السنة فلا يكره كما سياتي ١٢

قوله وروى النسائي من حديث عائشة قلت بل هو عند مسلم وابي داود وغيرهما ١٢

قوله من رواية ابي سعيد بن ابي قتادة صوابه عن [illegible] الحاكم في المستدرك عن ابي قتادة كما في نصب الراية ص٢٣٧ ١٢

جلد الرابع

قوله ولكنه غير سديد لان الطحاوي قلت بل بسنده [illegible] عن عقبة عند الشيخين وابي داود والنسائي ١٢

قوله لان زورات للمبالغة اقول قد تقدم من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم زائرات القبور ١٢

ص ٨٧ قوله وفي رواية اخرى له ذكر عند عائشة بل بما وسياتي في المغازي في قصة ابي جهل ج ٢ ص ٥٦٦ ١٢

ص ١٣٨ قوله فان قلت روى سعيد بن منصور ثقة امام مشهور مصنف من الرجال الستة ١٢

قوله عن حماد بن زيد ثقة ثبت فقيه ١٢

قوله عن كثير بن شنظير صدوق يخطئ ١٢

ص ١٥١ قوله فلا باس به هذا قول ابن القاسم المالكي وعنه نقل في هذا الكتاب ١٢

ص ١٥٧ قوله هذا الحديث في كتاب الجنائز وقبيل ابواب الجمعة في باب وضوء الصبيان ج ٣ ص ١٢٢ ١٢

قوله في موضعين في باب الصفوف على الجنازة اقول بل اكثر فمر في باب صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز ص ١٣٢ ١٢

ص ١٦٣ قوله احتراما للمقابر يعلم منه ان القول بالجواز لا ينافي القول بالاحترام ان معنى الجواز عدم التحريم ١٢

قوله ليس في حديث اي حديث الباب يسمع خفق نعالهم ١٢

قوله وذلك لا يقتضي الاباحة هذا صحيح بلا شك ١٢

ص ٢٠٠ قوله مطابقته للترجمة غير ظاهر اقول بل ظاهرة ان معنى الترجمة ان الكافر اذا سلم عند موته اي قبل الغرغرة نفعه ذلك هو ثابت بالحديث ثبوتا بينا اذ لو لم ينفعه لما امره به كما لا ينفع حين الغرغرة ولا يلقن الكافر ١٢

ص ٢٠٣ قوله وسنذكر الحكمة فيه عن قريب ان شاء الله تعالى لم ار الوفاء بهذا الوعد في هذا الباب فالحوالة الكلام على ما مر في كتاب الوضوء باب بعض الكلبانر ان لا يستتر من بوله ١٢

ص ٢٢٩ قوله وقد ذكرنا هناك بافية الكفاية لم يذكر ثمة ص ١٥١ ما يكفي ١٢

ص ٢٥٠ ١ قوله محمد ابو بكر عمر صلى الله تعالى عليه وعليهما بارك وسلم ١٢

٢ قوله محمد عمر ابو بكر صلى الله تعالى عليه واله الكرام وعليهما بارك وسلم ١٢

٣ قوله محمد ابو بكر عمر صلى الله تعالى عليه واله الكرام وعليهما وبارك وسلم ١٢

قوله محمد ابو بکر عمر صلی اللہ تعالیٰ علی آلہ الکرام وعلیہما وبارک وسلم ۱۲

قوله محمد ابو بکر عمر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ الکرام وعلیہما وبارک وسلم ۱۲

قوله محمد ابو بکر عمر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ الکرام وعلیہما وبارک وسلم ۱۲

ص۵۹۵ قوله واخرجه النسائی فیه عن محارب بن دثار کذلک عزاه به فی ارشاد الساری من تبعیض انه فی کتاب الحج ولم ار فیه من المجتبیٰ فاذن هو فی سننه الکبریٰ ۱۲

ص۵۹۶ قوله ولعله من اسامة کذا قاله الکرمانی وعقیل اقول بل هو من علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنهم افصحت به روایة مالک فی الموطا فانه اسند اولا عن ابن شهاب بالسند المذکور فی الکتاب ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا یرث المسلم الکافر اھ ثم قال مالک عن ابن شهاب عن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب انه اخبره انما ورث ابا طالب عقیل وطالب ولم یرثه علی قال فلذلک ترکنا نصیبنا من الشعب اھ ۱۲

ص۵۹۹ قوله ثم یخرج الدجال وینزل عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام ثم للتاخیر فی البیان کقوله تعالیٰ خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون ۱۲

ص۶۰۷ قوله وقال بعضهم واجاب المجوزون یرید به ان تحج فهو المراد بهذا اللفظ فی هذا الکتاب حیثما وقع والکلام الذی نقله عن المجوزین کلام الامام النووی فی شرح صحیح مسلم ۱۲

قوله انما هو من طریق المفهوم هذا عجیب من مثل الامام النووی قدس سره ۱۲

قوله وما رواه النسائی یرد علیه اقول فی الرد خفاء فان الدلیل فی الضحکة لا یوجب ان یکون المراد من الضحکة فقد یبسم من یقوم لبعض حضور بحیث یل روایة ابن حبان بالعطف تعبد بظاهرها ان الضحکة غیر التبسم ۱۲

ص۵ المجلد الخامس
قوله واخرجه ایضا فی الحج عن الاعمش سیاتی عنهم جمیعا ح۱۳۹ وص۴۳۱ ۳
قوله اما حدیث جابر فرواه البیهقی قلت وابن منده من طریق حجاج بن نصر عن هشام

عن ابی الزبیر عن جابر کما فی الاصابۃ ۱۲

قولہ من روایۃ ہشام الدستوائی لعلہ ہشام عن ابی الزبیر عن جابر کما عند الرد تہ روہو عندہ مقطوع کما ہو ظاہر فی الکتاب واللہ تعالی اعلم ۱۲

ص ۸۱ قولہ ولیس بحجۃ عند الاکثرین سیرجع عن ہذا ص ۸۴ ۱۲

قولہ فی الذی من السبع صوابہ من اللسع ۱۲

ص ۸۴ قولہ والالم یکن للتنصیص علی الجنس فائدۃ تبع فیہ صاحب الہدایۃ وقد قدم ص ۸ خلافہ ۱۲

ص ۲۰۷ قولہ انہ لم تقع فیہ الاعدی وحدہ کیف ہذا مع ما فی الحدیث الذی کان رسول اذا اراد ان یصوم ح

قولہ قال ابو داود الایادی الذی فی الشہاب ج ۲ ص ۲۸۲ ابو داؤد ۱۲

قولہ ولاح لنا الصبح خیط انارا لعل صوابہ کما فی الشہاب ولاح من الصبح ۱۲

ص ۲۶۵ قولہ لا یقبل اللیل بمعناہ الحقیقی ۱۲

قولہ الا اذا ادبر النہار بمعناہ الحقیقی ۱۲

قولہ ولا یدبر النہار بمعناہ الحقیقی ۱۲

المجلد السادس ص ۶۸ قولہ ان یموت ثانیا اقول لکن لا یستحیل ان یصعق ۱۲

قولہ لان المستثنین احیاء لم یموتوا لا یموتون اقول ہم المستثنون من الصعق بمعنی الموت ولا مانع من دخولہم فی الصعق بمعنی الغشی فہو مستثنی من الصعق بمعنی الاغماء ۱۲

قولہ وقال بعضہم یحتمل ان یکون موسی ممن لم یمت لا ادری من عنی بہذا البعض فانی لم ارہ لابن حجر ۱۲

ص ۶۹ قولہ وقال النووی یحتمل انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہو ایضا من کلام القاضی نقلہ النووی واقرہ ۱۲

قولہ العرش ثم ینظر ثانیا الی الجہۃ اخری ای وفی ہذہ المدۃ لیفیق موسی بعدہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ویتعلق بالعرش ثم ینظر نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی جہۃ اخری من العرش فیجد موسی علیہ الصلاۃ والسلام وکانہ اوحی الیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انک تخرج من قبرک اکرم ما تاتی الموسی

فتنجد موسى فاحتمل عنده ان يكون افاق قبله الم يصعق ثم علم بعده انه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض ١٢

قوله وقيل انه مختص بهذا الموضع اى حرك به اليد الشريفة صلى الله تعالى عليه وسلم من دون ان يحسن كتابة رسمه ايضا فكان معجزة اخرى ١٢

قوله وقيل كتب واما قوله وما كنت تتلو اى احسن الكتاب وكتب بالقصد ففارق القول الاول باللفظ الاخير والثاني بالاول فان من لا ادري الا وضع رسمه كبعض الملوك لا يقال له ان حسن الكتابة وهذا الثالث قول ابي الوليد الباجي وشيخه ابي ذر الهروي ابي الفتح النيسابوري والاول قول شيخه ابي جعفر السمناني الحنفي وابن الجوزي والثاني قول بعض اخرى والحق قول الجمهور انه صلى الله تعالى عليه وسلم لم يكتب قط شيئا فرد الاثار ١٢ ~~وقد يفرق بينها امكان المراد الاعلى انه انه صلى الله تعالى عليه وسلم كتب هذه الكتابة الخاصة قصدا باعلام الرباب اياه بها خاصة في الوقت ١٢~~

قوله فكتب مرة اذ ان يمشي على القول الثالث ١٢

قوله وقيل لما اخذ القلم اوحى الله اليه فكتب هذا هو القول الاول ان كان المراد الوحي خصوص بهذه الاثانية والثالث ان كان المراد اوحى الله تعالى له بعلمه صنعة الكتابة ١٢

قوله وقيل ما مات حتى كتب هذا محتمل للاقوال الثلثة وظاهر سعيد الى الثالث ١٢

قوله وقيل كتب على الاتفاق من غير قصد هو القول الاول بل قد يفرق بينهما امكان المراد الاعلى انه صلى الله تعالى عليه وسلم لم يكتب هذه الكتاب الخاصة قصدا باعلام ارباب اياه بها خاصة في الوقت ١٢

قوله فيه هناك وصفية بنت ابي عبيد الثقفية اقول لم يتكلم ههنا عليه ليحيى الا ذكر ترجمة ابي عبيد وليس من ترجمة صفية واحال الكلام على ما مر في ابواب تقصير الصلاة باب يصلي المغرب ثلثا في السفر والذى في ذلك الباب حديث اخرجه طريق سالم لا اسلم وفيه قصة صفية تعليقا فبقي الكلام على سند الحديث وتعدد مخارجه ١٢

الجلد السابع صفحہ

قوله وسمعت منه وكانت زوجة ابن عمر اما الادراك فنعم واما السماع فلا راجع الاصابة ١٢

قوله والعلقية وهم من ذرية آدم بلا خلاف الا وفق فحال ارشاد الساري انهم من بني آدم على الصحيح ١٢

قوله وقيل هم من آدم ولكن من غير حواء وهذا ابطل الاقاويل ١٢

قوله كالارز طولهم مائة وعشرون ذراعا شجرة بالشام ١٢

قوله ان نفس العقد مدرج وليس من قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اقول في مسند الامام احمد حدثنا يعقوب (قلت هو ابن ابراهيم بن سعد) ثنا ابي عن ابن اسحق قال ذكر ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن زينب بنت ابي سلمة عن ام حبيبة بنت ابي سفين عن زينب بنت جحش رضي الله تعالى عنهم قالت دخل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو عاقد باصبعه السبابة بالابهام وهو يقول ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل موضع الدرهم اهـ وهذا نص في ان العاقد هو النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وهذا بعينه العقد كان عقد عشرة لانه هو الذي يوازي قدر الدرهم فانه عرض مقعر الكف على ان في عامة روايات الصحيحين ومسند احمد وجامع الترمذي وسنن ابن ماجة ومصنف ابي بكر بن ابي شيبة وغيرها عقد او حلق معطوفا على دخل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم او خرج واستيقظ وبعد كل البعد جعلها مدرجة ونسبة العقد في بعض الروايات الى بعض الرواة لا ينافي نسبته اليه صلى الله تعالى عليه وسلم فالراوي ربما يردي الفعل فعلا كما يرويه قولا والله تعالى اعلم ١٢

قوله والجواب عن الثاني ما قاله عياض للمراد ان التقريب بالتمثيل هذا جواب آخر للقاضي وقدم قبله ابداء تعدد الواقعة فكانت واقعة حديث ابي هريرة رضي الله تعالى عنه المذكور فيه عقد تسعين قبل واقعة حديث ام المؤمنين المذكور فيه عقد عشرة كما في شرح مسلم للامام النووي واقره عليه ١٢

قوله انا امة الحديث ببيان صورة خاصة معينة اقول ليس كذا بل المراد نفي ما عليه اليهود والنصارى والاوائل من التوغل في الفنون الحسابية كما هو مشاهد وما عجزت امة من التعديد قطعا ومعرفة العرب بعقد الانامل معلوم معروف فلا يخرجون بهذا عن كونهم امة امية ١٢

قوله فكأنه كسبي مع ابراهيم عليه الصلاة والسلام اي نفاسته تجبر الفاخر ١٢

قوله الحق والمعلنون بالكبائر واذن بالجواب لان ذلك من بعض الذنوب الخسيسة تشغل
البال فلا يتأتى في العرض ١٢

قوله وجاء في الحديث اي ثبت بهذا الحديث ١٢

قوله قلت الانجيل ليس فيه حكم فلا حاجة الى قوله الا بالانجيل اقول هذا عجيب مع قوله تعالى
حكاية عن عبده عيسى عليه الصلاة والسلام ولاحل لكم بعض الذي حرم عليكم وقوله تعالى
وليحكم اهل الانجيل بما انزل الله ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك
هم الفسقون نعم هذا انما هو في الزبور فسبق ذهنه منه الى الانجيل ١٢

قوله الوجه سالم بن معقل نعم لا استيعاب ١٢

قوله واما ابو حنيفة اي ههنا كلامه الى ابي عمر ١٢

الجلد الثامن ص١٤٣

قوله واخرجه ابن ماجه عن ابي بكر بن ابي شيبة عن يزيد بن هارون عن حماد بن سلمة عن خالد
المذكور فيه قصة ١٢

الجلد التاسع ص

قوله عن ابي بردة مرفوعا صلى الله تعالى عليه وسلم ما يعلم الروح عن ابو بردة هذا مصغرا فان ابن
نيار الصحابي وابن ابي موسى الاشعري التابعي رضي الله تعالى عنهم كلاهما ابو بردة مكبرا ومن
يروى عنه هذا وباى سند روى ولو حلفت حلفت بارا انه لا يزعم هذا احد الا قد قضى
على نفسه بالجهل العظيم فكيف يقضي جهله على علم محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وقد علم العلماء
بالعلم انه لا يتم لاحد منهم العلم الا بعد العلم بالروح فهم كلهم علماء بالروح مع انهم عبيد
الباب النبوي ولم يحوزوا هذا العلم الا شئ من العلوم والنعم الا بامداده وافاضته صلى الله
تعالى عليه وسلم كما نص عليه الائمة الكرام فاياك ان تزل ١٢

قوله واختلفوا هل تموت بموت الابدان والانفس اجماع اهل السنة والجماعة ان الروح

الانسانية لا تفنى ولا تموت كما بيّنّا في مباحث الموت فقول القائل انها تموت ان حمل على الروح الحيوانية واوقات الماء وليس الغمر في اختلفوا وغيره حكايات وعلى اهل السنة فان زعما يأتي ما هو كفر صريح لا يقول به مسلم فضلا عن سني ١٢

قوله وقال بعضهم تبعث الارواح يوم القيامة هذا هو الحق وخلافه باطل بالنصوص القاهرة فلا يصنع اليه ١٢

قوله ولا تبعث الابدان لانها من الدرض هذا كفر صريح ومعاذ الله ان يكون قال به من يؤمن بالقرآن العظيم ١٢

قوله وحكي عن ابن علية ايضا وهو من المعتزلة وقد قال عبد البر لا يخالف في ذلك الا لمم بل البدع والضلال ١٢

قوله اخرجه النسائي في عشرة النساء عن محمد بن المثنى الشيخ ربما يسند الى النسائي ما في سننه الكبرى دون المجتبى من ذلك نحو الذي اجل ٢/٢ ان النسائي اخرجه في الكتاب الطب مع ان المجتبى من كتاب الخيل باب التشوم في الخيل لكن ليس فيه لا عدوى ولا طيرة ١٢

قوله وقالت انما كان اهل الجاهلية اقول ما قالته من قبل نفسها بل رأته عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كما ذكرته في الحق المجتبى في حكم المنتبع ١٢

قوله محل هذا الحديث في الباب الذي قبله ولا يناسب ذكره هنا او الذي بعده وادري انه رحمه الله تعالى كان يكتب الابواب ويبيض لها ثم يلحق بها الاحاديث فوقع هذا حديث في البياض المتقدم على قوله باب اعفاء اللحى وانما اراد وضعه في البياض الذي بعده والله تعالى اعلم ١٢

قوله قلت على الخلدين ليس بشيء فان ما ينبت على الخدود ليس من اللحية حتى جاز حلقه ١٢

قوله في باب حق الضيف في الصوم ج ٥ ص ٢٤٣ وليس فيه تفصيل يتعلق بامر الضيافة ١٢

قوله لا يستلزم جواز التكني للرجل قبل ان يولد له كيف وفيه ايهام خلاف الواقع ان له ولد او قد له يكون تزوج الى الآن فضلا عن الولد ولا توهم في الصبي هذا ما ظهر لي ولقائل ان يقول الم يكن الايهام في الصبي حالا فيكون مآلا اذا بلغ فان قلت اشتهاره بها من صباه يدفعه

المجلد العاشر ص ١٩٦

قلنا عنه من يعلم والا فالابهام لغيره باق لا شك وبهذا يقرب الالحاق لما الاولى فلا ١٢

قوله والحديث من افراده قلت رواه مسلم وابوداود والترمذي كلهم في الآداب ١٢

قوله بلفظ اخبث الاسماء وبلفظ اغيظ الاسماء اقول لم ار لمسلم شيئا منهما ولا ما عنده في
لفظين بل جمع الاخبث والاغيظ في لفظ واحد ولم يضف شيئا منهما الى الاسماء بل الى رجل
فان لفظه اغيظ رجل على الله يوم القيامة واخبثه الخ وقد تبعه القسطلاني ١٢

قوله وهذا ابلغ من قاضي القضاة اجبنا عنه في رسالتنا في شهنشاه ١٢

الجلد الحادي عشر
٣٢٣

قوله واخرجه ابن ماجه فيه عن يعقوب بن حميد قلت وقد اخرجه الترمذي عن ابن عباس عن ابي
هريرة رضي الله تعالى عنهم ١٢

قوله وقال الكرماني قال وهذا الاسناد منقطع اقول هذا باطل والذي ابداه احتمال ان زينب
سمعت حبيبة وامها جميعا رضي الله تعالى عنهن هو الحق الصواب ففي احدى روايات مسلم حدثنا
حرملة بن يحيى انا ابن وهب اخبرني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة اخبرته
ان ام حبيبة بنت ابي سفين اخبرتها فقد صرحت زينب بسماعها من ام حبيبة بل قد تقدم
في نفس الجامع الصحيح من علامات النبوة حدثنا ابو اليمان انا شعيب عن الزهري قال
اخبرني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة حدثته ان ام حبيبة بنت ابي سفين حدثتها ١٢

قوله وصوابه كما في صحيح مسلم وجامع الترمذي وسنن ابن ماجة ١٢

قوله زينب بنت حبيبة عن ام حبيبة ح ١٢

قوله في رواية سفيان يعني جعل طرف السبابة في وسط الابهام اقول قدمه عن سفين ان عقد
بيده عشرة رواه مسلم والترمذي وابن ماجة فقول داودي بيان لهذا فلا اعتراض ١٢

قوله قلت لم يقتل الخليفة العرب اقول لم يقل ان العرب قتلوه بل ياجوج وماجوج فان منهم
بلاكو لان الترك جيل منهم كما افاده سيدنا علي كرم الله تعالى وجهه واخرون فالضمير في اليها للعرب

وفي قتلهم ليأجوج ومأجوج ١٢

قوله قلت قد ذكرنا فيه ما في الكفاية في باب تغير الزمان لم يذكر ان هذا عند تغير الزمان لان

القحطاني ليس من قريش ١٢

قوله بهذا الحديث عن المشروعية خبر كذا نقله في الفتح ١٢ منه

قوله قلت لم يكن اذ في العرب خليفة منهم الذي في الفتح المعرب وهو الصحيح فتدبر فيه تونس ١٢ منه

حاشیہ کنز العمال

کنز العمال پانچویں صدی ہجری میں کتب ستہ (صحاح ستہ) کی یکجا تالیف وتدوین کی طرف فقہائے کرام نے توجہ فرمائی اور سب سے پہلے علامہ رزین العبدری السرقسطی (م ۵۲۵ھ) نے صحاح ستہ کی تمام احادیث کو جمع کیا (بجائے سنن ابن ماجہ کے انہوں نے موطا امام مالک کی احادیث کو شامل کیا) اور اس کا نام تجرید الصحاح رکھا اور ابواب کے لحاظ سے ترتیب دیا۔ پھر علامہ جلال الدین سیوطی نے صحاح ستہ اور مشہور مسانید کو یکجا کر کے اس کا نام "جمع الجوامع" رکھا "کنز العمال" اس جمع الجوامع کی بہ ابواب فقہ، ایک گرانقدر تالیف ہے جس کے نامور مولف علامہ محمد متقی، علاؤ الدین علی بن حسام الدین جونپوری الہندی (م ۹۷۵ھ) ہیں۔ برصغیر کے حنفی مسلمان آپ کی اس تالیف پر نازاں ہیں۔ یہ ایک بہت ہی عظیم کام تھا جو آپ کے قلم سے انجام کو پہنچا۔

"کنز العمال" کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور محدثین مابعد میں سے بعض حضرات نے اس کا اختصار بھی کیا ہے۔ کنز العمال چار بہت ہی ضخیم جلدوں پر مشتمل تھی۔ ان تمام مختصرات کنز العمال میں علامہ ابن الربیع شیبانی الیمنی کی مختصر موسوم بہ "تیسیر الوصول الی جامع الاصول" بہت مقبول ومشہور ہے۔ فتاوی اور دسویں صدی ہجری کے بعد میں تالیف ہونے والی کتب میں جہاں "تیسیر" کا حوالہ دیا جاتا ہے اس سے مراد یہی "تیسیر الوصول" ہے۔

حضرت علامہ علی متقی (علی بن حسام الدین) ۸۹۷ھ میں دکن (ہند) کے مشہور شہر برہان پور میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علم کے بعد ۹۵۳ھ میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور یہاں علوم ظاہری وباطنی کی نشر واشاعت میں ہمہ تن معروف ہو گئے اور اپنی بقیہ عمر مکہ معظمہ ہی میں گزار دی۔ ۹۷۵ھ میں مکہ معظمہ ہی میں وفات پائی۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے اس گرانمایہ کتاب پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ حاشیہ کسی جداگانہ نام سے موسوم نہیں بلکہ حاشیہ کنز العمال ہی سے اس کو موسوم کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ص۳ قولہ رض رضی اللہ تعالی عن الامام المولف جمع فی الرمز بین رض وض فاعلم انہ اذا ذکر
احد بما مع غیرہ فان المولف غالبا یرتب الاسماء علی ترتیب الوفیات فبهذا ربما تبین
انہ سعید بن منصور الامام المتقدم او الضیاء المحدث المتاخر اما عند الانفراد فلا یؤمن
من خطأ النساخ سقطا او احتمال فلیتنبہ ۱۲

ص۴ قولہ البزاز الظاہر انہ بزائین کما ہو مکتوب وقد ذکر فی القاموس وتاج العروس البزا
زین من المحدثین المعجمۃ فمهملۃ اربعۃ وعشرین لیس فیهم احد یحیی بن ہلال ولا ادری
لم لم یجعلہا رمز المسند الامام احمد بن عمرو ابی بکر والبزاز صاحب المسند الکبیر الشہیر
ولعلہ لانہ اذا اتی بشیء منہ یقول البزاز واللہ تعالی اعلم ۱۲

ص۶ قولہ اهنیت الخبیث ۱۲

قولہ فیقیض اللہ لحلہ فیقیض ۱۲

ص۴۳ قولہ (ان عن جابر) فی المنهج ف ۱۲

ص۵۲ قولہ کر عن البحتری ای والبحتری متروک ۱۲

ص۵۷ قولہ واتباعهم النار من ہؤلاء والعہ الصوفیۃ الکرام وحذلۃ المتصوفۃ اللیام ۱۲

ص۶۷ قولہ ذات شرف ای خطر یستشرف بہا الناس کما سیاتی ۱۲

ص۷۹ قولہ فیقول انت اعلم تفریع علی المنفی ای ان قلت کان کافرا یقول انت اعلم
ای وانت اعلم بعبدی منی انا اعلم انہ مؤمن وانت تقول کان کافرا ۱۲

ص۸۶ قولہ ویختلفون صوابہ وما یختلفون ۱۲

ص ٨٦ قوله عن عكرمة قال لما قدم هذا الحديث موضوع باطل اراد واضعه به ابطال القدر ١٢

ص ٩٤ قوله ابى زيد فى مسنده الدارى ابى يزيد ١٢

ص ٩٥ قوله قال عمر ١٢

ص ٩٥ قوله والاصبهانى زاد فى منتخبه قط ١٢

ص ٩٨ قوله (ابن النجار) يأتى فى الحوض عزوه للحاكم ١٢

ص ١٠٧ قوله معفور لكم زاد فى الترغيب ص ١٣٥ قد بدلت سيأتكم حسنات وعزاه لاحمد وابى يعلى والبزار والطبرانى ١٢

قوله والضياء ع طس ص عنه كما يأتى ص ١١١ ابن شاهين بازيادة التى فى الحديث بعث ١٢

قوله عن سهيل بن الحنظلية هب عن ابن مغفل كما يأتى ص ١١١ العسكرى فى الصحابة والبونوسى عن حنظلة الحبشيما ص ١١١

ص ١١٤ قوله الصادى الاول صوابه البارئ كما فى الجامع الصغير لان الهادى سيأتى ١٢

قوله الباطن السامع صوابه الفاطر كما فى اصله سنن ابن ماجة ١٢

قوله الابد العالم هو الواقع فى نسخة اصله ابن ماجة لكن فى التيسير الابدى بياء النسبة وهو الاظهر والله تعالى اعلم ١٢

ص ١٢٣ قوله هب عن ابى هريرة ويأتى عن طس ١٢

~~قوله عد عن انس والاصبهانى فى الترغيب كما فى القول البديع والطبرانى ايضا كما نحه~~

قوله توض على نمه كما الضيا الطبرانى البديع كما فى القول والاصبهانى فى الترغيب

ص ١٢٥ قوله يوض على لا وجه لترك البياض فان قوله قولو اللهم تتمة هذا الحديث كما فى منتخبه ص ١٥١

قوله عق ابى هريرة فيه القدم اعنى السدى الصغير المتهم بالكذب ١٢

قوله عن ابى هريرة هذا السند جيد ١٢

قولہ ض وابن عاصم

ص ١٢٦ قولہ ویرد علی لعل صوابہ علیہ ١٢

ص ١٣٠ قولہ طب وابن قانع ١٢

قولہ عن الحکیم بن عمیر مر ص ١٣٠ الحکم ١٢

قولہ عن الحکم بن عمیر مر ص ١٣٠ الحکیم ١٢

ص ٢٢٨ قولہ لا العیل بہا ١٢

ص ٢٢٩ قولہ اما القصیا رجل اقول ہذا رجل آخر غیر صبیغ بدلیل ما یاتی فی صبیغ ١٢

ص ٢٣٠ قولہ زاذان ہو الصحیح ١٢

ص ٣٠٢ قولہ من حدیثہ والدیلمی والحاکم کما یاتی آنفا ١٢

ص ٣٣٤ قولہ ولا المحبۃ الا بالاستخراج ای محبۃ الناس لہ الا بان یخرج لہم عن شئ من دینہ ویتبع ہواہم ١٢

جلد الثا[illegible]

ص ١١٧ قولہ خد ہی النسخۃ الصحیحۃ ١٢

ص ١٨٣ قولہ رجل ہو الاقرع بن حابس ١٢

قولہ قال ارجل ١٢

قولہ زین وذمی شین فخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال انما ذلکم اللہ الحدیث ہکذا ہو فی حفظی وما فی الکتاب یوہم ان قائل ہذا ہو النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وہو بعید واللہ تعالی اعلم ١٢

ص ٢١٣ قولہ ک عن ابن مسعود وقال صحیح علی شرطہما ومن طریقہ البیہقی وصحح الاسناد واستنکر المتن ١٢

قولہ ہ عن ابی ہریرۃ والبیہقی والخ ابی الدنیا ١٢

قولہ حم بسند صحیح ١٢

قولہ طب بسند لا باس بہ ١٢

ص ۲۲۴ قوله ان یاخذ الدراہم ای فی الاقتضاء ۱۲

ص ۲۲۵ قوله حم م ه عن ابی سعید وسیاتی بعض السیاق عنه بروایة حب لایخالف الا فی بعض الفاظ ۱۲

ص ۲۲۶ قوله من کانت لاخیه لیست الاحادیث من اول الباب الی ہنا فی الجامع الصغیر فاذن ہی

فی ذیله ۱۲

قوله حم خ والترمذی ۱۲

ص ۲۲۹ قوله عن عائشة ویاتی فی ص ۲۲۹ ۱۲

ص ۲۴۰ قوله العجب الرب لعل الہمزة زیادة الناسخ ۱۲

ص ۲۴۱ قوله حب عن ابی سعید تقدم عن حم م س ص ۲۳۵ ۱۲

قوله وقبل تسعة وتسعین الکلام الذی لحب یدل علی ان ہنا سبعة بتقدیم السین ۱۲

قوله فقتله فصار وتسعة وتسعین ۱۲

قوله قد قتل مائة ہذا یدل علی انه سقط من الکتاب ذکر ذہابه الی راہب آخر قبل ہذا ۱۲

ص ۲۴۳ قوله حم د ت صوابه ص ۱۲

ص ۲۴۳ قوله علیه علی الفرد ۱۲

ص ۲۴۵ قوله انا الا برحمة الله ومن رحمته به ان جعله معصوما صلی الله تعالی علیه وسلم

ص ۲۴۶ قوله علی الخالق المسلمین منهم خاصة ۱۲

ص ۲۵۰ قوله نسخة موضوعة غیر ان الحدیث صحیح مشهور کاد ان یتواتر او قد ۱۲

ص ۲۷۷ قوله حم عن زید بن خالد وابن ابی شیبة کما فی نصب الرایة من باب التمتع کتاب الحج ۱۲

ص ۲۸۲ قوله عن راشد بن حبیب الذی فی منتخبه المصری حبیش وکذا فی التیسیر قال و

اسناده صحیح ۱۲

ص ۲۸۶ قوله صدره الی قوله قلت واحمد کما رایت فی المسند ۱۲

ص ۳۰۴ قوله لاتسموہا ای بالمدینة الطیبة ۱۲

ص۷۴ قوله ان يعيده والذى فى شرح معانى الآثار فمن شاء ان يتنزه فليتنزه ۱۲

قوله من شريح صوابه بشريح ۱۲

ص۷۴ قوله ت ه عن ابى هريرة ليس عنده الاقبلة ۱۲

ص۷۵ قوله سواك سواك بكذا فى الجامع الصغير ۱۲

ص۷۶ قوله اذا قام احدكم لليل كذا هو فى اصله الجامع الصغير ۱۲

قوله ص عن مكحول مرسلا الذى فى الجامع الصغير ابو نعيم فى كتاب السواك عن ابن عمرو

قال المناوى وفيه ابن لهيعة فلعل فيه اختلاف النسخ ۱۲

قوله ابن جرير وابن ابى خيثمة لسند حسن واحمد ۱۲

ص۷۷ قوله طس ن انظر لعل فيه خطأ فانه لا يوخر النسائى عن الطبرانى ۱۲

قوله ص عن جابر قد تقدم عن الجامع الصغير وفيه العزو للضيا ايضا ص۶ ۱۲

ص۷۸ قوله ت عن حذيفة الذى فى التيسير فى ۱۲

قوله عن ابى روع الكلاعى فى التيسير ابى روح بالحاء واسمه شبيب ۱۲

قوله الشيبانى صوابه بالمهملة ۱۲

قوله م عن ابن عمر لم ار هذا الحديث فى نسخة الجامع الصغير التى شرح عليها فى التيسير ۱۲

قوله ص عن ابن عمر لم اره لمسلم ولا غيره من الستة الا ابن ماجة ۱۲

ثم راجعت منتخبه المطبوع بمصر فوجدته قال ه عن ابن عمر وهو الصواب ۱۲

ص۷۹ قوله ه عن ابن عمرو والنسائى ۱۲

قوله م لعل صوابه حم فليس الحديث لمسلم ۱۲

قوله د ن معله فى سننه الكبرى والا ففى المجتبى باحفظ الاول

قوله الحاكم فى الكنى وسياتى عنه بقصته ص۱۱۵

ص۸۰ قوله ت ه واحمد كما فى المشكوة ۱۲

عن عمر صوابه عمه وهو عبد الله بن زيد بن عاصم ١٢

ص ١٠٢ قوله ص واحد فى سنن ١٢

ص ١٠٣ قوله د ت ن ه اقول لم اره عند ن واما د ت فلم يذكراه منه الا المرفوع دون قول ابن عباس رضى الله تعالى عنهما ١٢

قوله عب وابن جرير كما فى الدر المنثور ١٢

قوله عب وعبد بن حميد كما فى الدر المنثور ١٢

ص ١٠٥ قوله عن سفيان الذى بعد احاديث عن شقيق بن سلمة ١٢

قوله عن ابى وائل هو شقيق بن سلمة ١٢

ص ١٠٨ قوله او الطيب بمعنى بل ١٢

ص ١٠٩ قوله (ش) هو عند البخارى نحوه عنه ١٢

ص ١٢٠ قوله ولا توضا ومر معناه مرفوعا ص ٨١

ص ١٢٢ قوله فليتوضا اى ليغسل يده لما ياتى آنفا ١٢

ص ١٢٣ قوله فيكون بعده الامر اى فيكون الآخر ناسخا ١٢

قوله فساءنى خشية ان يكون صلى الله تعالى عليه وسلم وجد عليه ١٢

قوله حتى خشى ١٢

ص ١٤٢ قوله مسند ثعلب الذى رأيته فى د ثعلب وليس فى رواة الستة من اسمه ثعلب لا صحابى ولا غيره ١٢

قوله مسند ابى ثعلبة هو الخشنى ١٢

قوله (ش) قلت ورواه احمد والشيخان وابو داود والترمذى ١٢

ص ١٨١ قوله عن ابن عباس قلت ورواه ابن ماجه عنه بلفظ لا تديموا ١٢

قوله (خ عن ابى هريرة الذى فى التيسير تخ قال رمز المصنف لحسنه وقال فى شرحه الكبير لصحته ١٢

نعم هو عنه في خ تلفظ في من المجذوم كما تفر من الاسد ١٢

كذا في المنتخب وهو الصواب ١٢

قوله (م عن ابن عمر) الذي في التيسير عد ١٢

كذا في المنتخب وهو الصواب ١٢

قوله (عن رجل) سقط من ههنا لا اقول وقد رواه مسلم في صحيحه وهو موجود في منتخبه وقد
رواه ابن ماجة ١٢

ص ١٨٤ قوله ق ص الذي في منتخبه هق ض وهو الصحيح اولا وجه لتاخير ص عن ك ثم من مرو
قاليس من رموز الذيل وقد تقدم لابن ماجة ١٢

سقط من ههنا حديث كل مع صاحب البلاء تواضعا لربك وايمانا
الطحاوي عن ابي ذر وهو موجود في الجامع الصغير وفي منتخب الكتاب ١٢

ص ١٨٦ قوله (د عن ابن عباس) اقول انما رواه عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف
رواه في اوائل كتاب الجنائز ١٢

قوله (حم عن عائشة) لسند حسن كما في ارشاد الساري ١٢

قوله ورجز رجسا ١٢

قوله (حم) يأتي بتخاريج آخر في ٣٨٢

قوله عن ابي بردة بردة ١٢

ص ١٨٧ قوله عن اسامة بن زيد مكرر مع ما مر صدر الباب ١٢

ص ١٨٨ قوله حم طب والطحاوي في شرح معاني الآثار ١٢

ص ١٩١ قوله وكان بدريا وقع في المنتخب بدويا بالواو والصواب ما ههنا ١٢

ص ١٩٢ قوله (ابن جرير) اقول رحم الله الامام كثيرا ما جرينا عليه في كتبه كجوامعه والخصائص
الكبرى وغيرها ايجاد النجعة وكان مقصوده رحمه الله تعالى ان يهيئ لامثالنا القاصرين

قوله لا تصل الیه ایدینا والحدیث موجود فی صحیح البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنه بعین اللفظ

بزیادۃ ولا طیرۃ ولا ہامة ولا صفر بعد قوله ولا عدوی ۱۲

والجواب ان الغرض تتبع اللفظ فلاجل اشتمال خ علی الزیادۃ لم یعزہ ہہنا وسیاتی عزوہ

الیه بلفظه فی العدوی ص ۱۹۷ ۱۲

ص ۱۹۶ قوله (ک ہق عن عائشة) والامام الطحاوی وابن جریر ۱۲

ص ۱۹۷ قوله (حم ن عن ابن مسعود) لعل صوابه ت للترمذی انظر ما کتبناه علی ہامش منتخبه

ج ۴ ص ۲۵ ۱۲

ص ۱۹۹ قوله وطارت سوعة الذی رأیته فی غیر ہذا الکتاب طارت منا شقة فی السماء وشقة فی الارض ۱۲

ہو شرح معانی الآثار للامام الطحاوی فی مسند امام احمد

ص ۲۰۶ قوله (حم عن انس) الذی فی المنتخب عد وہو الصواب ۱۲

ص ۲۳۲ قوله والائمة وروی الدارمی نحوہ ۱۲

قوله فی المواعظ وفی حدیث انه امسکه عنده سنة ثم قال لست منهم ۱۲

ص ۲۳۸ قوله (کر) وابن عبد البر کما سیاتی ۱۲

قوله (کر) ورواه الدارمی عنه وعن صحابیین آخرین ۱۲

ص ۲۳۹ قوله ابن عبد البر) وابن عباس کما مر ۱۲

ص ۲۴۰ قوله حم ع والدارمی ۱۲

ص ۲۴۱ قوله ابو حسن ای علی کرم اللہ تعالی وجهه ۱۲

ص ۲۴۲ قوله (کر) والدارمی ۱۲

ص ۲۴۳ قوله الجوہری والدارمی الا قوله الا ان لکل شیء الخ ۱۲

ص ۲۵۵ قوله مکاتبتک فیه سقط یظهر مما بعد ۱۲

ص ۳۲۱ قوله تحبی تجبی ۱۲

قوله ان نجبک نجیبک ۱۲

ص۳۲۲ قوله ق فی الدلائل وابونعیم کما فی الخصائص الکبری ص۱۳۱ ۱۲

ص۵ قوله اقرب کالاخ لاب وام وآخر لاب ۱۲

قوله یقاتلهم صوابه ان شاء الله تعالی یقاتلهم ویعادهم یدل علیه ما یاتی ص۱۰ فی ذیل المکوث ۱۲

ص۷ قوله هق والحاکم کما فی الدر المنثور ص۱۲۷

ص۱۰ قوله ان الرجل المعنی ان الرجل یرثه اخوه لابه وامه لا القوه لابیه ۱۲

قوله جعل له المال لانه جمع القرابتین من جهته الاب والام فکان کالاخ لاب وام یحجب الاخ لاب هذا ما ظهرلی فی توجیهه ثم رأیت التصریح به فی روایة للدارمی قال فانزله بمنزلة الاخ من الاب والام ۱۲

ص۱۱ قوله عب) والدارمی ۱۲

قوله مالک عب ص) والدارمی ۱۲

قوله ص والدارمی ۱۲

ص۱۵ قوله قال اوعمر ۱۲

ص۱۷ قوله عن الشعبی قال اختلف یعنی هذه المسألة للخلفاء الاربعة رضی الله تعالی عنهم اربعة اقوال والخامس قول ابن مسعود رضی الله تعالی عنه ۱۲

قوله وقال زید وهو قول الفاروق رضی الله تعالی عنه ۱۲

قوله وقال ابن عباس وهو قول الصدیق والمرتضی رضی الله تعالی عنهم ۱۲

ص۱۸ قوله بیتی شیئی ولیراجع ۱۲

ص۱۹ قوله الرجل امه لیغیره مالبعث ۱۲

ص۲۰ قوله ض زاد فی الدر المنثور ابن جریر وقال بدل الشاشتی الساجی ۱۲

قوله الكلالة فى ابن جرير والدر المنثور بتثليث لفظ الكلالة ۱۲

صـ ۳۸ قوله لعبدى الاولى بلوى اہل مصر ۱۲

قوله والثانية واقعة كربلا ۱۲

قوله والثالثة تستحل فيها واقعة الحرة ۱۲

قوله والرابعة صماء عميا فتنة تتار او الدجال ۱۲

صـ ۵۲ قوله لها كيف الذى والعسقلانى ۱۲

قوله وسنده حسن قلت الحديث فى صحيح مسلم باتم من هذا ۱۲

صـ ۵۳ قوله فى الامثال قلت سبحن الله بل هو فى الصحيحين ۱۲.

صـ ۶۳ قوله ش ونعيم والدارمى صـ ۳۶ ۱۲

صـ ۷۱ قوله لصاحا جراوين لصوصاً جرادين اى يغيرون الناس ثيابهم ويتهبونها والجرد اخذ الشيء عن الشيء جرفا وعسفا ۱۲

صـ ۷۲ قوله من امة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ۱۲

قوله الاثلاث لم تقل اثنان لانه لولم يبق الا اثنان لاستحال ان يكون احدهما على خلاف اهل السنة لان سواد نا هو الاعظم الى يوم القيامة ۱۲

صـ ۷۶ قوله يخرجون آخرهم لفظ ن لا يزالون يخرجون حتى يخرج آخرهم مع المسيح الدجال والظاهر سقوطه من هنا ۱۲

صـ ۱۰۰ قوله فضل ايمان جبريل على ايمانى تواضع منه صلى الله تعالى عليه وسلم وانما ذلك قوة قلبه وسعة ظرفه وعظم استعداده للتجليات العظيمة الجليلة صلى الله تعالى عليه وسلم وقد تاسى به صلى الله تعالى عليه وسلم صاحبه الصديق الاكبر رضى الله تعالى عنه اذ رأى قوما احدثاء الاسلام يقرؤن القران ويبكون فقال هكذا كنا ثم قست القلوب فقد عبر بالقسوة عن القوة ۱۲

صـ ۱۵۱ قوله ک عن ابى هريرة ياتى آخر صـ ۱۱۰ بزيادة مخرج آخر ۱۲

ص ۱۰۲ قوله عن عمر ہکذا فی الدر المنثور ج ۵ ص ۱۵

قوله عن عمر الذی فی التیسیر عن ابن عمر ۱۲

قوله وعن المستورد) الذی فی التیسیر وعن المسور وہو الصواب ۱۲

قوله عن ابن عمر الذی فی التیسیر عن عمر ۱۲

قوله عن ابن عمر ہکذا فی الدر المنثور ۱۲

ص ۱۰۵ قوله فاضلکنی فاضحکنی ۱۲

ص ۱۱۶ قوله عن ابی الفضل صوابه ابی الطفیل ۱۲

قوله وجبیر بن مطعم صوابه بن ۱۲

ص ۱۵۶ قوله اخوک خطاب لاحد الریحانتین رضی الله تعالی عنهما ۱۲

قوله ماہو المستقی اولا من الریحانتین رضی الله تعالی عنهما ۱۲

قوله ماہو من ہہنا جواب لسوال الزہراء رضی الله تعالی عنها ۱۲

قوله وایاک خطابا للزہراء رضی الله تعالی عنه ۱۲

قوله وایاک وہما الحسنان رضی الله تعالی عنهما ۱۲

قوله وہذا الراقد علی کرم الله وجهه ۱۲

ص ۱۵۷ قوله یاتی الوحید الشہید ہذا اللفظ فی حفظی بالی والله تعالی اعلم ۱۲

قوله فانه ممسوس صوابه مخشوشن ای شدید ۱۲

ص ۱۹۳ قوله وان خیر ہذه الامة لعل صوابه حبر بحاء مہملة ثم موحدة بل ہو ہو جزما ۱۲

ص ۱۹۴ قوله ابو سعید ابو قتاده انس صدیقه ابو رافع ام سلمه ابو الیسر زیادین بن القرد عمرو بن العاص عمار بن یاسر ابن عباس حذیفه ابو ہریره جابر بن سمرة جابر بن عبد الله ابو امامة کعب بن مالک ابن مسعود ابن عمر زید بن اوفی عمرو بن میمون ۲۱ افراد فہو متواتر ۱۲

ص ۱۹۸ قوله مولیعنی ابا بکر صوابه یعنی ابی بکر ۱۲

قوله عن عبد الله بن عقيل صوابه عبد الله بن محمد بن عقيل كما في الاكتفاء ۱۲

ص ۱۹۹ قوله تخ طب ک وعزاه في الصواعق له في الادب المفرد ۱۲

ص ۲۰۳ قوله اترحو سلب في الصواعق سلحب ۱۲

ص ۲۰۷ قوله عد عن ابن عباس وعزاه في ص ۱۳۲ له ولابن عساكر ۱۲

ص ۲۳۷ قوله مثل في عموم الرحمة فيكونون كالخليل رحماء لكل شئ ۱۲

ص ۲۹۷ قوله فان كل شئ نحل صوابه فان كل نبي ۱۲

ص ۳۰۳ قوله وسنده حسن ورواه عنه طب كما تقدم ص ۱۱۸

قوله حدثنا الحسن بن علي ورواه ابو نعيم والبيهقي عن ابي امامة الباهلي رضي الله تعالى عنه عن هشام بن العاص رضي الله تعالى عنه مثله غير ان فيه زيادة خمسة تصاوير لسادا تنا لوط واسحق ويعقوب واسمعيل ويوسف عليهم الصلاة والسلام واختلاف في لون موسى عليه الصلاة والسلام وفي حليته داود عليه الصلاة والسلام وقد ذكره بطوله في الخصائص ص ۱۳۱ ۱۲

ص ۳۰۸ قوله قال القاضي معافى بن زكريا ۱۲

ص ۳۲۸ قوله في البعض صوابه في اربع ۱۲

ص ۳۳۹ قوله من المنافقين جالس لا يصلي ۱۲

قوله وانت جالس لا تدخل في الصلاة ۱۲

ص ۳۸۸ قوله فان الله قتله اي حب الله تعالى وطاعته والقيام بامره قتله اذ لو لا ذلك لهان عليه خلع قميص كان الله تعالى البسه وكان الناس يريدون نزعه وما من خصلة تقتصر عليه ولا تعدوه بل انا اليضا في هذا معه اقتل كما قتل رضي الله تعالى عنهما هذا معنى هذا الكلام القرشي ۱۲

ص ۴۱۵ قوله حمى طلحة رضي الله تعالى عنه ۱۲

المجلد السابع ص ۲ قوله عن ابي البعرة صوابه ابي نضرة بالنون والمعجمة ۱۲

قوله جبیر او جبیر صوابہ جابر او جویبر والحدیث فی الادب المفرد ص ٩٢ ۱۲

ص ٥ قوله یدعو علی لعل صوابہ یدعو لی ۱۲

ص ٥٤ قوله قال قال علی بن ابی طالب الذی فی منتخبہ فقال لی علی الخ ۱۲

قوله بہا الامور صوابہ کما فی منتخبہ بالامور ۱۲

ص ٥٩ قوله الی قبر عبد اللہ بن عمرو رحمہ اللہ العالم الکامل العارف الجامع سیدی علیا المتقی ورحمنی: ہذا لیس بابن عمرو بن العاص الباقی بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وسہا ط یانہ او الد جابر رضی اللہ تعالی عنہم ۱۲

ص ٦٠ قوله عبد اللہ بن ابی ماکان سائغا ادخال اللعین فی باب فضائل الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم وغفر لی الشیخ المسلمین ۱۲

ص ٦٦ قوله فاسلموا ای لو نفاقا مخادعۃ لہ والذین آمنوا ۱۲

ص ١٠٣ قوله وجاہ صوابہ حاء بالمہملۃ ۱۲

قوله الدیلمی سیاتی من طب وابن منذر ص ٢١٨ ۱۲

ص ١٤١ قوله وقال ہذا ای زیاد ابیہ ۱۲

ص ٢٠٣ قوله (ن عن اوس وابن مردویہ فی التفسیر ۱۲

ص ٢٠٤ قوله حم ٥ وابو یعلی وابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ ۱۲

قوله ک وصححہ ۱۲

قوله فی البعث وابن عساکر ۱۲

قوله عن ابن عباس وابن مردویہ بسند واہ ۱۲

ص ٢٠٦ قوله کیف انتم صوابہ انعم بالعین بعد النون ۱۲

قوله اربعین صوابہ اربعون کذلک فی الحدیث

ص ٢٠٧ قوله لوادی قوم کنتم امواتا ۱۲

قوله خضراء فاحييا كم ۱۲

قوله ثم تمر به بميتتكم ۱۲

قوله ثم تمر به ثم تم يحييكم ۱۲

ص ۲۱۵ قوله (ه عن انس وباقي عن ع ص ۲۱۶ ۱۲

ص ۲۱۷ قوله ومضر انما اقول قالوا يا رسول الله ليس بيده من مضر قال انما الخ ۱۲

ص ۲۱۸ قوله حتى جاء صوابه حاء بالمهملة كما في مجمع البحار من حولي وحكم ۱۲

قوله وابن مندة والديلمي كما تقدم ص ۱۰۳ ۱۲

قوله جاء جبار ۱۲

قوله ابن عساكر والحكم على ما يظهر من الصواعق ص ۱۳۷ ۱۲

قوله عب ياتي موصولا عن جابر برواية ك في الحديث ۲۲۹ و ۲۳۰

ص ۲۱۹ قوله عن انس مر بالبسط واخصر عن ابن ماجة ص ۲۱۵

ص ۲۲۰ قوله جاء حكم صوابه جاء وحكم ۱۲

ص ۲۲۲ قوله وعرضه الذي في الدر المنثور ارضه بالالف وهو الصواب انشاء الله تعالى ۱۲

ص ۲۲۳ قوله يا ابنة يعني الانصار وقال هذا لامرأة حمزة رضي الله تعالى عنهما كما ياتي اول ص ۲۲۴ ۱۲

ص ۲۵۹ قوله قيل لعبد الله بن عمرو ۱۲

قوله يومئذ معاوية كان هذا التحديث من عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما في امرة معوية رضي الله تعالى عنه فلما حدث ان امير المؤمنين ليصلي بالناس سأله احد الحضار هل يكون ذلك في امرة معوية قال لا ۱۲

ص ۲۶۶ قوله او سمع كلامي وهو الخضر عليه الصلاة والسلام ۱۲

ص ۲۶۸ قوله من تحت للغارة بالغين وصوابه بالنون كما ياتي ۱۲

قوله ذكره ورواه بنحواه ابن جرير في سورة الانبياء

وقد روى الحديث مسلم عنه فى صحيحه والترمذى وابن ماجة والامام احمد مع نقص وزيادة ١٢

ص ٣٣٢ قوله نغتنها صوابه كما فى كف الرعاع ص ١٥ فغننتها فقال ١٢

قوله عن ايوب صوابه عن ابى ايوب كما فى كف الرعاع ص ١٥٣ ١٢

ص ٣٣٣ قوله الزنارق (خطأ عن على) اسقط الناسخ هذا وجعل الحديثين واحدا ١٢

قوله بمثلها قط نقله عن هذا الكتاب فى شرح سفر السعادة فعزاه للدارقطنى والديلمى فلعله جعل قط رمزا ويوافقه الرمز فى كف الرعاع نقل الحديث الى حد لنا ولم يذكر لفظة قط لكن لم يعزه الا للديلمى الشئ آخرانه جعل الحديث عن ابن عباس ١٢

قوله الديلمى سقط ذكر الصحابى وهو انس رضى الله تعالى عنه كما فى المقاصد الحسنة قال اخرجه الديلمى من حديث سلمة بن على ثنا عمر مولى غفرة عن انس به مرفوعا ولا يصح كما قاله البغوى ١٢

ص ٣٣٤ قوله ض صوابه ض كما تقدم فى الصفحة الماضية ١٢

قوله وابن حلة صوابه عن حازم بن جبلة كما فى الميزان ١٢

قوله ويكثر يكسر ١٢

ص ٣٣٥ قوله اذمر الشباب فعل صوابه لشباب اذ لا محل للتوبيخ وسياق الكلام يدل ان الماى هو النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

ثم وجدته كما قلته فى منتخبه المقرى ١٢

الجلد الثامن
ص ١٧ قوله والا التقناع الذى فى طراللسان له والاقتناع ١٢

ص ٤٣ قوله فسلموا محل صوابه فسمّوا اى قولوا بسم الله ولا يبعد ان يكون ما تقدم ايضا فليسمّ وفسمّوا يؤيده كحديث لجبهة ١٢

ص ٦٩ قوله شتريطا سندى بان ١٢

قوله ونقد بچهٔ گوسفند ١

قوله في الطريق اي الزموا الطريق ١٢

ص ٩٠ قوله (ت عن جابر) ليس عنده فيما رؤيت الا ذكر صوت واحد واختصر ذكر صوت المنعم ١٢

ص ٢٤٣ قوله ه عن انس ويأتي آخر الصفحة الآتية عن ابن عدي وابن عساكر عنه ١٢

ص ٢٥١ قوله (ن عن ابي هريرة) الذي في التيسير ت وهو صواب لا شك فانه في الجامع ولم اره للنسائي ١٢

ص ٢٥٢ قوله عبد بن حميد وابن ابي شيبة كما في الدر المنثور ١٢

ص ٢٥٦ قوله او بنصف دينار الذي في د ص ٣٥ فليتصدق بنصف دينار اه ١٢

قوله (د عن ابن عباس) نعم هو عند ن ص ٤٩ ~~نعم هو عند ت ص~~ ولا ص ٨٨

قوله (د ت ن لم اره لابي داود ص ٣٥ ولا النسائي ص ٩٨ نعم هو عند ت ص

ص ٢٥٧ قوله عند ذلك محل اللفظة عن كما تدل عليه الاحاديث السابقة وما ذكر المؤلف في آخر هذا الحديث ١٢

ص ٢٨١ قوله حم ق لم اره بهذا اللفظ لهما ١٢

ص ٢٩١ قوله وابن جرير قطق وابن ابي حاتم ١٢

ص ٣٠٥ قوله بخمسين دينارا كذا هو في منتخبه ص ٤١٦ والذي في سنن الدارمي ص ١٣٢ فامره ان يتصدق بخمس دينار وبكذا ذكره في المرقاة خمس دينار وفي مرسل آخر عند ابي داود ~~بعتق~~ ~~بهنا العبيد حبا~~ خمسي دينار بالتلثة في النسخ الثلثة فالذي وقع ههنا بعيد جدا ١٢

قوله وحسن الدارمي ١٢

ص ٣١١ قوله الا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

ص ٣٢٣ قوله فكانها اي بلغته ١٢

قوله ذلك ما سميت اي ما افتيت به زينب رضي الله تعالى عنها ١٢

اردوال نجس فيه [illegible]

اصابہ فی معرفتہ الصحابہ

کتاب کا تعارف :۔ اصابہ فی معرفتہ الصحابہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تراجم و احوال پر ایک بہت ہی جامع اور ضخیم کتاب چار جلدوں میں ہے۔ اس کی تالیف سے قبل تیسری صدی ہجری میں امام ابو عبد اللہ محمد بن سعد الزہری نے خاص صحابہؓ کے حالات پر ایک ضخیم کتاب مرتب کی تھی جو طبقاتِ ابنِ سعد کے نام سے مشہور ہے۔ ابن سعدؒ کے بعد پانچویں صدی ہجری میں حافظ امام ابو عمر یوسف بن عبد البرؒ اندلسی نے اس موضوع پر ایک بہت ہی ضخیم کتاب "الاستیعاب" کے نام سے مرتب کی۔ ساتویں صدی ہجری میں علامہ ابنِ اثیر نے "اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ" تالیف کی۔ نویں صدی ہجری میں اصابہ فی معرفت الصحابہ مرتب ہوئی۔ جس میں ان تینوں مذکورہ کتب کے بنیادی نکات یا مواد کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

مصنف کا تعارف :۔ اصابہ فی معرفتہ الصحابہ کے مولف علامہ شہیر حافظ احمد بن علی حجر عسقلانی شافعی ہیں۔ علامہ حجر عسقلانی ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد الکنانی العسقلانی المصری (۷۷۳ھ) مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ زبردست محدث فقیہ اور کثیر التصانیف صاحبِ قلم تھے۔ چونکہ آپ نے ۸۵۲ھ میں انتقال کیا اس لیے آپ کا شمار نویں صدی ہجری کے حفاظ و محدثین اور فاضلوں میں کیا گیا ہے۔ آپ کی شہرت کا خاص موجب آپ کی بعض گرانمایہ کتب ہیں۔ ان تمام تصانیف میں فتح الباری شرح بخاری، ہدی الساری (شرح بخاری) تہذیب التہذیب، اصابہ فی معرفتہ الصحابہ اور الدرر الکامنہ فی الاعیان المأۃ الثامنہ، نخبۃ الفکر ہے۔ ویسے آپ کی گرانمایہ تصانیف کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔

امام احمد رضاؒ نے آپ کی اسی مشہور تالیف "اصابہ فی معرفتہ الصحابہ" پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

ص قوله علی ثلاثة اقسام فالاول صحة الروایة والثانی ضعفها والثالث الوجه الآخر سوی الروایة ککونه امیر وکان الا یؤمرون الاصحابیا وکونه مکیا او طائفیا او الذی اسلم فی حیاة النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ۱۲

ص ٦٢ قوله وبذا التفسیر حیث نسب الی الحافظ مع وجوده عند المحدثین ۱۲

ص ٧٥ قوله احد لحجة الوداع بل کلهم اسلموا قبلها وشهدوها کما یاتی ص ٧١٣

ص ٧٩ قوله مع الاسود بن ابی البختری اقول لکن ذکر فی الکامل ج ٣ ص ٩٩ عن الاشتر انه قتل یوم الجمل اخذا الخطام الجمل ۱۲

ص قوله حدثنی ابی الذی فی المسند فی ضمن مسند عبد الله بن عمرو العاص ج ٢ ص ٢٠١ عن صدقة بن ابی لیلة حدثنی معنی بن ثعلبة المازنی والحی بعد قال حدثنی الاعشی المازنی الحدیث ۱۲

ص ١٠٦ قوله صحبته واعوذ بالله ان یکون صحابیا فقد ذکر فی الکامل ج ٣ ص ١٠١ انهم لما وضعوا الهودج ام المؤمنین صلی الله تعالی علی بعلها الکریم وعلیها وبارک وسلم جاء المذکور فاطلع فی الهودج فقالت الیک لعنک الله فقال والله ما اری الاحمیراء فقالت له هتک الله سترک وقطع یدک وابدی عورتک فقتل بالبصرة وسلب وقطعت یده ورمی عریانا فی خربة من خرابات الازد اه ۱۲

ص ١٢٠ قوله اعتقب در اسد الغابة ج ٣ ص ٢٣٢ ۱۲

ص ١٢٦ قوله وشهد رسول الله تأتی الابیات مع زیادات فی ساریة ۱۲

ص ١٩٣ قوله احمد بن جعفر احمد بن جحش كذا ذكر فى كنز العمال ج ٦ ص ١٠٩ وان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم صدقه على شعره ولم يذكره فى المنتخب الا تومن من الغلط والله تعالى اعلم ١٢

ص ٢٨٤ قوله يستغفرهم يستنفرهم بالفاء ١٢

ص ٢٩٢ قوله يصحنك تضحك ١٢

ص ٣٠٦ قوله وهرم صوابه هدم بالدال ١٢

قوله مسعدة ويأتى فى الباء هدم بن مسعود ١٢

ص ٣٢٦ قوله وصيفها وضبثها ١٢

ص ٣٣٣ قوله يقال ان لابيه اقول لبكر الاسد كما ذكر فى كنز العمال ج ٢ ص ١٧٩ وان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم شعره وعلمه سورة الاخلاص ١٢

ص ٣٨٨ قوله فرجع مرجع ١٢

ص ٤٠٢ قوله فى ترجمته هذا اخطأ فاحش منهم نشأ من اشتراك الاسمين ١٢

قوله عن على بن يزيد الحديث فى تفسيرى ابن جرير والبغوى بالطريق المذكور ١٢

ص ٤٠٣ قوله ولا عمر ولا عثمن ١٢

قوله فالظاهر اى الواضح الجلى البين الذى لا يكن غيره ١٢

ص ٤١١ قوله حرم دهم ١٢

ص ٤١٥ قوله من استصحابه ١٢

ص ٤٣٣ قوله الحديث مذكور فى خلق سيلاسل من الجامع الكبير كنز العمال ١٢

ص ٤٤٠ قوله بنا فقوهم كانه اراد والله تعالى اعلم الخوارج الذين كان يقال لهم القراء ١٢

ص ٤٦٢ قوله وبين جبير ذكر الحافظ فى التقريب جبير بن نفير بن مالك الحضرمى وقال ثقة جليل من الثانية مخضرم ولابيه صحبة فكانه هو لما وفد الا فى عهد عمر اه ١٢

قوله فى جبير الكندى انما تقدم جبر الكندى ولم يتقدم ذكر الفرق وما يليه اصلا ١٢

ص ٤٨٣ قوله افضل الناس اى للفقراء والمساكين لكثرة جوده رضى الله تعالى عنه لتفسيره ما بعده ١٢

ص ٤٨٩ قوله موصولة عند الدارقطنى فى غرائب مالك والبيهقى فى الدلائل والخطيب فى رواة مالك وابى نعيم فى الدلائل ١٢

قوله واخرى اخرجها معاذ بن المثنى فى زوائد مسند مسدد كما فى اللآلى ص ١٠٧ ١٢

قوله منصور بن دينار الذى فى اللآلى ص ١٠٧ منصر بن دينار ١٢

ص ٥٠٦ قوله وهذا حديث غريب قلت واورده ابن الجوزى فى الموضوعات ١٢

ص ٥٥٤ قوله وشهد معه الجمل وما صاحب الكامل فنقل عن ابى جعفر الطبرى جوابا اعتزل عن الزبير آخر ص ١٠٣ ج ٣ ١٢

ص ٥٥٧ قوله فى صفة المسجد الذى رأيت فى مسند احمد مقدم المسجد ١٢

قوله ونقل عن بعض اهل العلم ذكره السهيلى فى الروض كما نقل الزرقانى ج ٧ ص ٢٥٣ وقد رايته ايضا فى الخصائص الكبرى للامام السيوطى فراجعها ١٢

ص ٥٦٣ قوله قلت سياتى قلت لم يأت فى ذلك الروايات يعول عليه ١٢

ص ٦١٩ قوله خذيليها حبذيلها ١٢

ص ٦٥١ قوله ما كان وما يكون الذى فى الصحيح بايدينا فى كتاب الفتن اخبرنى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بما هو كائن الى ان تقوم الساعة الحديث وليس فيه لفظ ما كان ١٢

ص ٦٥٦ قوله ذكر من قال ويأتى تمة الحافظ ان فى ذكره فى الصحابة وقفة عندى ١٢

قوله الا واحد اقول هذا الاستثناء غير معروف فى الصحاح ولا محفوظ وهو مخالف لنص القرآن العزيز لقد رضى الله عن المؤمنين فلا يعبؤ به فتثبت ١٢

ص ٦٦٩ قوله وكان مع ذلك اقول رده العلماء بانه رضى الله تعالى عنه كان يهاجى بالكفرة فلو ثبت عليه ذلك لعيروه به ١٢

ص ٦٧١ قوله وغيرها كابى نعيم وله لفظ طبيب جلجل مذكور فى منتخب الكنز ج ٥ ص ١١٧

ص ٦٠٥ قوله ترف عين تترق عين لقبعة كما في جامع الصغير ١٢

ص ٦٠٩ قوله ويقال انه مات مسموعا اقول هذا الذي مرضه حافظ هنا جزم به في التقريب فقال مات شهيدا بالسم اهـ وقال ابن حجر في تقرب العواطق بموته مسموما شهيدا جزم غير واحد من المتقدمين كقتادة وابي بكر بن حفص والمتأخرين كالزين العراقي في مقدمة شرح التقريب اهـ ١٢

ص ٦٢٧ قوله ينظر اكان اوجع هنا خطأ من الناسخ والذي في موجب اللدنية فنظر صلى الله تعالى عليه وسلم الى الحسن ثم قال لم يظهر اليّ شيء اوجع لقلبه منه ١٢

قوله من حديث ابي هريرة وهذا الحديث رواه حاكم والبيهقي والبزار والطبراني قال في الفتح باسناد فيه ضعف ١٢

ص ٦٤٣ قوله الي رافع انه عده ذاك امار تضعيفه غمزة ١٢

ص ٦٤٨ قوله في نسق سند واحد ١٢

ص ٦٢٩ قوله الي رافع ذاك الضعيف ١٢

ص ٨٥٤ قوله خالد بن الوليد الانصاري + قلت الذي في الكامل ج ٣ ص ١٣٠ قتل فيها مع علي من المهاجرين خالد بن الوليد وله صحبة اهـ ١٢

ص ٨٧١ قوله الباجي الناجي لانه من بني ناجية ١٢

ص قوله يوم جمل مع ام المؤمنين كما يظهر من الكامل ١٢

ص ٨٧٥ قوله ب د سمع على خلف فيه كما ياتي في الترجمة بعده ١٢

ص ٨٧٧ قوله ابو الهيثم في اجابته ايضا خلف شديد كما ياتي في الكنى ١٢

ص ٨٨٩ قوله في القلب لعل ههنا سقطا واصله النفث في القلب والقلب متعلق به ١٢

ص ٨٩١ قوله وابي الحسن هو الآتي ذكره ص ٩٢٦ ١٢

ص ٩٢٦ قوله ابن جهضم هو ابو الحسن علي بن عبد الله بن جهضم الصوفي رحمة الله تعالى عليه ذكره الذهبي على عادته في ميزان فقال روى عن ابي الحسن علي بن ابراهيم مسلمة القطان

والحمد بن عثمان الادمی والخلدی وطبقتهم توفی سنہ ۳۴۳ھ ۱۲

ص ۹۳۴ قولہ وقال المرزبانی اخرج البیہقی وابو سعد فی شرف المصطفیٰ قال المرزبانی الخ ۱۲

قولہ موات مواتی ۱۲

قولہ ثم اجزال اجزال ۱۲

قولہ فرکبت فوکبت ناخبتہ نیش بنفسہا حمر تخب بہ علی الاکمات ۱۲

قولہ فی الدلائل وابن شنق ایضاً کما یدل علیہ ما یاتی ص ۹۸۶ ۱۲

قولہ الذال المعجمۃ من اول الاسم منہا ۱۲

ص ۹۴۶ قولہ عن ابیہ خوات بن سالم ۱۲

قولہ عن جدہ سالم بن خوات ۱۲

ص ۹۵۹ قولہ اوردہ البخاری ای فی غیر صحیحہ لان خالد بن ایمن وعمر بن شعیب لیس احد منہما

من رجال صحیحہ والظاہر ان المراد اوردہ فی تاریخہ ۱۲

ص ۹۶۲ قولہ فما ادری اراد فی حدیث المزید ۱۲

ص ۹۷۳ قولہ وسیاتی زید بن کعب رحمہ اللہ فلم یزد فی زید علی قولہ زید بن کعب فی دربعہ بن

کعب اھ ۱۲

ص ۹۸۸ قولہ عدوہ علی عدوہ قلت ومن العرب من لعین صدلقیہ علی عدوہ والکان علی غیر دینہ ۱۲

ص ۱۰۳۹ قولہ واسلم فی زمن ابی بکر قلت فعلی ہذا کان ینبغی تحویلہ الی القسم الثالث ۱۲

ص ۱۰۴۰ قولہ وابو عمر والنسائی فی الکنی تقدم فی الربیع بن زیاد ۱۲

ص ۱۰۶۰ قولہ فی عشرۃ من قومہ الحدیث قال الواقدی کان رفاعۃ وفد علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فی ناس من قومہ قبل خروجہ الی خیبر فاسلموا وعقد لہ علی قومہ زرقانی ج ۲ ص ۲۸۵

ذکر فتح وادی القریٰ ۱۲

ص ۱ قولہ جہم بن قثم وسیاتی فی مطر بن ہلال ۱۲

ص ۳۰

جلد ثالثہ

ص ۲۱ قوله الملائكة مشهور والصواب انه صلى الله تعالى عليه وسلم مرسل اليهم فكان ينبغي ذكره وذكر من عرف اسمه من الملئكة ۱۲

ص ۵۹ قوله يحيى ۳ يحيى ۱۲

ص ۷۰ قوله افظ زيد اقول الذي في نسخ الثلث للسنن الطبع القديم والطبع الجديد ص ۱۸۱ وطبع مصر على هامش الزرقاني ص ۳۵۱ ان جدهم زيد الخ ۱۲

ص ۷۹ قوله محمد بن حسين مرجاة ص ۱۸۹ محمد بن حسن ۱۲

قوله حسين بن علي بن ابي طالب ۱۲

ص ۹۰ قوله ورواه عبد الرحيم الذي في اللآلي ص ۱۰۵ من سياق الخطيب عبد الرحمن بن ابراهيم ۱۲

قوله وله طريق اخرى فصلنا طرقه في جزاء الله عدوه ۱۲

ص ۹۲ قوله استخافه استلحقه ۱۲

ص ۱۰۵ قوله اخرجه يونس قلت والترمذي في شمائله ۱۲

ص ۱۲۳ قوله ابو حفص بن لقمان الظاهر انه تصحف من لقيم فانه كما ياتي في لقمان لقمان بن لقيم ۱۲

قوله رجلا سركم الذي في الزرقاني من ابن شاهين البغوي لكم عاشرا اعقد لكم لواء فدخل طلحة بن عبيد الله فعقد لهم لواء اجعل شعارهم يا عشرة فهو الى اليوم كذلك تخرجه ص ۱ وقد مر في الكتاب في بشر بن الحارث ص ۲۰۶ ۱۲

ص ۱۶۶ قوله وغيرهم منهم معوية كما في النسائي ۱۲

ص ۱۶۷ قوله عمارا غارا كما في الكامل ۱۲

ص ۱۹۸ قوله بحجة لحجة ۱۲

ص ۲۱۰ قوله او الغامدي ياتي في مالك اقول ذاك الذي ياتي في مالك غيره فان الآتي استشهد في الاحزاب فدفنه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وهذا انما مات في زمن معوية فكان على الحافظ افراده ۱۲

ص۴۵۲ قوله ماللدين نافيه ۱۲

ص۴۶۲ قوله لادراكك اى بازمان ولذا قال فى التقريب مخضرم ولذا عده فى القسم الثالث ۱۲

ص۴۶۳ قوله فى حدود السبعين الذى فى تقريبه فى حدود الثمانين ۱۲

ص۴۷۲ قوله من طريق زيد بن الشخير صوابه يزيد كما فى المسند ج ۳ ص۴۸۳ وهو يزيد بن عبد الله بن الشخير نسب لجده ۱۲

ص۴۷۸ قوله ان هولاء لعل ههنا سقطا والذى فى شرح الزرقانى ج ۳ ص۲۷۹ اسرواية ابن ابى خيثمة والزبير بن بكار عمن سمع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يمازح ابا سفيان فى بيت ام حبيبة وابو سفيان يقول والله تركتك فتركتك العرب ولم ينتطح لعدها جماء ولا قرناء وهو صلى الله تعالى عليه وسلم يضحك ويقول انت تقول ذا يا ابا حنظلة اه ۱۲

قوله تركتك عن الحدال والحراب ۱۲

قوله ان انتطحت نافيه ۱۲

ص۵۱۰ قوله وروى ابن منده والخطيب كما فى الميزان ۱۲

ص۵۲۹ قوله سلمة مسلمة الفهرى ۱۲

ص۵۹۷ قوله طليقين طليعين ۱۲

ص۵۹۸ قوله ويقال انه استشهد قلت وقع فى الكامل ذكره فى خلافة على ص۲۸۷ ج ۳

ص۶۱۵ قوله العاقب العرانى صوابه النجرانى ۱۲

ص۶۲۹ قوله عبد الله بن احمد اقول الحمد لله بل رواه احمد نفسه فى المسند حدثنا محمد بن ابى بكر المقدمى ثنا ابو معشر البراء ثنى صدقة بن طيلسة ۱۲

قوله ذراية الاستيعاب مافى المتن هو الصواب ۱۲

ص۶۸۰ قوله ياتى فى ابن صوابه ياتى فى عمرو ص۱۳۳ ۱۲

ص۷۱۱ قوله بالفى الف هذا هو الصحيح نظرا الى شان عبد الله وعظمه ۱۲

ص۲۱۳ قوله ذكره في ترجمة الحباب الفزاري ج ا ص۶۱۸ انه كان قد ادرك النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وروى حديثا فيه ذكر اتيان الحباب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم واسلامه رواه البغوي وابراهيم الحربي ۱۲

تنبيه عبد الله بن حاجب بن عامر بن المنتفق العقيلي العامري ابو الاسود العامري روى ابو بكر بن ابي شيبة عن الاسود العامري عن ابيه تعالى صليت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع يديه ودعا الحديث فا تكان عبد الله بن حاجب هذا هو المذكور في ترجمة الحباب سقط ما قال الحافظ في التقريب في هذا انه مجهول والا فلا جل رواية ابن شيبة كان يجب ان يذكر عبد الله بن حاجب العامري في القسم الرابع تنبيها على انه ليس صحابيا ولم يذكر في شئ من الاقسام الثلثة السابقة فليحرر والله تعالى اعلم ۱۲

ص۲۱۵ قوله من الرضاعة تقدم وسياتي القسم الثالث مستقلا ۱۲

ص۲۲۱ قوله وابن ابي عاصم والطحاوي في معاني الآثار في باب المشي بين القبور بالنعال ص۲۹۲ ولفظه بسنده الى مجمع بن يعقوب الانصاري عن محمد بن اسمعيل قال قيل لعبد الله بن ابي حبيبة ما تذكر من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلى في نعليه ۱۲

ص۲۲۷ قوله والعصر تواصيا بالحق وتواصيا بالصبر ۱۲

ص۲۷۷ قوله فقلت استغفر وفي شمائل الترمذي انه قال غفر الله لك يا رسول الله قال ولك ۱۲

قوله الخاتم فالتقمته فوجدته نميم على مسكا ۱۲

ص۲۸۴ قوله وهو غير عبد الله جزم به الحافظ في التقريب في علقمة ۱۲

ص۲۰۱ قوله هاك اى خذ ۱۲

ص۳۲۳ قوله قلت ثم من فذكر فيه سقط نعني احدبث لعدم قال عمر قلت ثم من فعد رجل فسكت

مخافة ان يجلبني في آخرهم ۱۲

ص ۸۵۶ قوله ابوداود وبقوله جزم الحافظ في التقريب في علقمة ۱۲

قوله ولا نبينه لعل صوابه منفيه ۱۲

قوله هو عبدالله بن سنان واختاره الحافظ في التقريب ومرض كون ابيه عبدالله بن عمرو ۱۲

ص ۸۶۲ قوله عبدالله بن عوف الذي يأتي ص ۱۰۲۳ ابن ابي عوف ۱۲

ص ۸۸۲ قوله في ترجمة الحرث بل في ترجمة بشر بن الحارث ۱۲

ص ۸۹۰ قوله وابو الطفيل بل قال في المرقاة روى عنه ابوبكر وعمر وعثمن وعلي ۱۲

ص ۸۹۲ قوله واخرج الترمذي قلت بل هو في الصحيحين كما في المشكوة فيبحث من لا نيسے ۱۲

ص ۹۲۵ قوله الاختلاف في اسم ابيه اقول عبدالله الزرقي هو رفاعة بن رافع الزرقي

يدل عليه ما في مسند احمد ج ۳ اول ص ۴۳۳ ۱۲

ص ۹۲۸ قوله ابو عاقمة الراجح كما رجحه الحافظ في التقريب وجنح اليه ههنا في عبدالله بن عمرو ان

والد علقمة عبدالله بن سنان واما ابن عمرو فوالد بكر ۱۲

قوله تقدم تقدم ص ۸۵۶ ان في والد عاقمة خلافا فقيل عبدالله بن عمرو وقيل عبدالله بن سنان ۱۲

ص ۹۲۳ قوله ابو عبدالجدسي الذي في المنتخب الجرشي ثم المناري فليحرر ۱۲

قوله عن عبدالله الكديري الذي في المنتخب عن عبدالله الكديري بن ابي طلاسة بن عبدالجبار

بن الحارث بن مالك الجرسي ثم الحماري عن ابيه عن جده ابي طلاسة عن عبدالجبار

بن الحارث بن مالك قال وفدت الخ ۱۲

قوله ان ابن عبدالجبار لفظ ابن من زيادة الناسخ فان الترجمة لعبدالجبار وقد ذكر

في منتخب كنز العمال ج ۵ ص ۲۱۵ على الصواب ۱۲

قوله ان يعينني الذي في المنتخب ليغيثني ۱۲

ص ۹۴۳ قوله والترمذي في جامعه ۱۲

قوله عن مالك بن يخامر هكذا هو فى نسختنا الترمذى مالك بن يخامر قال فى التقريب مخضرم
ويقال له صحبة اما هذا الكتاب فقد تكرر فيه هذا اللفظ فى هذين الوقتين فلكتب فى كل موضع
مالك بن عامر والله تعالى اعلم ١٢

ص ٩٧٤ قوله واما رواية شريك الصواب بشر بن بكر كما تقدم وكذا هو فى الترمذى ١٢

ص ٩٧٥ قوله فيه ابى قلابة عن خالد عن ابن عباس وانما هو عنه عن ابن عائش ١٢

قوله قلت لاحمد بن جابر بن حنبل ١٢

قوله عن خالد عن ابن عائش ١٢

قوله عن ابى قلابة عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله اخرجه الترمذى اقول الذى فى نسخة الترمذى عن ايوب عن ابى قلابة عن ابن عباس
وقال فى اخره وقد ذكروا بين ابى قلابة وابن عباس رجلا فساق رواية قتادة عن ابى قلابة
عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله واحمد اقول قال ابن الجوزى فى العلل قد رواه احمد فى مسنده باسناد حسن فساق با
سناده لنا عبد الله بن احمد الامام قال حدثنى ابى قال نا عبد الرزاق نا معمر عن ايوب عن ابى
قلابة عن ابن عباس ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فذكره وبالجملة فهو موصول عند
الترمذى واحمد كليهما والله تعالى اعلم ١٢

قوله عن ثوبان قلت اخرجه البزار كما فى الخصائص ١٢

قوله واما رواية ابى سلام هو الراوى الاخر عن ابن عائش الزائد بينه وبين النبى صلى الله تعالى
عليه وسلم مالكا ومعاذ بن جبل كما تقدم من رواية ابن خزيمة والترمذى ١٢

ص ٩٧٦ قوله هذا الطريق لكن زعم الدارقطنى كما تقدم فى العلل ان المحفوظ ان خالد بن اللجلاج
رواه عن عبد الرحمن لم يسمعه من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انما رواه عن مالك بن يخامر
عن معاذ اه ١٢

قوله عن عبد الرحمن بن عائش عن النبي صلے الله علیه وسلم ١٢

قوله عن معاذ عن النبي صلے الله تعالی علیه وسلم ١٢

قوله الیمامی هو الصحیح ١٢

قوله ابی کثیر هو الصواب ١٢

ص ١٠٢٤ قوله وقد اشرت الی ذلک اقول قد ذکر فی العبادلة ص ١٧٨ ونقل عن ابن الکلبی ان النبی صلے الله تعالی علیه وسلم غیر اسمه فسماه عبد الله وسیذکره لبید اسطر الفیا فلا ادری ما معنی هذا الاستبعاد هنا الا ان یرید به تائید مقال ابن الکلبی من جهة العقل لکونه ضعیفا فی باب النقل ١٢

ص ١٠٢٨ قوله فی عبد الله بن کعب لم یسبق ثمه الا انه یاتی فی عبد عمرو فان النبی صلے الله تعالی علیه وسلم غیر اسمه ١٢

ص ١٠٣٠ قوله هو العاقب تقدم ص ٣١٥ فی ذکر السید ١٢

قوله الترمذی من حدیثه باسم عبد المطلب ١٢

ص ١٠٣٦ قوله البغوی واشار الی تقریب الطلب کما یاتی فیه ١٢

قوله وصوب الطبرانی قلت لکن الحافظ نفسه اشار فی التقریب الی تضعیفه فقال عبد المطلب بن ربیعة بن الحارث بن عبد المطلب صحابی سکن الشام ویقال اسمه المطلب ثم رأیته ذکره فی المیم واشار الی تضعیف الاول فقال المطلب ابن الحارث بن عبد المطلب صحابی قیل انه عبد المطلب تقدم اھ والله تعالی اعلم ١٢

ص ١٠٤٣ قوله عبد الحرث قلت لم یتقدم ثمه ١٢

ص ١٠٦٩ قوله استشهد باحد قلت مر فی اخیه زید شهود ه بدرا ١٢

ص ١١١٥ قوله وشهد صفین وکذا الجمل کما یظهر من الکامل ج ٣ ص ٩٩ ١٢

ص ١١٢٣ قوله بسند الضعیف بل ساقط رواه عبد الرزاق عن یحیی بن العلا وهو رمی بالوضع عن بشر بن نمیر متروک متهم وسیاتی فی عمرو بن قرة فان هذا الحدیث تتمته حدیث عمرو وعنه عبد الرزاق ١٢

ص ۱۲۱۲ قوله النسب النسبت ۱۲

ص ۱۲۳۲ قوله الزبیر بن عمار النسابة الثقة ۱۲

ص ۱۲۵۶ قوله باحد فلما باحدهما وح لاحاجة الی البیاض ۱۲

جلد سابع ص ۱۴ قوله تقدم لعله شبیر الی علقمة بن الاعور السلمی الی الاعور لکن لم یذکر ثم نسبه وذکر عن یونس بن بکیر علقمة بن الاعور بن قطبة وہو مخالف لہذا النسب فالله اعلم ۱۲

ص ۲۱۱ قوله لایعلو النفی ابد صوابه استی ۱۲

ص ۲۱۳ قوله منتقصة صوابه مستبتة کما فی سیرة ابن ہشام ۱۲

ص ۲۱۴ قوله عبد المطلب والیه ان یقول لا اله الا الله بکذا المسلم فی کح وللبخاری فی الجنائز وفی المغازی ۱۲

ص ۲۱۵ قوله فہو مرسل اقول وصله العقیلی وتمام فی فوائده وابن عساکر عن ابن عباس رضی الله تعالی عنہما کما فی کنز العمال ۱۲

قوله ما یدل علی اسلامه انما یدل علی ابن ما فعلت ما فعلت الا لان لک حماو لولا ہا لم افعل ہذا القدر الضیا ۱۲

ص ۲۱۸ قوله عن الحسین بن علی لعل صوابه عن علی فان الحسین رضی الله تعالی عنه لم یدرک ابا طالب ولم یره وانما ولد بعد موته بسنین ۱۲

ص ۵۹۷ قوله ثم ثبت یثب ۱۲

ص ۵۹۸ قوله وانه یخبر یجبر ۱۲

ص ۶۰۰ قوله تستامننی تسامینی ۱۲

ص ۶۰۵ قوله اولئکن اولکن ۱۲

ص ۶۰۸ قوله لم تحفظ عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ۱۲

ص ۶۷۶ قوله عن امه لعل صوابه عن ابیه بدلیل ما یأتی من انه لا یصح لنافع سماع من ام سلمة ۱۲

ص ٦٧٧ قوله وفي الصحيحين اقول رواه البخاري في تقصير الصلاة تعليقا من طريق سالم وفي العمرة وفي الجهاد باب سرعة السير وصلا من طريق اسلم وليس فيه في المواضع الثلثة ذكر رجوع ابن عمر من الحج ولم اقف عليه في صحيح مسلم اصلا والحافظ ادرى والله تعالى اعلم ١٢

ص ٦٩٤ قوله وهو واه ولكن ما ذكر فيه كله صحيح ثابت بوجوه آخر ١٢

ص ٧٢٥ قوله تنكحها صوابه سلحتكها كما نقل الزرقاني عن السيرة الكبرى ١٢

ص ٧٢٦ قوله عن سعيد صوابه معبد ١٢

قوله واخرجه النسائي من طريق المذكور ١٢

قوله عن سعيد صوابه معبد ١٢

ص ٧٨٠ قوله ما عزت ما غرت ١٢

ص ٧٨٣ قوله تضيم تقم ١٢

ص ٩٠١ قوله لئن سقيتها اي لاتسقها الماء بعد افطارها ايضا وان سقيت لا وقعن بك ١٢

قوله كذلك بلا ماء ١٢

ص ٩٠٢ قوله عن ابن الكلبي عن الكلبي ١٢

ص ٩٢٤ قوله ذكر الاسناد صوابه الاسعاد بالعين ذلك انها قالت يا رسول الله الا آل فلان فانهم كانوا اسعدوني في الجاهلية فلا بد لي من دون العد حم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا آل فلان رواه مسلم ١٢

ص ٩٥٥ قوله عوف عون ١٢

ص ٩٥٦ قوله ابهم اصحصر ١٢

ص ٩٧٧ قوله موتمة اي ذات اثيام ١٢

ص ۱ قوله فی ترجمة جهم بن قثم وسیأتی فی مطر بن هلال ۱۲

ص ۲۶ قوله الملائکة مشهور والصواب انه صلی الله تعالی علیه وسلم حین رسل الیهم فکان ینبغی ذکره

قوله وذکر من اعرف اسمه من الملئکة ۱۲

ص ۵۳ قوله من فیه فئة ۱۲

ص ۷ قوله لفظ زید اقول الذی فی نسخ الثلث للسنن الطبع القدیم والطبع الجدید ص ۱۸۱

وطبع مصر علی هامش الزرقانی ص ۳۵۱ ان جهم زید الخ ۱۲

ص ۷۹ قوله محمد بن حسین مرج ا ص ۱۸۸ محمد بن حسن ۱۲

قوله حسین بن علی بن ابی طالب ۱۲

ص ۸۰ قوله ورواه عبد الرحیم الذی فی اللالی ص ۱۰۵ من سیاق الخطیب عبد الرحمن بن ابراهیم ۱۲

قوله وله طریق اخری فصلنا طرقه فی جزاء الله عدوه ۱۲

ص ۸۲ قوله ثم استخلفه استلحقه ۱۲

ص ۱۰۵ قوله یونس بن بکیر قلت والترمذی فی شمائله ۱۲

ص ۱۲۳ قوله والحصین بن لقمان الظاهر انه تصحف من لقیم فانه کما یاتی فی لقمان لقمان بن لقیم ۱۲

قوله رجلا سرکم الذی فی الزرقانی من ابن شاهین البغوی لکم عاشر اعقلکم لوای

فدخل طلحة بن عبید الله فعقد لهم لواء وجعل شعارهم یا عشرة فهو الی الیوم کذلک الخ ج ۴

ص ۷ وقد مر فی الکتاب فی بشر بن الحارث ص ۳۰۶ ۱۲

ص ۱۶۶ قوله وغیرهم منهم معویة کما فی النسائی ۱۲

ص ۱۶۷ قوله عمارا عامرا کما فی الکامل ۱۲

ص ۲۱۰ قوله او الغامدی اقول ذاک الذی یاتی فی مالک غیره فان الآتی استشهد فی الاحزاب فقبضه

النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وهذا انما مات فی زمن معویة فکان علی الحافظ افراده ۱۲

ص ۲۴۳ قوله

ص ۲۲۴ قوله ادرک ای بازمان ولذا قال فی التقریب مخضرم ولذا عده فی القسم الثالث ۱۲

ص ۲۲۵ قوله فی حدود السبعین الذی فی تقریبه فی حدود الثمانین ۱۲

ص ۲۴۳ قوله من طریق زید صوابه یزید کما فی المسند ج ۳ ص ۲۸۳ وہو یزید بن عبد اللہ بن الشخیر لنسب لجدہ ۱۲

ص ۴۷۸ قوله ان ہولاء لعل ہہنا سقط والذی فی الزرقانی ج ۳ ص ۲۷۹ بروایة ابن ابی خیثمة والزبیر بن بکار عمن سمع النبی صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم یا زح ابا سفین فی بیت ام حبیبة وابو سفین فی بیت یقول له ترکتک فتر کتک العرب ولم تنتطح بعدہا جماء ولا قرناد وہو صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم یضحک ویقول انت تقول ہذا یا ابا حنظلة اھ ۱۲

قوله ترکتک عن الجدال والحرب ۱۲

قوله ان نافیة ۱۲

ص ۵۱۰ قوله وروی ابن مندة والخطیب کما فی المیزان ۱۲

ص ۵۲۹ قوله عن حبیب بسلمة مسلمة الفہری ۱۲

ص ۵۹۷ قوله طلیقین طلیعتین ۱۲

ص ۵۹۸ قوله انه استشہد قلت ووقع فی الکامل ذکرہ فی خلافة علی ج ۳ ص ۱۶۷ ۱۲

ص ۶۱۵ قوله العاقب العمرانی صوابه النجرانی ۱۲

ص ۶۷۹ قوله عبد اللہ بن احمد اقول الحمد لله بل رواہ احمد نفسه فی المسند حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی ثنا ابو معشر البراء ثنی صدقة بن طیسلة الخ ۱۲

قوله درایته الاستیعاب ما فی المتن ہو الصواب ۱۲

ص ۶۸۰ قوله فی ابن عمرو صوابه یاتی فی عمرو ص ۱۲۴۴ ۱۲

ص ۷۱۱ قوله بالفی الف ہذا ہو الصحیح نظرا الی شان عبد اللہ وعظمته ۱۲

ص ۷۱۳ قوله فی ترجمة الحباب الفزاری ج ۱ ص ۶۱۳ انه کان قد ادرک النبی صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم

واسلامہ رواہ البغوی وابرہیم الحربی ۱۲

تنبیہ عبد اللہ بن حاجب بن عامر بن المنتفق العقیلی العامری ابو الاسود العامری روی ابو بکر بن ابی شیبۃ عن الاسود العامری عن ابیہ قال صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا الحدیث فاکان عبد اللہ بن حاجب ہذا ہو المذکور فی ترجمۃ الحباب سقط ما قال الحافظ فی التقریب فی ہذا انہ مجہول والا فلاجل روایۃ ابن ابی شیبۃ کان یجب ان یذکر عبد اللہ بن حاجب العامری فی القسم الرابع تنبیہا علی انہ لیس صحابیا ولم یذکر فی شئ من الاقسام الثلثۃ الباقیۃ فلیحرر واللہ تعالی اعلم ۱۲

ص ۸۱۵ قولہ تقدم فی ترجمۃ وسیاتی فی القسم الثالث مستقلا ۱۲

ص ۸۲۱ قولہ وابن ابی عاصم والطحاوی فی معانی الآثار فی باب المشی بین القبور بالنعال ص ۲۹۲ ولفظہ بسندہ الی مجمع بن یعقوب الانصاری عن محمد بن اسمعیل قال قیل لعبد اللہ بن ابی حبیبۃ ما تذکر من رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم صلی فی نعلیہ اھ ۱۲

ص ۸۲۷ قولہ والعصر تواصیا بالحق وتواصیا بالصبر ۱۲

ص ۸۲۷ قولہ فقلت استغفر یا رسول اللہ وفی شمائل الترمذی انہ قال غفر اللہ لک یا رسول اللہ قال ولک ۱۲

ص ۸۲۷ قولہ الخاتم فالتقمتہ فوجدتہ نیم علی مسکا ۱۲

ص ۸۳۲ قولہ وہو غیر عبد اللہ جزم بہ الحافظ فی التقریب فی علقمۃ ۱۲

ص ۸۳۳ قولہ من فذکر رجالا فیہ سقط ففی الحدیث بعدہ قال عمر فقلت ثم من فعد رجالا فسکت یخافہ ان یجعلنی فی آخرہم ۱۲

ص ۸۵۶ قولہ ابو داود ولقولہ جزم الحافظ فی التقریب فی علقمۃ ۱۲

قولہ ماتیتبہ لعل صوابہ بنضیلہ ۱۲

قوله ہو عبد اللہ بن سنان واختارہ الحافظ فی التقریب ومرض کون ابیہ عبد اللہ بن عمرو ۱۲

ص ۸۶۲ قوله عبد اللہ بن عوف الذی یاتی ص ۱۰۲۳ ابن ابی عوف ۱۲

ص ۸۸۲ قوله فی ترجمة الحرث بل فی ترجمة لبشر بن الحارث ۱۲

قوله والبو الطفیل الخ قال فی المرقاة روی عنہ ابوبکر وعمر وعثمن وعلی ۱۲

ص ۸۹۲ قوله الترمذی قلت بل ہو فی الصحیحین کما فی المشکوة فسبحن من لا ینسی ۱۲

ص ۹۲۵ قوله عبد اللہ الداری ہو ابن ر تقدم اقول عبد اللہ الزرقی ہو رفاعة بن رافع الزرقی یدل علیہ ما فی مسند احمد ج ۳ اول ص ۴۲۴ ۱۲

ص ۹۲۸ قوله ابو علقمة تقدم الراجح کما رجحہ الحافظ فی التقریب وجنح الیہ ہہنا فی عبد اللہ بن عمرو ان والد علقمة عبد اللہ بن سنان واما ابن عمرو فوالد بکر ۱۲

قوله تقدم تقدم ص ۸۵۶ ان فی والد علقمة خلافا قیل عبد اللہ بن عمرو وقیل عبد اللہ بن سنان ۱۲

ص ۹۳۲ قوله ابو عبید الحدسی الذی فی المنتخب الحرشی ثم المناری فلیحرر ۱۲

قوله عن عبد اللہ الکدیر الذی فی المنتخب عن عبد اللہ بن الکدیر بن ابی طلاسة بن عبد الجبار بن الحارث بن مالک الحرسی ثم ہمناری عن ابیہ عن جدہ ابی طلاسة عن عبد الجبار بن الحارث بن مالک قال وفدت الخ ۱۲

قوله ابن عبد الجبار لفظ ابن من زیادة النساخ فان الترجمة لعبد الجبار وقد ذکر منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۲۱۵ علی الصواب

قوله ان یعینی الذی فی المنتخب لیغنینی ۱۲

ص ۹۷۳ قوله والترمذی فی جامعہ ۱۲

قوله عن مالک بن یخامر ہکذا ہو فی نسختہا الترمذی مالک بن یخامر قال فی التقریب مخضرم ویقال لہ صحبة اما ہذا الکتاب فقد تکرر فیہ ہذا اللفظ فی ہذین الوقتین فکتب

فی کل موضع مالک بن عامر والله تعالیٰ اعلم ١٢

ص ٩٧٣ قوله واما روایة شریک الصواب بشر بن بکر کما تقدم وکذا ہو فی الترمذی ١٢

ص ٩٧٥ قوله فیه ای فلیس عن خالد عن ابن عباس وانما ہو عنه عن ابن عائش ١٢

قوله قلت لاحمد بن حنبل ١٢

قوله عن خالد عن ابن عائش ١٢

قوله عن ابی قلابة عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله اخرجه الترمذی اقول الذی فی نسخت الترمذی عن ایوب عن ابی قلابة عن ابن عباس وقال فی آخره وقد ذکروا بین ابی قلابة وابن عباس خالدا فساق روایة قتادة عن ابی قلابة عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله عن ثوبان قلت اخرجه البزار کما فی الخصائص ١٢

قوله واما روایة ابی سلام ہو الراوی الآخر عن ابن عائش الزائد بینه وبین النبی صلے الله تعالیٰ علیه وسلم مالکا ومعاذ بن جبل کما تقدم من روایة ابن خزیمة والترمذی ١٢

ص ٩٧٦ قوله قال ہذا الطریق لکن زعم الدارقطنی کما فی العلل ان المحفوظ ان خالد بن اللجلاج رواه عن عبد الرحمن بن عائش وعبد الرحمن لم یسمعه من رسول الله صلے الله تعالیٰ علیه وسلم ان رواه عن مالک بن یخامر عن معاذ اھ ١٢

قوله عبد الرحمن بن عائش عن النبی صلے الله تعالیٰ علیه وسلم

قوله عن معاذ عن النبی صلے الله تعالیٰ علیه وسلم ١٢

قوله الیمانی ہو الصحیح ١٢

قوله ابی کثیر ہو الصواب ١٢

ص ١٠٢٣ قوله وقد اشرت الی ذلک فی العباد لة اقول قد ذکر فی العبادلة ص ١٧١ ونقل عن ابن الکلبی ان النبی صلے الله تعالیٰ علیه وسلم غیر اسمه فسماه عبد الله وسیذکره بعد اسطر الضیا

فلا ادري ما معنى هذا الاستبعاد هنا الا ان يريد به تلميذه فقال ابن الكلبي من جهته العقل لكونه ضعيفا في باب النقل ١٢

ص ١٠٢٨ قوله في عبد الله بن كعب لم يسبق ثمه الا انه ياتي في عبد عمرو فان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم غير اسمه ١٢

ص ١٠٣٠ قوله الترمذي باسم عبد المطلب ١٢

ص ١٠٣١ قوله حكى البغوي واشار الى تقوية الطالب كما ياتي فيه ١٢

قوله الطبراني قلت لكن الحافظ نفسه اشار في التقريب الى التضعيف فقال عبد المطلب م د س بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب صحابي لكن الشام ويقال اسمه المطلب ثم رايته ذكره في الميم واشار الى تضعيف الاول فقال المطلب ابن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب صحابي قيل انه عبد المطلب تقدم اهـ والله تعالى اعلم ١٢

ص ١٠٤٣ قوله عبد الحرث قلت لم يتقدم ثمه ١٢

ص ١٠٦٩ قوله استشهد باحد قلت مر في اخيه زيد شهوده بدرا ١٢

ص ١١١٥ قوله وشهد صفين وكذا الجمل كما يظهر من الكامل ج ٣ ص ٩٩ ١٢

ص ١١٣٤ قوله عن عبد الرزاق بسند ضعيف بل ساقط رواه عبد الرزاق عن يحيى بن العلاء رمي بالوضع عن بشر بن نمير متروك متهم وسياتي في عمرو بن قرة فان هذا الحديث تتمة حديث عمرو عند عبد الرزاق ١٢

ص ١٢١٤ قوله السبب الثبت ١٢

ص ١٢٣٢ قوله الزبير بن الغسانة الثقة ١٢

ص ١٢٥٦ قوله باحد فلما صوابه باحدهما وح لا حاجة الى البياض ١٢

بدائعُ الصنائعُ فی ترتیب الشرائعُ

مصنف کا تعارف :- علامہ وفقیہ ابوبکر بن مسعود بن احمد کاشانی، علاؤالدین اور ملک العلماء کے لقب سے یاد کیئے جاتے ہیں۔ آپ علامہ علاؤالدین محمد سمرقندی صاحب تحفۃ الفقہاء کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ آپ نے تحفۃ الفقہاء کا درس آپ ہی سے لیا تھا۔ "بدائعُ الصنائعُ" اسی تحفۃ الفقہاء کی شرح ہے۔ جب آپ نے بدائعُ الصنائعُ فی ترتیب الشرائعُ (شرح تحفۃ الفقہاء) اپنے استاد کی خدمت میں پیش کی تو علامہ علاؤالدین محمد سمرقندی نے اپنی فاضلہ اور عالمہ دختر "فاطمہ" کا عقد آپ کے ساتھ کر دیا۔ حالانکہ بعض شاہزادے اور سلاطین ان کے خواستگار تھے لیکن آپ نے اپنی فاضلہ دختر کے لیئے ایک فاضل نوجوان کو ان شاہزادوں اور سلاطین پر ترجیح دی اور علم کے دقار کو مجروح ہونے نہیں دیا۔ صاحب تحفۃ الفقہاء کی دختر فاضلہ فاطمہ کا علمی مرتبہ یہ تھا کہ فتویٰ پر والدِ محترم کے دستخط کے ساتھ ساتھ ان کے دستخط بھی ہوتے تھے۔

علامہ کاشانی اکثر فتووں میں خطا کر جاتے تھے تو آپ کی فاضلہ بیوی اُن کی نشاندہی اور توجیہ کرتی تھیں تو آپ اپنے قول سے رجوع کر لیتے تھے۔ علامہ کاشانی نے ۵۸۷ھ میں قرآنِ پاک تلاوت کرتے ہوئے انتقال فرمایا۔ آپ کے انتقال سے قبل آپ کی فاضلہ بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اور شہر حلب میں دفن کیا گیا تھا۔ علامہ کاشانی کو بھی حسبِ وصیّت ان کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ حلب میں ان دونوں کی قبریں زیارت گاہِ عوام وخاص ہیں اور یہ دونوں پاک روحیں مستجاب الدعوات ہیں۔

صنائعُ وبدائعُ فقہ حنفیہ میں بڑی مقبول ومعروف کتاب ہے۔ آپ نے اپنی شرح کے ذریعہ تحفۃ الفقہاء کے بہت سے مشکل مقامات کو سریع الفہم بنا دیا۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ کا حاشیہ اسی شرح تحفۃ الفقہاء موسومہ بہ بدائعُ الصنائعُ فی ترتیب الشرائعُ پر ہے۔

حواشی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

بسم الله الرحمن الرحيم

ص ٢٤ قوله الماء غالبة على اجزاء الثمر - جاز اى الغلبة بالاجزاء وقد قدم صحح المحقق ان العبرة
للون والطعم فان لم يخالف فيهما فبالاجزاء ف ٢٤٠ ويرد عليه فيه ١٢

ص ٤٢ قوله من احد تحريه فتوضأ - غير انه هو به مغرور ١٢

ص ٤٢ قوله لانعدام العذر فتبين انها - اقول كيف ينعدم العذر وهو انقطاع ناقص انما يزول
بكامل يستوعب وقتا تاما كما نصوا عليه قاطبة نعم هو الحكم اذا لم يجده في الوقت الثاني
لانه به يتم الانقطاع ويحكم بزوال العذر من اول الانقطاع فتبين انها صليت بوضوء
وضوء العذر حين لا عذر وما في من الغنية - ان توضأ مع السيلان وصلى على الانقطاع
وتم الانقطاع باستيعاب الوقت الثاني اعاد اه وفي الهندية من المضمرات وهكذا اذا
اى انقطع في خلال الصلاة وتم الانقطاع اه فهذا حكم واضح وقد قال في البحر من السراج الوهاج
لنا اى للاستحاضة انقطاع كامل وناقص فالكامل ان ينقطع وقتا كاملا فهذا
يوجب الزوال (اى زوال العذر) ويمنع اتصال الدم الثاني (اى الحادث في الوقت
الثالث) بالاول (اى السائل قبل هذا الوقت الكامل) والناقص ان ينقطع دونه
فهذا لا يزيله ويكون ما بعده كدم متصل اه ففي صورة الكتاب اذا انقطع في بعض
الوقت الاول ثم عاد في الوقت الثاني كان كله دما متصلا لم ينعدم العذر فتبين
انها طاهرة هذا ما ظهر للفقير ملتبسا مل ١٢ ثم اقول لك ان تقول الصواب انه ان توضأ على
الانقطاع ودام الى خروج الوقت لم ينتقض به لان وضوءه هذا الوضوء صحيح لان
المنافي لا مقارنه ولا طاريه ولصوا ان لو توضأ على الانقطاع ولم يخف وهو منقطع ولم يدم الى
خروج الوقت لا انقطاعه ينتقض بخروج بل يجمع كما لا يخفى اذ انه في البحر وغيره

فاذا صلوا ان فيه ومسحه في الانقطاع الدائم الى خروج الوقت كوضوء صحيح و
مسح صحيح فكذا صلاته فيه تكون كصلاة صحيح فلا تتأدى بوضوء المعذور وما في التتمة يخالفه
وما في البدائع مطلق فيقدم عليه لاسيما وتبعه في الجامع الكبير هذا غاية ما وصل اليه
فهم القاصر والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢

٤٩ قوله فلم يبطله اصلا — وان اعاده استحسن ١٢

٤٩ قوله وقال محمد في رجلين مع احدهما — هذا قوله الاول اي ابي يوسف على خلاف الامام
الاعظم في ذي الاناء والثوب انظر الثانية المعربة ج ١٢

٥٠ قوله الا في حال وقوع الشك في طهورية الماء — اقول بل ولا فيها لان الصحيح في الاناء واحد منهما ١٢

٥٠ قوله وهو يلتزم بالبدء فان خاف ذهاب الوقت — اضافه رعاية لقول محمد ١٢

٥٠ قوله الوقت الناقص في الفجر اذا طلعت الشمس
تعليل لا ينتج الاولى او تحليل اخر في العصر ١٢

قوله لان الوقت الناقص قليل لا يتسع للاداء فلا يجب — اقول كأنه اراد دوامه
ثم انه الم وقتا يقع فيه الاشتباه بين طلوع الشمس وعدمه فما دام يشك يكون
الوقت في الفجر لان اليقين لا يزال بالشك لكنه وقت ناقص لكراهة الصلاة في
هذا الوقت وهذا هو المعنى بالنقص تامل ١٢

٥١ قوله دم الاوزاغ نجس لانه سائل ١٢

٥١ قوله فيما عليه ماء الورد واللبن ونحو ذلك — اقول هذا في الملقى فان الملقى فيه
لم يلاق الحدث انما لاقاه الملقى وهو مغلوب بخلاف صورة الاغتسال في الماء
فان الكل ملاق حكما كما نص عليه محمد رحمه الله تعالى ١٢

قوله فاما ملاقاة النجس الطاهر فيوجب — اقول ان اراد انه لو وقع في الماء الخنزير او
شعرة منه واخرجت بل ينجس الا القدر الذي لاقاها فقدم شيخنا فانك محققه على دم

لا يمكن التمييز بهذا لا يقول به احد منا وانما الامر ان اداء القليل في حكم شيء واحد مما لاقى
جزء منه فقد لاقى الكل فينجس كله وما ذكره الامام آنفا في تقليل الفرق بين
وقوع فارة وسنور وشاة في البئر فغير مسلم بل يقاس الابار على خلاف القياس
الا ترى ان لو فرض عدم التنجس بالفارة الا بقدر عشرين ولو التزم فساد الكل لاختلاط
بحيث لا امتياز ونزح عشرين لا يتعين خروج تلك العشرين بعينها والقياس
على حديث التغوير ظاهر الفرق فان التغوير في الجامد فلا سراية واذا كان الامر
على ما ذكرنا في النجاسة ان في التعليل لقاء البعض كلقاء الكل فكذا في الاغتسال
بخلاف صورة الملقى والله تعالى اعلم ١٢

٧٩ قوله فبالاغتسال صار الماء مستعملا - اي من النجاستين ١٢

قوله والرجل طاهر في الوجهين جميعا - اي على طهارة الماء المستعمل كما هو قولهم جميعا عند
العراقيين وكذا على نجاسته عند الامام لان حكم الاستعمال انما يظهر بعد الانفصال
اما عند ابي يوسف فلانه يجعل الماء مستعملا باول لقائه العضو كما سياتي والماء
المستعمل نجس وملاقاة النجس ينجس البدن فلا يطهر عنده ابدا كما سياتي بعد السطر ١٢

قوله وان لم يكن طاهرا فان كان على بدنه نجاسة حقيقية - نسخه ومع اذا كان
على بدنه نجاسة حقيقية او حكمية وبدأ بالاول فيقال فان كان على بدنه الخ ١٢

قوله وعند ابي يوسف المياه كلها نجسة - وان النجس في البئر لان شرط التطهير
عنده الصب ولم يوجد فبدنه نجس ابدا كما النجس في البئر نجسها ولم يكتسب الطهارة ١٢

قوله وعند محمد ان النجس لطلب الدلو - في العبارة قلق وجزازة بيناها في النيفة الانقى
فليتامل والله تعالى اعلم ١٢

قوله لصار مستعملا - بالمثلثة الاولى بالادلى ١٢

قوله وعند ابي يوسف هو نجس ولا يخرج طاهرا ابدا - لان الماء المستعمل نجس عنده ١٢

قوله عند الفردرة على ما نية كر - اما عندهما فالحكم ما رعنه انه نجس لا يطهر ابدا ١٢

قوله قولا واحدا وله في الثوب قولان - لاشتراطه الصب ١٢

قوله لقول الاصل - فيه ان عنه ابي يوسف تحصيل الاستعمال بمجرد الملاقاة من دون التوقف على الانفصال ١٢

قوله ولا البعير الماء مستعملا - من قوله لبعير الى فقد الاستعمال كله داخل تحت النفي اي سيرورة الماء مستعملا مطلقا لوجود رفع الحدث وان لم ينو واقامة القربة الغيا ان نوى بهذا انتف مثلا لبعير مستعملا مطلقا وان وجد النية لسيلان وانما كان هذا للانتفاع لان فرض المسح الخ ١٢

قوله لان المجتمع سو الماء الطاهر - هذا يدل على ان ماء الحوض الكبير خرج منه واجتمع في موضع اعمق تعني قوله قل مادة اي مساحة وهذا كقول الدر عن التاتارخانية فراجعه بما ١٢ ولكن قوله ثم عاد ماء الماء حتى امتلا الحوض يدل على ان الحوض اعلاه كبير واسفله صغير وقل مادة اي خرج فيضه حتى تلقى في الاسفل ١٢

قوله ولم يخرج منه شيء - اي لم يفض في جوانبه اذ به يصير جاريا فيطهر ١٢

قوله كما دخل الماء فيه صار نجسا - ومثله قول الخانية الماء الطاهر اذا كان في موضع هو عشر في عشر لكنه فيه نجاسة ثم اجتمع ذلك الماء في مكان هو اقل من عشر في عشر يكون طاهرا الخ ١٢

قوله لو وقعت في نحو نهر - كيف يؤدي الى ذلك الشرع جعل الكثير الجاري لا يقبلان النجاسة ما لم تغير احد اوصافهما والماء القليل شيء واحد فيقيه فها در المجاهد مجاهد وانما الحلبية ص ١٦٣ ١٢

قوله بالاجماع — اي اجماع اصحابنا رضي الله تعالى عنهم ١٢

قوله احتلم الصبي بعد الغسل هل يعيده ١٢

قوله اذا لم تصح فرضا الخ ولغلط ۱۲

قوله نوی کل امامة صاحبه جاز اذا قصد اوه لا ۱۲

قوله رفع اليدين ان لم يغب اوجب فساد الصلاة ۱۲

قوله ومنها اى من مفسدات الصلاة الكلام - عطف على قوله ص۲۵ منها حدث الحمر ۱۲

قوله لا تفسد صلاته بمرة واحدة - اقول هذا اذا لم يرد التسليم كما يأتي فيه السطر انه اذا كان الفتح على غير امامه ينبغى ان ينوى التلاوة دون التعليم ۱۲

قوله ولا للمصلى ان يرد سلامه - اى الشرع ولو ذكر تفسد الصلاة ۱۲

قوله على قول ابى حنيفة يكره - اقول قد قدم انها كراهة التلاوة والتسبيح والتهليل حال الخطبة - فهذا النص به على كراهتها فى الاوقات الثلثة ايضا على قول الامام خلافا لما صححه فى مبسوط فخر الاسلام والنهاية والغاية وقد مشى على مثل ما هنا فى معراج الدراية ۱۲

قوله اخوانا بغوا علينا اشار الى ترك الغسل - رحمك الله ورحمنا بك الا قاله فى اهل صفين وقال فى اهل نهروان شر قتيلى على وجه الارض ۱۲

قوله الصلاة شرعت لتعظيم الميت - صلاة الجنازة شرعت لتعظيم الميت ۱۲

قوله فقال ان شاء الله هو ولم يكن - الذى فى حقظى بعوان شاء وهو الصحيح ۱۲

قوله وعند عامة العلماء لا يحنث وجه قولهم - انقلبت النسبة وهو الصواب لا يحنث وعند عامة العلماء يحنث ۱۲

قوله ولنساء ان صيغته افعل للحال حقيقة - اى لا افعل كذا ولا افعل كذا ۱۲

قوله انه اذا لم يذكر المحلوف به - كما ان قال احلف بالله اوبحرمته ۱۲

قوله لانه ما اراد به الطلاق لاى حاله - صوابه انه بدون اللام متعلق بقوله لا يدين بنزع الخافض اى لا يدين فى انه لم يرد به الطلاق فيحكم بوقوعه فى المذاكرة وفى الغضب وان ادعى انه لم يرده ۱۲

قوله كما يحتمل الطلاق طلاق اذا نوى ۱۲

قوله فلم يكن ذلك دليلا على انتفاء النكاح - اقول النظر فان هذا يقتضي ان الكناية محمول على انتفاء النكاح باختصاصه بحالة الانتفاء وهو منقوض باحرف كثيرة كقومي واخرجي واذهبي وغير ذلك بل الوجه في تحليله ما افاده السيد الازهري ان الغالب بعد الطلاق حدوث الرغبة والحاجة اليها ۱۲

قوله قال لها انت طالق ثلاثا - الاشارة بالاصابع انت طالق بكذا ۱۲

قوله انما وجبت لاستبراء الرحم - صوابه ما الباقية ۱۲

قوله لبعد امكان الوطء ولم يوجد - لعل صوابه بعد امكان الوطء ۱۲

قوله اما ان جاءت به لاقل من سنتين منذ طلقها الاول - فان جاءت به لاقل من سنتين منذ طلقها الاول او مات ولاقل من ستة اشهر منذ تزوجها الثاني ۱۲

قوله وان جاءت به لاكثر من - اقول بقي الوجه الثالث وهو ما اذا امكن اثباته من كل منهما وكذلك هو متروك فيما نقل في الهندية عن هذا الكتاب ۱۲ والعجب ان البحر نقل عن هذا الكتاب ص ۱۴۳ انه للثاني والنكاح جائز لانا وقد اسباعلى التزوج دليل وانقضاء عدتها في الاول اه مع انه لا ذكر لهذا الشق في الكتاب اصلا كما ترى (وكانه) استبعد عليه الوجه الثاني بالثالث فان معنى ما في البحر مذكور في الوجه الثاني في الكتاب (وكذا) الا ذكر له في الخانية كما في البحر ههنا وقد ذكره في البحر قبل هذا بثمانية اوراق واحتاج فيه الى البحث فبحث ان الولد للاول وقد وافق بحثه هذا نص الامام الحاكم الشهيد في الكافي كما في المنحة ص ۱۵۶ والله تعالى اعلم ۱۲ اقول لكن بقي شيء وهو ان حكم الكافي غير مقيد بما اذا علم الثاني انه في العدة واذا جعلناه في هذه الصورة للاول كان الحاصل انه للاول مهما امكن فان لم يمكن فمجهول النسب وهذا هو حكم العدة فيما اذا تزوجها عالما بانها وهو يريد الفرق بينه وبين ما اذا تزوجها غير عالم بالعدة فينبغي على طرحه

ان يقال في الصورة الثالثة المتروكة ان التزوج الثاني ان كان بعد مدة في الموت او الطلاق
الصالح لانقضاء العدة فالولد للثاني وبهذا يحمل الدليل المذكور في البحر وان كان قبل
ذلك فالولد للاول لانه وطء عن نكاح فاسد فلا يستند اليه مع امكان ولا يستند الى
الوارث الصحيح ولا ينافيه ما في الكافي فانه قال تزوجت المرأة في عدتها من طلاق بائن
الخ وذلك انما هو في التزوج قبل مضي المدة الصالحة لانقضاء العدة فان بعدها يحمل
اقدامها على التزوج اقرارا بانقضائها حتى لو انكرت لم تصدق لا في حق الزوج الاول ولا
في حق الثاني كما تقدم في الكتاب آخر ص ١٩٩ هذا هو التحقيق الحقيق بالقبول وبه يلتئم
كلمات الفحول والحمد لله رب العالمين. ١٢ فالحاصل ان المطلقة او المتوفى عنها
زوجها ان تزوجت بآخر وهو يعلم انها في العدة (ولا يكون هذا الا في صلوح المدة لا
نقضاء العدة وعدمه لا بمجرد عدم الانقضاء مثلا كمن طلقت وهي تحيض في سنة مرتين
فتزوجت على راس سنة بعد حيضتين والثاني يعلم انها لم تحض الثالثة) فالولد للا
ول مطلقا ان امكن والا فللثاني ان امكن والا فمجهول النسب اما النكاح ففاسد
على كل حال وان لم يعلم الثاني انها في العدة فان لم يمكن الحاقه باحد منهما فمجهول
النسب والنكاح صحيح بهذا الفرض على ما في البدائع وغيرها وفاسد على تحقيق العلامة
الشامي وان امكن لاحدهما خاصة فهو له فان كان للاول ظهر فساد هذا النكاح وان
كان للثاني ظهرت صحته وان امكن لكل منهما فان نكحت بعد مدة صالحة لانقضاء العدة
فالولد للثاني والنكاح صحيح والا فللاول والنكاح فاسد فاغتنم هذا التحرير والحمد
لله اللطيف الخبير ١٢

قوله سنتين منذ طلقها الاول - فيحمل اقدامها على التزوج على انقضاء عدتها من الاول ١٢

قوله تزوج امرأة وهي حامل - تنظر فيه الشامي فراجعه ١٢

قوله فان علم ذلك وقع النكاح الثاني فاسدا - في الهندية من الكتاب وقع وهو الصواب ١٢

قوله ان امكن اثباته منه - اى الزوج الثانى ۱۲

قوله منذ تزوجها الثانى لان النكاح الثانى وان كان فاسدا - مبنى على قول الطرفين اما على قول ابى يوسف المعتبر به فالمدة تعتبر من وقت الوطء ۱۲

قوله فقد اختلف فيه قال ابو حنيفة - هو الذى فيه اختلاف الفتوى فقال الامام الاعظم للاول وبه افتى الامام ظهير الدين لان صريح النص ان الولد للفراش وروى انه رجع عنه وقال هو للثانى اى ان امكن وبه افتى الصدر الشهيد وعليه الفتوى تجنيس خانيه سرجيه هنديه ۱۲

قوله وان كانت ولدته لستة اشهر - لقيام الفراش اذ لا موت ولا طلاق ۱۲

قوله ولكنها الثانى فهو للاول - اى الوطء والظهور فساد النكاح كذا

قوله اما الذى يخص الطلاق المبهم - عطف على قوله ص ۱۹۰ اما الذى يعم المعين المبهم ۱۲

قوله واما الذى يرجع الى نفس العقد - وهو ان يكون القبول موافقا للايجاب فان قبل بخرها وجبه او بعض ما وجبه او بخرها وجبه اى بعض اوجبه لا ينعقد ۱۲

قوله وكلامه فما ذكرناه فى كتاب اليوم - وهو اتحاد المجلس للايجاب والقبول ۱۲

قوله الاجازة تقبل شطر الا تقبيد البيع ۱۲

قوله استيجار ابيه للخدمة حرام يجب متعلم الاب الكافر ۱۲

قوله لا يجوز استيجار ابيه للخدمت الازوجة ۱۲

قوله وكذا اذا قال بعتك بدالعبد - اى قال بكذا مردودا ۱۲

قوله ان جهالة الثمن جهالة لعقد مجهولة - هو ابه جملة ۱۲

قوله العلم باوصاف المبيع والثمن بل هو شرط الصحة ۱۲

قوله الغرر ما استوى فيه طرفا الوجود والعدم كالشك فان ترجح جانب الوجود كلا عزرا ۱۲

قوله بحكم القرض والتمليك على ما ذكره - اى ان الكفيل لصير متعرضه للطالب والطالب يملك والكفيل دينه الذى على المطلوب اقول وليس المعنى وجه والوطين على تسبيل

Margin: ۱۲۶ ، ۱۲۷ ، ۱۴۴ ، ۱۴۸ ، ۱۴۹ ، ۱۵۰ ، ۱۵۰ ، ۱۵۰ ، ۱۵۷

الا جتماع كيف وان فرض كان الاصيل استقرض من الكفيل وسنابه في القضاء عنه
فما قرضه الكفيل ثم قضى عنه بالنيابة لم يبق للطالب دين مملكة الكفيل وان فرض
كان الطالب ملك الكفيل دينه الذي على الاصيل بما اخذ منه اي وقت سلط على
القبض كما هو ثابت دلالة العرف فاذن يكون رجوع الكفيل على الاصيل من جهة
ملكه هذا الدين لا من جهة الاقراض والا لما صح حتى به على الاصيل وهذا بل المعنى
على التوزيع اي انه بين الاصيل والكفيل استقراض واقراض وبين الطالب والكفيل
تمليك وتملك كما افاده تعبد بسطر ١٢ اقول وهذان الوجهان وان كان كل منهما فاميا
نبات رجوع الكفيل على الاصيل لكن الثاني لا يتوقف على امر الاصيل فالاول ادنى
وقد اختير عليه فيما ياتي اول فصل الرجوع ١٢

قوله واما المفاوضة فجميع ما ذكرنا - مايجوز في المفاوضة ١٢

قوله لا ينقسم من حيث المعنى لان كتبه واحدة - انه افاد ينبغي ان يكون منتفعا به على
تقدير التقسيم من جميع الشركاء فاذن جاز ان يكون شئ مما تقسم ان كان فيه شركاء لكن
او مما لا تقسم ان كان فيه شركاء وله نظير في الهبة ١٢

قوله ان يقال من مثل هذا ابهم - صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله فابو حنيفة يعتبر الشيوع - لمنعه تمامه الهبة ١٢

قوله عند القبض وهما يعتبر انه - فانه او جد لم يتم الهبة وان لم يوجد ثم ولو وجد عند
العقد كهبة اثنين من واحد ١٢

قوله عند العقد والقبض جميعا لم يجز - لما لم يجمعا المنع تمام الهبة وبالجملة فالشيوع
يوجد عند العقد دون القبض او عند القبض دون العقد او معا ولا ولا لا فالصورة
الاولى متفق على جوازها كالرابعة لعدم الشيوع [illegible] عند القبض عند الامام وعدم
الاجماع عندهما والثالثة متفق على منعها لوجود الامرين وانما في الشافعية الخلاف

فيمنع لوجوده عند القبض واجاز لعدم الاجتماع ١٢

قوله وكذا اذا قبضه المرتهن او العدل - بعد قبض المرتهن او تراضيا على ان يكون في قبض العدل ام لم يفرد الثمرة عن ما يأتي ص ٢٣٣ في ان شرط دوام قبض المرتهن مادام مرهونا ١٢

قوله لابد في دوام القبض مادام مرهونا ١٢

قوله الاجارة تنعقد للانتفاع - جوابه الاجارة تعتمد الانتفاع ١٢

قوله سواء تقدم ولا يعود رهنا - لان الاجارة عقد لازم فلا يبقى الرهن ضرورة ١٢

قوله بالحجر على الحر او قضى على الغائب - فان الامام رضي الله تعالى عنه يقول ان لو قضى به القاضي لم ينفذ كما سيأتي ص ١٦٩ فليس الاختلاف بينهما في نفس ان الحجر فلا بسبب تحرام لانه الاتفاق على ان للقاضي ان يقضي باي القولين شاء حتى يرجح القول بالحجر بقضاء القاضي ويصير مجمعا عليه بل نفس جواز القضاء به مختلف فيه فلا يرتفع الخلاف بالخلاف فتحرر ما افاده في كتاب الحجر من الهداية وسقط ما نظر فيه الامام الزيلعي وان حسنه الشلبي والشامي ١٢

قوله باذن الامام ويقطعوا الطريق في دار الاسلام - اراد به امام الكفرة اي ملكهم ١٢

قوله وبذا ربح عشرون - ظاهره ان الربح عنده يطيب له قبل اداء الضمان لحصوله في ضمانه واصرح منه قوله الآتي في دليل ابي يوسف ان مجرد الضمان يكفي الطيب فكيف اذا اجتمع الضمان والملك ١٢

حاشیہ موضوعات کبیر یا تذکرۃ الموضوعات

مصنف کا تعارف: موضوعاتِ کبیر یا تذکرۃ الموضوعات کے مصنف گیارہویں صدی ہجری کے مشہور عالم و فقیہہ ملّا علی قاری ہیں۔ آپ کا اِسم نامی علی بن سلطان محمد ہروی ہے۔ چونکہ آپ ہرات سے مکہ معظّمہ ہجرت کر کے آ گئے تھے اس لیئے آپ نزیلِ مکہ کہلاتے تھے اور آپ قاری کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ وحید العصر، فرید الدہر، محقق و مدقق، محدث و فقیہہ اور جامع علومِ نقلیہ و عقلیہ تھے۔ آپ فقہ و حدیث میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ عربی انشا میں آپ کا ایک خاص انداز تھا۔ ایک ہی انداز پر مسجّع و مقفّیٰ عبارت کے صفحات لکھتے چلے جاتے تھے۔ ان خصوصیات کے باعث اپنے امثال و اقران میں ممتاز تھے۔ حضرت علامہ عبداللہ سندھی اور علامہ قطب الدین مکیؒ سے استفادہ کیا اور اس قدر کمال حاصل کیا کہ اپنے وقت کے مجدّد شمار کیئے گئے۔

علمی کمالات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف میں بھی آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ بہت ہی کثیر التصانیف تھے۔ آپ کی گرانقدر تصانیف و شروح کا شمار یکصد سے زیادہ ہے۔ اِن میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، نور القاری شرحِ بخاری، جمالین، حاشیہ تفسیرِ جلالین، اثمار الجنیہ فی اسماء الحنفیہ، المصنوع فی معرفۃ الموضوع، موضوعات کبیر یعنی تذکرۃ الموضوعات بہت مشہور ہیں۔ آپ نے ۱۰۱۴ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

حضرت امام احمد رضاؒ کا حاشیہ آپ کی مشہور کتاب "موضوعاتِ کبیر" پر ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ص ١١ قولہ اتفق العلماء نوزع فی دعوی ہذا الاتفاق باجماع العلماء علی جواز ذلک اذا اعتمد علی کتاب صحیح وان لم تکن لہ روایۃ وانظر تفصیلہ فی تدریب الراوی ١٢

ص ١٣ قولہ قال لہ ای اشار ١٢

ص ١٥ قولہ انہ یجلس معہ علی عرشہ اقول ہذا تفسیر الامام المجتہد تلمیذ لسان القرآن عبد اللہ بن عباس اعنی الامام مجاہدا وقد صوبہ الدارقطنی وغیرہ من الکرام وانظر تفصیلہ فی رسالتی تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین ١٢

ص ٢٠ قولہ ذکرہ القرطبی صوابہ الخطابی کما فی المقاصد الحسنۃ والتیسیر ١٢

ص ٣١ قولہ من قول سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کما فی المقاصد ١٢

ص ٥٣ قولہ وقال السیوطی اسندہ الداری لعل صوابہ الدیلمی ١٢

قولہ فقد عزاہ ابنہ فی المقاصد الحسنۃ ١٢

ص ٦٣ قولہ حدیث ضعیف لا موضوع ومتی ادعی ابن الجوزی وضعہ انما قال لا یصح ولم یوردہ فی کتاب الموضوعات بل الصفات ١٢

ص ٦٩ قولہ اذ المعنی انہ لا یاتی اقول ای لو وقع ہذا لکان المعنی کذا الا ان المعنی ہذا ویجوز ان تنشاء نبوۃ جدیدۃ غیر ناسخۃ فانہ کفر قطعا عند کل مسلم وفی صحیح البخاری عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہما لو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ابراہیم ولابن عبد اللہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ کان ابراہیم قد ملاء المہد ولو عاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم آخر الانبیاء صلی اللہ

تعالی علیہ وعلیہم وسلم وقد سمعت اقول القاری وعاش وصار نبیا لزم ان لایکون نبینا خاتم النبیین اطلق المقال والزم انتفاء ختم النبوۃ بحدوث نبوۃ مطلقا وہو حق ودین المسلم فوجب ان یعنی قولہ المعنا ما سمعنا فتثبت وایاک ان تزل ۱۲

ص ۸۱ قولہ کما ذکرہ السخاوی ای اورد السخاوی طرقہ وتکلم علی الجمیع لا ان السخاوی قال انہا لا تخلو الخ ۱۲

ص ۸۵ قولہ انہ لا یثبت فانہ ح ینافی الحسن علی قول شمول الثبوت لہ اما علی قول اختصاصہ بالصحۃ فنفیہ کنفیہا ثم لعدہ فی العنایۃ ایضا لا ینفی الضعف المحتمل لان الثبوت لا یشملہ اصلا ۱۲

ص ۱۰۷ من ہہنا الی آخر الکتاب کلام ابن القیم ایضا الا لا زیادات عن القاری متمیز ۱۲

ص ۱۰۸ قولہ لم یقیم الباء صوابہ لم یُعیم بالعین ای لم یطمس ۱۲

ص ۱۱۱ قولہ فصل ونحن ننبہ علی امور کلیۃ ہذا کلہ من الفصل السابق الی آخر الکتاب کلام ابن القیم الا الزیادات من القاری متمیزۃ ۱۲

ص ۱۱۲ قولہ وان کل من لیس قلت بل قد ثبت فی حدیث صحیح الاسناد رجالہ کلہم معروفون ثقات کما بینہ السیوطی فی التعقبات ص ۳۶

ص ۱۱۹ قولہ قال یعنی ابن القیم ۱۲

قولہ قال ابن القیم ۱۲

قولہ ای ومما یؤید من ہنا کلام القاری ۱۲

ص ۱۲۱ قولہ وہو واضح الحدیث اقول سیدی ابو الحسن علی بن جہضم قدس سرہ من کبار مشایخ الصوفیۃ الکرام وتحمل الناس علیہم معلوم وعلو کلامہم عن فہم ہولاء غیر خاف فلا یصیغ الی کلام احد فی اولیاء اللہ تعالی تثبت ثبتنا اللہ تعالی وایاک بالقول الثابت

حوا فی الحیاۃ الدنیا و فی الاخرۃ آمین ۱۲

ص ۱۲۹ قولہ فکیف یقال اقول یقال علی قول من یقول ان الثابت لا یشمل الا الصحیح وقد نص علیہ امام الشان ابن الحجر و خلف فیہ معروف مشتہر ۱۲

ص ۲۵ قولہ وعن ابن عطیۃ مرسلا و وصلہ قوم من رواۃ الموطا فجعلوہ عن ابن عطیۃ عن ابی ہریرۃ ۱۲

ما ثبت من السنۃ

ص ۹۹ قولہ فیہ خالد بن ہیاج صوابہ فیہ خالد بن ہیاج عن ابیہ ابو ہیاج متروک الخ ۱۲

ص ۱۰۰ قولہ وفیہ اسمعیل التیمی متہم بالکذب ۱۲

قولہ ابو ہرون العبدی متروک ۱۲

قولہ ابن المجبر کذاب وضاع ۱۲

تاریخ الخلفاء

ص ۳ قولہ علی ملۃ الاسلام متعلق بشرائی الشرع الاسلام مرتبہ النشر ۱۲

ص ۶ قولہ اخرجہ اصحاب السنن وابو یعلی فی مسندہ ۱۲

ص ۷ قولہ کلہم یجتمع علیہ الناس اقول لیس فیہ الا فی الحدیث ما یؤذن بکونہم علی الولاء وما کان اجتماع علی اثنی عشر متوالین قط وای استقامۃ کانت للدین فی زمن یزید الخبیث وفی زمن عبد الملک الذی سلط علی الامۃ الحجاج والمروانیۃ التی کانوا یقولون بترک ما نبالک فالاحسن ما یاتی ان المراد وجود اثنی عشر فی جمیع مدۃ الاسلام وسیاتی عد عشرۃ منہم اقول لکن بملاحظۃ الاجتماع لا یعد فیہم الامامان العدلان الامام المجتبی وابن الزبیر وکذا المہتدی باللہ لمکان الاندلسی واکان المستہدی نظیر عمر بن عبد العزیز اما الظاہر باللہ فکان فی زمن تشتت کثیر وانکان غیرا عدلا فلم یبق الا الخلفاء الاربعۃ والامیر معویۃ وعمر بن عبد العزیز والامام المہدی رضی اللہ تعالی عنہم وبقیت خمسۃ فی علم اللہ تعالی ۱۲

قولہ علی ولدہ یزید معاذ اللہ متی کان الاجتماع علیہ وقد خالفہ مثل الحسین وابن

الزبير ومن معهما رضي الله تعالى عنهم وخلفه اهل المدينة بوجوه الناس ١٢

ص ٨ قوله ودين الحق منهم رجلان الظاهر انهما الامام حسن المجتبى والامام المهدي المنتظر ١٢

قوله وعمر بن عبد العزيز بويع له في صفر سنه ٩٩ وتوفي بعشر بقين من رجب سنه ١٠١ وله اربعون سنة الا ستة اشهر فكانت خلافته سنتين وستة اشهر نحو من خلافة الصديق رضي الله تعالى عنهما ١٢

ص ٩ قوله بعولاء ثمانية قد منا ان هذا انما هو اذا نظر الى كون الخليفة عاملا بالحق فقط اما اذا ضم معه اجتماع الامة عليه فلم يكن للامام حسن ولا لابن الزبير والمهتدي والظاهر فلم يبق الا اسبعة سابعهم المهدي وخمسة في علم الله ورسوله جل وعلا وصلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله المهتدي من بني العباسيين بويع له لليلة بقيت من رجب سنه ٢٥٥ واستشهد في رجب سنه ٢٥٦ خلافته سنة الا خمسة عشر يوما ١٢

قوله الظاهر لما اوتيه بويع له سلخ رمضان سنه ٦٢٢ وتوفي ١٣ رجب سنه ٦٢٣ فكانت خلافته تسعة اشهر وثلثة عشر يوما ١٢

ص ١١ قوله حدثنا عبد الله بن عبد الصمد الذي في الآلي صفحه ٢٦٦ عبد الله مصغرا ١٢

قوله لم يزل الامر فيهم وله شاهد قوي من حديث ابن مسعود رواه الحاكم مذكور في اللآلي ص ٢٦٧ و ٢٦٨ فقد ورد من حديث ابن عباس امر نوعا وموقوفا ومن حديث ام سلمة بوجهين ومن حديث ابن مسعود فهو حديث حسن ولذا اعتمد الشيخ فيما مر آخر ص ٤ ١٢

ص ٢٠٦ ص قوله واخرجه الطبراني ذكره في اللالي ص ٢٦٥ مستشهدا ولم يخرجه ١٢

ص قوله والحديث ضعيف ورواه الخطيب من حديث ابن عباس موقوفا عليه كما في اللآلي

قوله ابي امة هو يزيد عن خالته وهي عن ام المومنين ١٢

ص۱۲۳ قوله ابوبکر الصدیق فی النسب سبحن الله لم لا تقول فی حب رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ومعرفة ربه عزوجل ۱۲

قوله فی الکذب الحریری قد عرف الذهبی بالتحامل علی اہل الله ۱۲

ص۱۲۵ قوله فان لکل نصیح نصیحا دعنه اخذ من قال یار با یاری بود از یار یا و اندیشه کن ۱۲

ص۱۲۵ قوله اخرج ابن ابی شیبة قلت بل اخرجه الترمذی ص۲۷ وقال ہذا حدیث حسن قد اخرجه غیر واحد عن سعید بن جمہان ولا نعرفه الا من حدیثه اھ ۱۲

قوله من اشد الملوک ای ہنا انتہی الحدیث عند الترمذی والظاہر ان قوله واول الملوک قول المصنف ۱۲

ص۱۲۶ قوله عن ابن عمر ولم یرفعه اقول یستحیل الا یصح عن ابن عمر شرک امیر المؤمنین علیا وذکر الخبیث الطرید یزید وقال کلہم صالح ولو صح عن ابن عمر ان یصح مرفوعا لان خیه الاخیار عن عد غصبات من قوله والسفاح الخ ۱۲

ص۱۲۹ قوله قلت فتمت له عشرة اوائل ما رائتہا ولا تسعا فان افرز کتابة القرآن علی الدنانیر فلیفرز کتابة ذکر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی الطومار فتکمن احدی عشرة وان فعلنا ہکذا واخرجنا التسمی لعبد الملک لانه لیس من صنیعه تمت عشرة فلیتامل ۱۲

ص۱۶۹ قوله وابن شہاب الزہری مات ہشام فی ربیع الآخر سنه ۱۲۵ لہ کانت خلافته سنه ۱۰۵ فاقام فیہا عشرین سنة وقتل الامام زید الشہید رضی الله تعالی عنه وعن ابائه الکرام سنه ۱۲۲ والعجب ان الشیخ لم یذکر ہذا فی وقائعه ۱۲

ص۱۷۱ قوله تملک سبع سنین وقد ظہر کذبہما فلم یملک الرجل الا عاما وما کذب الا لکذب النجوم اذ لو اراد الکذب لقالا مثل ما قال حماد ۱۲

ص۱۸۹ قوله فی الاحکام ہنا سقط یعرف مما تقدم ص۱۸۵ ۱۲

ص ۲۲۴ قوله غداً ای افعلوا ذلک یعنی التکبیر غداً حین ینقطع التلبیة ۱۲

ص ۲۲۶ قوله ابن ابی داؤد ذلک الجہمی المعتزلی الہالک البغیض الداعیة الطاغیة الماز ذکرہ فی ذکر الواثق ۱۲

ص ۲۲۷ قوله فتتبعوہ ربما اقول اخطأ الشہاء خطأً ذمیماً فحاشا الحسین ان یکون ربما ۱۲

قوله واربعین ماجت النجوم وقد وقع مثل ذلک فی بلادنا فی المحرم الحرام ۱۳۰۳ھ و کنت فی رامفور ۱۲

ص ۲۲۹ قوله ہو وزیرہ ای ایاہ ۱۲

قوله بصنوف العلم سقط من ہہنا ما حاصله انہا بعد قتل المتوکل صارت الی بغا الترکی فوجدہا منکسرة الخ ۱۲

ص ۲۳۰ قوله فغضب بغا اسم الترکی ۱۲

ص ۲۴۳ قوله وابن ابی داؤد جہمی بغیض ہلک سنة ۲۴۰ھ قل ما روی ۱۲ اھ ہزار

ص ۲۴۵ قوله المعتز باللّٰه وہو اخو المعتصم والمستعین وقد کان ابوہ المتوکل جعله ولی العہد بعد اخیہ المعتصم فلما کان المعتصم خلعه وحبسه ثم ساق اللّٰه الیه الملک ۱۲

ص ۲۴۹ قوله واسمه بہبوذ فی تاریخ مکة ص ۶۳ بہبول باللام ولعل الصحیح ما ہہنا ۱۲

ص ۲۵۳ قوله فجبیٰ بہم ای فی وہم الناس وانما جبی بثلثة من قطاع الطریق کما بینه فی تاریخ مکة ۱۲

ص ۲۸۹ قوله بالخدمة ای بالسجود کما فی الکامل ۱۲

ص ۲۹۲ قوله بطوفان لکون الحوت سبر جاً مائیاً ۱۲

قوله فاتفق ان الحجاج وسیأتی ص ۳۱۰ اخبارہم مثل ذلک وظہور کذبہم فیما ہنالک والحمد للّٰه خیر مالک ۱۲

ص ۳۰۱ قوله وعظم سلطان وکل ذلک ببرکة سیدنا الغوث الاعظم رضی اللّٰه تعالی عنه ۱۲

قوله خمس وخمسین فکانت خلافته ۲۵ سنة ۱۲

ص ۳۱۰ قوله فی جمیع البلاد لطوفان الریح لان المیزان برج ہوائی وکانوا حکموا قبل ذلک سنہ ۸۹ بطوفان الماء لاجتماعین فی المیزان وہو برج مائی وستجتمع السبعة الا المشتری فی آخر شہر المحرم الآتی سنہ ۱۳۰۹ فی السنبلة وہی برج ترابی نسأل الله تعالی لنا ویکون ذلک الاجتماع علی تقویم الہند فی برج الاسد وہو ناری نسأل الله تعالی لنا ولاخواننا المسلمین من کل خیر وحفظه ووقایته من کل ضیر لا اله الا الله ولا حکم الا لله والحمد لله ۱۲

ص ۳۱۱ قوله کان اول ایام الاسبوع الذی فی الکامل ثم دخلت سنہ ۵۸۳ اتفق اول هذه السنة یوم السبت وہو یوم النیروز السلطانی ورابع عشر آذار سنہ ۱۴۹۸ اسکندریہ وکان القمر والشمس فی الحمل واتفق اول سنة العرب واول سنة الفرسی التی جددوها اخیرا واول سنة الروم والشمس والقمر فی اول البروج وہذا بعید وقوع مثله اه وانا قدمنا سبت رابع صفر اذار ۱۴۹۸ اسکندریہ فوجدته یوم السبت کما ذکر فی الکامل ۱۲

استخرجت تقویم الشمس فی نصف نہار ذلک الیوم فی بلدتنا بریلی فجاء ۲۹ ط نہ یح ای لم یبق لتحویل الحمل الا دقیقتان او اثنتان واربعون ثانیة وہی تتم ساعة وخمس دقائق فما کان طوله انقص من طول بریلی بعشرة درجة و شئ کان التحویل فی نصف نہار وفیما بعد ذلک قبل ولا شک انه اول فی وردین من التاریخ الجلالی اما کونه یوم النوروز السلطانی فظاہر ۱۲

قوله الاسبوع ای یوم الاحد ۱۲

قوله واول السنة الشمسیة انظر ما کتبناه علی الکامل ج ۱۱ ص ۱۹۹

ص ۳۲۴ قوله للوزیر لا اتم الله له مرادا ۱۲

ص ۳۲۸ قوله ثم لولیه [illegible] للخلافة ولکن کل ہذا کان اسما ورسما لا حقیقة له وانما الحکم

للسلطان كما افاده العلامة قاسم فی تعلیقات المسایرة ص ٢٨٣

ص ٣٣٦ قوله وفشا الاسلام حتی قیل انه اسلم منهم فی یوم واحد مائة الف والحمد لله ١٢

ص ٣٣٧ قوله والسلطان الناصر بن المنصور قلادون ١٢

قوله وبایع ابراهیم فکانت بیعة ظلم وغسق فلم تصح خلافته ولذا لم یعد العلامة

قاسم بن قطلوبغا فی اواخر تعلیقات المسایرة بل ذکر بعد المستکفی الحاکم بامر الله ١٢

ص ٣٣٩ قوله صورة المبایعة طویلة بالاطناب والاسهاب الی اواخر ص ٣٤٢

ص ٣٥٣ قوله ارسل غیاث الدین اعظم لم اعرف فی الهند ملکا والنسب فی تلک السنة

انما کان غیاث الدین بن سکندر شاه من ملوک بنجالة توفی سنة ٧٧٥ فالله تعالی اعلم

نعم طلب التقلید من خلیفة مصر السلطان محمد تغلق فاتاه التقلید سنة ٧٤٤ وکذلک

اتی لابن عمه السلطان المرحوم فیروز شاه سنة ٧٥٧ والله تعالی اعلم ١٢

ص ٣٥٥ قوله ولی الخلافة بعهد من اخیه وکان ذلک سنة ٣٤٥ اذ فیها مات المعتضد ١٢

ص ٣٦٢ قوله ابا ای مروان ١٢

قوله عبد الملیک ای عبد الملک ١٢

قوله کما قاله من ای الذهبی ١٢

قوله وان بویع بالخلافة ای بالامارة کما یأتی فی الصفحة المقابلة ١٢

ص ٣٦٩ قوله واسأل الله تعالی وقد استجاب المولی سبحنه وتعالی دعاء عبده فقبضه الیه

سنة ٩١١ قبل وقوع فتنة السلطان سلیم الترکی المبطلة للخلافة من الدنیا

الی الآن سنة الواقعة سنة ٩٢٣ ١٢

حواشی الفتاوی الزینبیہ

صاحب کتاب کا تعارف :- فتاوی زینبیہ کے مصنف شیخ ابوطالب حسین بن محمد بن علی بن حسن زینبی الملقب بہ نورالہدی ہیں. فقہائے متقدمین میں آپ کو بلند مقام حاصل ہے ۔ بغداد کے نقیب النقباء تھے. فقہ حنفی کے مشہور مفتی اور عالم متبحر تھے دورِ عباسیہ میں ۴۲۰ھ میں پیدا ہوئے ۔ دربار امراء بنو عباس میں آپ کی بڑی قدر و منزلت تھی. متعدد بار خلافتِ عباسیہ کی طرف سے سفیر بنا کر دوسرے سلاطینِ عصر کے پاس بھیجے گئے۔ آپ نے پچاس سال تک مشہد ابی حنیفہ میں درس دیا ۔ ۹۲ سال کی عمر میں بماہ صفر ۵۱۲ھ بغداد میں وفات پائی اور امام ابوحنیفہ کے قریب دفن ہوئے. آپ نے قاضی القضاۃ علامہ محمد دامغانی اور صاحب قدوری ابی بکر سے اکتسابِ علم کیا اور ان حضرات کے ارشد تلامذہ میں سے تھے ۔

آپ کا مجموعہ فتاوی موسومہ بہ فتاوی زینبیہ قدیم ترین کتب فتاوی میں شمار ہوتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ فقہ حنفیہ کی کتب فتاوی میں اس کو اولیت کا شرف حاصل ہے تو بے جا نہ ہوگا کہ فتاوی والوالجیہ آپ کے فتاوی زینبیہ کے بعد مرتب ہوا. فتاوی والوالجیہ کے بعد فتاوی خانیہ (فتاوی تتارخانیہ) مرتب ہوا ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے اسی پر حاشیہ لکھا ہے جو آپ کے سامنے ہے.

حواشی الفتاوی الزینیة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص ٢ قولہ وقال الامام الرازی - ابوبکر من ائمتنا الحنفیة ١٢

قولہ فی احکام الفرقان ان مذہب اصحابنا - صوابہ فی احکام القرآن فی سورة الفرقان کما فی البحر ١٢

قولہ فی شرح الایضاح واختلفت الروایات - ہکذا بعبرتہ فی بحرہ وہو محمول علی ان الایضاح بیان للشرح فان الامام [عبدالرحمٰن] الکرمانی صنف متنا سماہ التجرید ثم شرحہ وسماہ الایضاح ١٢

ص ٣ قولہ ونسبہ بعضہم الی التشیع من اعتبار الحنث - صوابہ التسامح والمراد بالبعض العلامة ابن امیر الحاج حیث قال فی الحلیة ان کثیرا من المتاخرین مشوا علی ہذا التقدیر حتی عزاہ قاضی خان الی عامة المشائخ تسامحا اھ ١٢

ص ٤ قولہ وخاد ہنا فاذا عرفت ہذا فاعلم ان الماء المستعمل - من اول الرسالة من قولہ اعلم ان العلماء احتجوا الی ہنا کلہ فی البحر من اوسط صنف الی اواخر صنف ١٢

ص ٤ قولہ [illegible] من ثمہ الی ہنا مذکور فی البحر ص ٩٩ ١٢

قولہ وقد قالوا ان الماء المستعمل اذا اختلط بالطہور - من ہنا الی آخر الرسالة کلہ مع زیادات کثیرة مذکور فی صنف الی صنف ١٢

قولہ والنجس فی الماء الطہور - اقول یبتنی علی ان المستعمل ما لاقی البدن فقط ولیس کذا بل الکل مستعمل اذا کان الماء بدائہ قلیلا نص علیہ محمد کما ذکرہ فی البحر واعترف ان ہذہ العبارة کشفت کل لبس واوضحت کل تخمین بقدس ١٢

ص ۴ قوله من لم يجعل هذا الماء المستعمل — وهو قول ابي يوسف لاشتراطه الصب ١٢

قوله على قول من جعله مستعملا — وهو قول محمد ١٢

قوله ويدل عليه ايضا ما في الخلاصة — اقول هذا في الملتقى والكلام في الملاقي ١٢

ص ۴ قوله فقد صرح قاضيخان في فتاواه — خانيه هذا في الملقى وهو خلاف المختار عند الجمهور ١٢

قوله لطلب الدلو — اي لم يرد قربة ١٢

قوله لانعدام الضرورة في المنتقى بالتحنيس — بخلاف ما اذا ادخل يده لضرورة الاغتراف اذا لم يجد اليه سبيلا دونه كما فصله في الفتح والبحر ١٢

قوله وقال القاضي ابو زيد الدبوسي — وكلامه لا يرد على ما قرر بل يؤيده الا ما نقل آخرا من محمد من صيرورته مستعملا بالادخال ١٢

ص ۴ قوله يتصل من ملاقاة بدنه — لولا الغطه فصل وقال يكون اصل من بال لم يلاق بدنه لكان احسن محمل له ان يراد بالاغتسال فيه الاغتسال الجنيب تقفح فيه غسالة فيه فيكون من باب الملقى دون الملاقي ويصح ما ذكره ثانيا في نقل محمد المذكور آخره بحمله على الاغتسال بالانغماس فيه ١٢

قوله يقول بصيرورته مستعملا بالاغتسال فيه — هذا في الملقى وهو نص في الباب ونيا في ما قرره من حيث عدم الاعتبار بالغلبة ١٢

قوله وفي الخلاصة — هذا في الملقى وثانيا في ما قرره من حيث عدم الاعتبار بالغلبة ١٢

قوله رجل توضأ في طست ثم صب ذلك الماء — لفظ البحر يقول لا اغتسل في الماء القليل صار الكل مستعملا حكمي اه ١٢

قوله بعضه اي بعض — اي كان كثر الاقليل الاكثر من بعضه اي ما فيه ١٢

قوله فانه لا یجوز التوضی به و فی الخلاصة - صوابه یجوز وسیاتی بیانه ص۱۹ ۱۲

قوله وقدر ما یلاقی بدن المغتسل یصیر مستعملا و
ذلک القدر من جملة ما یغتسل فیه صح صححناه من البحر ص٦ ۱۲

۴۲ قوله بعضه علی بعض - ای بناکله کلام الحلیة ۱۲

قوله اقول کیف یقال فی مسألة البئر جحط ونحوها التی
انبعثت علیها المتون وعامة الشروح والفتاوی انما مبنیة علی روایة ضعیفة و
قد قال الشیخ نفسه فی بحره فی مسألة البئر جحط فی بیان قول محمد بالطهر وجه قول
محمد علی ما هو الصحیح عنه الخ ثم قال فی آخر الکلام فعلم بما قررناه ان المذهب
المختار فی هذه المسألة ان الرجل طاهر والماء طاهر غیر طهور ثم قال الماء المستعمل
علی الصحیح ثم قال ان انغمس للاغتسال صار مستعملا اتفاقا وحکم الحدث
حکم الجنابة ذکره فی البدائع ثم نقل نظیره من الخانیة والخلاصة لکن بعد کل
ذلک رجع وزعم آخرا کما زعم هنا ان کله مبنی علی قول ضعیف عن محمد وتصحیح
من ذهب به انه لا یصیر مستعملا مطلقا والروایات علیه بدلیل الشیخ وتقادم تصریحات
المتون والشروح وفتاوی الائمة الکبار والله تعالی اعلم ۱۲

۴۳ قوله من فتاوی قاضیخان - انما تعرج من المنتقی فلعل ثمه سقطا ۱۲

قوله فلا یلحقه النوم علیها - اقول هذا ایضا من باب الملقی فان ماء الوضوء
یدخل فی الحفیرة الثانیة فلا یفید شیئا ۱۲

۴۴ قوله شارح المنیة العلامة محمد الشهیر بابن امیر حاج الحلبی - اقول کلام العلامة
فی الملقی والکلام ههنا فی الملاقی قال فی الحلیة مروی عن الفقیه ابی جعفر لو توضأ
فماء فی اجانة الغصب فان کان لا یخلص بعضه الی بعض جاز حتی لان
الماء کثیر ولو کان الماء المستعمل الواقع فیه نجاسته لم یکن یختلف وهو

ظاہر و انما فیہ الجواز الے آخر ما نقل فانظر الے قولہ الماء المستعمل الواقع فیہ و قال قبلہ بصفحۃ فے الفرق بین التوضی من الحوض و فی الحوض ان التوضی فیہ لا یستلزم البتۃ وقوع الغسالۃ فیہ بخلاف التوضی فیہ و کون وضوء المتوضئین من وضع وقوع غسالاتہم فیہ ہو مقصود الافادہ من التوضیح بخلاف کون وضوء المتوضی منہ بحیث تقع غسالاتہم خارجۃ جائزا فان ذلک بجمیع علیہ لا یتفرع علے قول قوم دون آخرین اھ ۱۲

قولہ اے لعلیل الاثر بالسریان ۱۲

قولہ او غالب علیہ انتہی ۔ اقول و ہذا الضیا لا یتبنی علے الصحیح فان الصحیح ان الماء المستعمل اذا کان اقل اجزاء استہلک فی المطلق باداء قوتہ کما یعرف لا یکون الا ماء مطلقا مطلقا ۱۲

قولہ و المنیۃ فقال شارح المنیۃ الضیا ۔ اقول کلامہ ہہنا الضیا فی الملتقے و یدل علیہ ما ذکرتم آخذین من لفظہ فے تعلیل المسألۃ انہ یمنع انتقال الماء المستعمل الواقع فیہ الخ ۱۲

قولہ فقال ثم ہذا الضیا ۔ اقول کلام الحلیۃ ہہنا الضیا فی الملتقے لقولہ ہہنا ایضا کنظائرہ ان یکون ... فیکثر تحریک الماء لا یمنع من انتقال اجزاء المنفصل منہ فے الحوض من ذلک ... الواقع فیہ الخ و بالجملۃ فلم یات العلامۃ البحر رحمہ اللہ تعالے عنہ بہذہ الرسالۃ بما لیس بمقصود الاما قدم من البدائع و یعارضہ ما ظاہرت علیہ کلمات الائمۃ من مسألۃ الجحاد مسائل ادخال الید فی الماء المذکورۃ علی کثرتہا فی الخانیۃ و الخلاصۃ و الفتح و الملتقے و غیرہا عامۃ الکتب بل و نفس البحر صـ ۹۶ و اللہ تعالے اعلم ۱۲

حاشیہ فتح الباری شرح صحیح البخاری

(جلد اوّل تا پارۂ پنجم)

صاحب فتح الباری کا تعارف:۔ بخاری شریف کی دو شروح نے بہت شہرت پائی۔ ایک عمدۃ القاری اور دوسری فتح الباری جو قاضی القضاۃ خاتم الحفاظ علامہ ابو الفضل شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی المصری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ علامہ ابن حجر شعبان ۷۷۳ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے جوانی میں حصولِ علم کے لیئے شام، حلب، حجاز و یمن کا سفر کیا۔ آپ کے اساتذہ اور مشائخ علمِ حدیث میں ان کی بصیرت، جلالت اور عظمت کے قائل تھے۔ آپ نے ۸۵۲ھ میں وفات پائی۔ آپ کے وقارِ علمی کا یہ عالم تھا کہ شاہِ وقت آپ کے جنازے میں شریک تھا اور آپ کے جنازے کو اس نے کندھا دیا۔ قراءتِ حدیث میں کمال حاصل تھا اور بڑی سرعت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ بخاری کو دس مجلسوں میں ختم کر دیا تھا حافظ ابنِ حجر اتقان و انضباطِ علوم میں اپنے معاصرین میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ علامہ بدر الدین عینی صاحب عمدۃ القاری آپ کے مشہور معاصرین میں سے ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف یہ ہیں۔ تہذیب التہذیب، تقریب اختصاال، ببیان احوال الرجال، طبقات الحفاظ، اصابہ فی تمیز الصحابہ، نخبتہ الفکر مصطلح اہل اثر، شرح الفیہ، الدرۃ الکامنہ فی اعیان المأۃ الثامنہ، بلوغ المرام فی احادیث الاحکام، امالی احادیث، فتح الباری شرح بخاری، دیوان الشعر، شرح النخبۃ لسان المیزان وغیرہا۔ آپ آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے مشاہیر علمائے شافعیہ میں سے ہیں۔ متاخرین علماء نے آپ کی تصانیف سے استفادہ کیا ہے اور آج بھی آپ کی شہرت آپ کی بلند پایہ تصانیف کے باعث قائم ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا یہ حاشیہ فتح الباری پر صرف پارۂ اوّل سے پارۂ پنجم تک ہی مجھے دیا گیا جو آپ کے سامنے ہے۔

جلد اول تا پارۂ پنجم

حواشی فتح الباری شرح صحیح البخاری

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

قوله فقد قيل فيه انه صلى الله تعالى عليه وسلم قائمه القاضي عياض كما في عمدة القاري ١٢

قوله لكن في التقييد من تتبعهم اقول لم لا يحمل على ما ياتي في سطر الثالث والاية تشبير قوله تعالى وقوله

محلاان ذبيت ملوحة كما هو معنى الماء الحلو ١٢

جلد الثاني

قوله واتخذوها اوثانا لفظ المرقاة عنه فقد اتخذوها ج ص ١٢

قوله من الاعلام المشتركة بين الرجال والنساء بل الغالب كونها للنساء ١٢

جلد الرابع

قوله لما سئل عن الجمعة انظر ايش يريد الحافظ وانما في المتعلق او سئل عن الظهر و

لعل المعنى انه سأل عن الظهر ومراده استفادة حكم الجمعة فاجابه به مقرا على ذلك

كما ياتي عن ابن المنير ١٢

قوله كيف كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي الظهر فسأل عن الظهر ومراده ادراك حكم الجمعة

اذ قبلها كان الكلام فاجاب انس ولم يقل ان هذا ليس في الجمعة وهو علم انه يريد ولا استدلال

على باطل ما حاصل السكوت ١٢

قوله الحاقها بالظهر اي فيبرد بها ١٢

قوله وقد تقدم نحوه في مرسل مكحول قريبا اقول الذي فيه حين يخرج الامام وهو مثل رواية ابن

خزيمة عن ابي عامر عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن السائب اذا خرج الامام كان تقدم الندا ١٢

قوله بين يدي الخطيب للانصات هذا باطل مردود بوجود في رسالة اذان من الله ١٢

قوله عن الضحاك من زيادة الراوي يحتمل انه من باب ما نقل عنه الزرقاني ص ٢٤٣

لكن لا اعلم في الرواة الضحاك من زيادة والروايات جويبر عن الضحاك المفسر ابن مزاحم معروف فالصواب ما في الكتاب والمراد بالرازي اما جويبر لانه مروي هذا التفسير عن الضحاك عن ابن عباس فالمعنى زاد فيه هذه الرواية عن برد بن سنان عن مكحول او اراد التفسير عن جويبر فيكون هو الذي زاد كزيادات عبد بانه في مسند ابيه ولعل هذا هو الاظهر كيلا يكون وضع المظهر موضع المضمر والله تعالى اعلم ١٢

قوله لهذا الاثر ما تقويه اي يؤيده في ان عثمان لم يزد ١٢

قوله فلعل الاسماعيلي استشنع ايراد احد هو لا فقال ما قال اقول لم يرد الاسماعيلي ما ظن الحافظ بل الامر ان وحدة المؤذن لا تستلزم وحدة الاذان فجاز ان يكون المؤذن الواحد يؤذن مرة بعد الزوال اخرى عند الخطبة وسياق كلام السائب رضي الله تعالى عنه يدل على وحدة الاذان فانه قال ان الاذان الثالث زاده عثمان ثم عقبه بقوله ولم يكن للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم غير مؤذن واحد اي لم يكن في زمنه صلى الله تعالى عليه وسلم الا اذان واحد وهذا واضح ولا يستبانه قال الحافظ رحمه الله تعالى ١٢

قوله فلا ترد الصبح مثلا اقول كيف هذا وقد جاء في الحديث بلفظ في الجمعة وغيرها كما في مسند الامام احمد رضي الله تعالى عنه ١٢

قوله ما ذكره ابن حبيب المالكي ١٢

قوله حتى ترد الصبح ثم وجدته في مختصر البويطي عن الشافعي ونقله في النوادر عن ابن حبيب المالكي كما في الزرقاني صـ٣٤٢ج فكان الاولى ما ذكر عنه ابن حبيب مكان قوله ذكره ابن حبيب ١٢

قوله حدثنا قبيصة ياتي في الوكالة صـ٣١٢ سندا ومتنا من دون فرق ١٢

قوله حدثنا قبيصة ثنا سفين مر في الحج صـ١٥٢ سندا ومتنا من دون فرق ١٢

الجزء السابع

١٥٢

الجزء التاسع صـ٣١٢

الجنہ والنار — عشرة

قوله فيكون عائشتي بعد ان علو في عشر سنين والله تعالى اعلم اقول كما انه عليه الصلاة والسلام اراد بالسبع التقليل اراد بالسبعين التكثير فلا دليل فيه على ماذكره نعم يحتمل ان سوالها رضي الله عنها كان حين مضى على البلاد سبع سنين فاجاب عليه الصلاة والسلام بهذا واراد بالسبع والسبعين حقيقتهما اقرب بهذا والله تعالى اعلم ۱۲

قوله من اي الصعقتين عند صعقة قيام الساعة او صعقة في المحدث كما ياتي عن ابي علقمة ۱۲

قوله فاكون اول من يبعث فدل ان المراد صعقة الساعة سياتي انكار هذا عند ابن القيم وتقره عليه الحافظ ۱۲

قوله فاكون اول من يفيق وان كونه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض صحيح انت تعلم ان انشقاق الارض عند النفخة الثانية وقد صرح في صحيح البخاري في رواية الا تم ۲۶۳ قال الشارح بينها ثم ينفخ فيه اخرى فاكون اول من يبعث فاذا موسى اخذ بالعرش الحديث فكيف يكون ما فيه قصة موسى غير ما فيه انشقاق الارض الا ان يجعل ما ان النفختان للصعق ثم الافاقة بعد البعث كما ذهب اليه ابن حزم ان النفخات اربع لكن لم يرتضه الحافظ كما ياتي في الصفحة بهذا المقابلة ۱۲

قوله من جميع الخلق احياءهم واموتهم سيرده صريح حديث طويل سنذكره على الهامش ۱۲ منه

قوله ويمكن الجمع بان النفخة الاولى يعقبها الصعق اي الجمع بين رواية فاكون اول من تنشق عنه الارض وكون اول من يفيق لفاصله انهما نفختان فحسب نفخ الاولى الصعق الموت وفي الثانية الا فاقة الشاملة للبعث بعد الموت لكن يبقى ما قاله المزي ان كونه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض صحيح وقد ذكر تحت هذا الحديث الاتفاق عليه في اشعة اللمعات لكن سياتي للشارح حمله على معنى من اي ان اكون من اول من تنشق عنه الارض وهذا حمل بعيد لم نسمعه لغيره والواقع المتقرر انه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض على الاطلاق فليتامل ثم لم تكن حاجة في الجمع الى ان يجعل الصعق شاملا

الاموات على خلاف ما سنذكر من الحديث بل كان يكفيه ان يقول ان النفخة اولى يموت بها من كان حيا لم يمت بعد ويصعق من كان ميتا قد مات قبل الا من شاء الله ثم بالثانية يفيقون جميعا الموتى من الموت والغشى عليهم من الغشى ۱۲

قوله كون جميع الخلق اى محل لذكره بعد ما قررتم ان الموتى ايضا يصعقون ۱۲

قوله وقد استشكل كون جميع الخلق يصعقون مع ان الموتى لا احساس لهم اقول ذكر فى الدر المنثور من الزمر صـ ۳۳۵ حديثا طويلا جدا عزاه لاحد عشر مخرجا منهم عبد بن حميد وابو يعلى وابن جرير المنذر وابن ابى حاتم والطبرانى وابو الشيخ البيهقى فى البعث والنشور عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم وفيه فى ذكر النفخة الاولى وما يأتى بعدها من اهوال انشقاق الارض والسماء وانتثار النجوم ما نصه فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والموتى لا يعلمون شيئا من ذلك فقلت يا رسول الله فمن استثنى الله حين يقول ففزع من فى السموات ومن فى الارض الا من شاء الله قال اولئك الشهداء وانما يصل الفزع الى الاحياء وهم احياء عند ربهم يرزقون ووقاهم الله فزع ذلك اليوم الحديث فهذا نص فى حل الاشكال وصعقه ما جنح اليه القرطبى ۱۲

قوله ولا يعارضه ما ورد فى هذا الحديث اى اذا كان الاموات كلهم فى المستثنى فما وجه تخصيص موسى ۱۲

قوله لان الانبياء احياء عند الله فلا يشملهم استثناء الاموات فصح تخصيص موسى عليه الصلاة والسلام ۱۲

قوله ولا شك ان الانبياء ارفع رتبة من الشهداء اقول عاد بهذا الايراد كما كان لانه على هذا يكون الانبياء والشهداء جميعا فى المستثنى فما تخصيص موسى تامل ۱۲

قوله وورد التصريح بان الشهداء ممن استثنى الله اقول فعلى هذا يكون نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم سيد من استثنى فلا تصيبه الصعقة لكن حديث الباب على خلاف هذا وبالجملة فالمقام مشكل والله المسئول للحل وحسبنا الله ونعم الوكيل ۱۲

قوله يحتمل ان يكون المراد صعقة فى حديث الباب ۱۲

قوله وهذا انما هو عند نفخة البعث انتهى والصعقة يكون كيف بعد البعث ١٢

قوله قال ويؤيده عياض ١٢

قوله ضعف ان الطلاق الاولية في غيرها رقول شيخنا الله هو صلى الله تعالى عليه وسلم حين قال هذا لم يكن جازما بادية لنفسه وهو جزم كيف يصح والتردد في موسى بل افاق فمثل فلو لم يجئ هذا الحديث في شيء من طريقه الدالة على في ومن يكان السمع عليه به لكن اتيله صلى الله تعالى عليه وسلم جازما به ما بعدم الى هذه المطلقة اذ الوقت كان قصة التردد فاتى بلفظ يحتمل الوجهين فان الدول المطلق ايضا من الاولين والاحاديث تحققه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض جازما به غير متردد فكيف يحمل الجازم على المتردد ١٢

قوله قال لانه الذين استثنى الله قد ماتوا من صعقة النفخة اشار الى الجواب عنه في اشعة اللمعات بان الاستثناء حاصل في كلتا الصعقتين من صعقة الساعة في القرآن العظيم ومن صعقة الموقف في هذا الحديث وبه يندفع كل ما اورده ابن القيم - لكن ترد رواية عبد الله بن الفضل المذكور فيها هذه الصعقة بعد النفخة الاولى والا فاتحة بعد الثانية فانها تعين ان المراد صعقة الساعة ولا محيد الا بترجيح النفخة على ما يأتي عن ابن حزم فتكون النفخة في رواية ابن الفضل نفخة الموقف بعد البعث بقول حديث ابي سعيد فاكون اول من تنشق عنه الارض فلا علية للتوهم كما فعل الحافظ المحشي المزي واقره الشارح وابن القيم حيث نقله عن المزي ايراد ان يبدي هذا التوهم من عند نفسه فلم يتم له والله تعالى اعلم ١٢

قوله ان هذه صعقة النفخة المذكورة في حديث الباب ١٢

قوله فلا يحسن التردد فيها اقول يؤخذ من التقرير المنيرة المار في الصفحة السابقة ان بنفخة الساعة يموت كل حي لم يكن مات ويصعق كل حي قد مات من قبل الا من شاء الله ثم بنفخة البعث يحيى الموت ويفيق المغشي عليهم وتبقى هنا الله تعالى على خاصا والبعث للكل والافاقة لم يكن يصعق فيصح التردد في الافاقة مع الجزم بالبعث فتامل ١٢

قوله بانه مات وتردد في موسى هل مات ام لا اقول كلا فان نفخة الساعة لا تمعت من قد طرأ
عليه الموت من قبل وربما يحصل كون النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جزم بانه صعق وتردد في موسى ١٢

قوله بانه مات صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله عن ابي سلمة عند ابي هريرة عن ابي هريرة ١٢

قوله انا اول من تنشق عنه الارض يوم القيامة فالنفض التراب يرده حديث ابو سعيد وتعيين ان
المراد نفختا الساعة والبعث فان صحت هذه لعدا نقوهم جدا صح والله تعالى اعلم ١٢

قوله انفض التراب قبلي تجويز السعيد في الخروج من القبر حمل النفض على معناه الحقيقي وتجويز العية
في الخروج منع القبر والتردد في ان فعل النفض صدر منه قبلي ام لم ينقض تحليل الجدوى بل لا
يلزمه فورا لان ممن استثنى الله فان اعيه المستثنى عن هذ الفعل ١٢

قوله من كون الثنتين اربعا ليس بواضح لعلها نفختان فقط قد منا انه لا محيد عنه في تصحيح رواية
ابن للفصل مع القول بان المراد صعقة الموقف ١٢

قوله ويغشى على من لم يمت ممن استثنى الله في العبارة خفاء فكيف يغشى على من استثناه
والله تعالى من الغشي ولعل الصواب ويغشى على من لم يمت الا من استثنى الله تعالى ١٢

قوله وقيل التوراة لبني اسرائيل وقراءة كل نبي اطلق الذي في ارشاد الساري وقرآن كل
نبي وهو الصواب ١٢

قوله والثاني يقتضي تخليد الموحد في النار ري كلاهما مذهب اهل الاعتزال ١٢

الجزء الخامس عشر

قوله مخرج الذي اكره له نفرا وكنت ارجو ان اره له نفرا ي له تقدر ان توصل بهم خزاه هذا
بيان الذي يكره ١٢

الجزء السادس عشر

قوله كان الذي قتل بيده ممن يدخل في هذه العبارة يأتي للشارح في النكاح لا قتلهم
كان في احد لا بدر ١٢

الجزء السابع عشر

قوله من طريق مجاهد عن مون بن عبد الله الذي في المواهب تلخيصا من الكتاب مجالد

قال الزرقاني بضم الميم وتخفيف الجيم فالف فلام فدال مهملة آخره ١٢

قوله ومن طريق يونس بن ميسرة اي وبها اخرجه المذكوران ايضا من طريق يونس ١٢ زرقاني

حاشیہ تبیین الحقائق للزیلعی

کنز الدقائق کو فقہ حنفیہ میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔ فقہ حنفیہ میں علمائے متاخرین نے ان چار متون سے بہت اعتنا کیا ہے۔ وقایہ (مختصر الہدایہ) مولفہ تاج الشریعت علامہ محمود محبوبی، مختار اور اس کی شرح اختیار مولفہ علامہ عبد اللہ موصلی۔ مجمع البحرین مولفہ علامہ ابن ساعاتی کنز الدقائق یا کنز۔ مولفہ علامہ حافظ الدین نسفی۔ لیکن متون اربعہ میں کنز الدقائق کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی اور اس کی متعدد شروح لکھی گئیں جن میں ممتاز، اہم اور مشہور شروح یہ ہیں:۔ تبیین الحقائق مولفہ علامہ زیلعیؒ، رمز الحقائق مولفہ علامہ بدر الدین عینیؒ، بحر الرائق مولفہ علامہ زین العابدین ابن نجیمؒ مصری، تکملہ بحر الرائق مولفہ علامہ طوریؒ، نہر الفائق مولفہ علامہ عمر ابن نجیمؒ مصری، منحۃ الخالق مولفہ علامہ ابنِ عابدینؒ اور کشف الحقائق مولفہ علامہ افغانیؒ۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے بھی اس طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی ہے۔ اور آپ نے تبیین الحقائق، بحر الرائق اور منحۃ الخالق پر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ تبیین الحقائق کے مصنف علامہ عثمان بن علی بن محجن زیلعیؒ ہیں جو فخر الدین کے لقب سے مشہور و معروف تھے۔ فقہ حنفیہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ فقہ کی مشہور زمانہ کتاب کنز الدقائق کی بڑی مبسوط اور جامع شرح لکھی۔ صاحب کشف الظنون کہتے ہیں کہ آپ نے فقہ کی مشہور کتاب جامع کبیر کی بھی ایک مبسوط شرح لکھی تھی لیکن وہ تبیین الحقائق کی طرح مشہور نہیں ہوئی۔ آپ کی صحیح تاریخ پیدائش کا علم نہیں ہو سکا۔ آپ نے ماہ رمضان المبارک ۷۴۳ھ میں وفات پائی۔ قیاس کہتا ہے کہ آپ کی ولادت قرن ہفتم کے نصف ثانی میں ہوئی۔ آپ شہر زیلع کی نسبت سے زیلعی کہلاتے ہیں۔ زیلع ساحلِ حبشہ پر ایک مشہور شہر تھا۔

حواشي تبيين الحقائق للزيلعي

بسم الله الرحمن الرحيم

ص ٢ قوله فان وجد فيه اثر الدم انتقض وضوءه - اقول لو كان ظهور اثر الدم على شيء بالاتصال ناقضا مطلقا فلم ينتقض حين رئى الدم على الخز اولا بل الواجب ان تكون في نفسه قوة التجاوز من محله الا ان مسه شيء فلتصق به وبهذا ظهر من ان نظر وتعلله هو النقض اى تجرب بل هو سائل ام كان باديا وانتقل الى الخز بالمماس وتحل ظانا نظن ان البادى لقلته وعدم مدده تنشف بالمماس الاول فاذا وضع الاصبح اذا الكم وظهر فيه ظن ان له مددا فلا يكون باديا بل خارجا اقول وليس شيء ولكفى بالمشاهدة ردا عليه وقد قال فى الفتح ان القميص لو تردد على الجرح فابتل لا يتنجس ما لم يكن بحيث لو ترك سال لانه ليس بحدث ١٢

ص ٣ قوله اذا رأت ذلك فلتغتسل الخ اقول ذلك اشارة الى الماء والرواية ثم اذا رأت الماء ١٢

ص ٣ قوله وفى فتاوى قاضى خان - فى فتاواه ما يوهم خلاف هذا انما حكاه من الناطفى بعد ما قدم خلافه ١٢ شلبي

ص ٤ قوله او وصفين ويبقى وصف واحد - صوابه وتغير وصف واحد للماء صار مغلوبا لا يجوز الوضوء به ١٢

قوله ما اذا كان المخالط له جامدا - اى ولم يزل عنه اسم الماء ١٢

ص ٤ قوله فى الاوصاف الثلثة - فلا يغلبه ما لم يغير اكثر من اوصافه ١٢

ص ٤ قوله وقيل يكفى فيه ق النجاسة - صوابه يلقى ١٢

قوله فينقطع الماء بعضه من بعض - فينقطع الخلوص او التحرك من حصولهما لم ينقطع ولا تبقى الماحة واحدة ۱۲

قوله موقوع الكافر ينزح الماء كله ۱۲

شلبی

قوله وفي قاضي خان لا يجوز على الاصح لانه يذوب اھ - اقول انه عجيب بل نص الخانية اختلفوا في الجبلي والصحيح هو الجواز ۱۲ ثم ظهر لي ولله الحمد ان المراد بقوله في قاضيخان في شرح الجامع الصغير حيث قال فيه كما نقل عنه في الحلية من الناس من قال يجوز بالملح الجبلي والاصح انه لا يجوز اھ ۱۲

قوله وفي رواية عندهم جميع الليل - وفي الرواية ثلث الليل الاخير كما يشير اليه في آخر الكلام ۱۲

قوله وفي الجامع الصغير - اقول لم اره فيه ۱۲

قوله وليس ان الله تعالى يوصف بالشم - اقول نعم هو تعالى متعال عن الحواس لكن يوصف قطعا بادراك كل مشموم كادراك كل مبصر ومسموع ثم هو تعالى متعال عن التلذذ بما يطيب والتأذي ما يخبث لكنه يعلم قطعا فرق ما بينهما وفضلا ما بين طيب وطيب أ لا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير فلا حاجة الى التاويل ۱۲

شلبی

قوله لا يجوز قال اللقاني - اقول لا حاجة الى التقييد فانه اذا ادره زال التكلف في حفظه ۱۲

قوله فات وهو محذور في الغنة - اي لفقه وهو السطر فاشبه الايلاء ۱۲

قوله (۱) لانه مباح كما في الغنة - لعله الساقط بعبارة الكافي بل الساقط وانما العبارة وهو محذور في الغيبة لانه مباح كالغنة ۱۲

قوله دون القسم وحكمها وجوب الحكم - اي القسم المتمحض للانشاء المجرد عن

معنے تعدد الاجارة والانلاء تشک فی تضمن التعدد معنے القسم کما سیاتی ص۱۷۰ ۱۲

ص۲۵ قولہ فان صحتہا لاتتوقف علی القبض اھ۔ علیہ فسیاتی للشارح رحمہ اللہ تعالی
ص۱۷۲ ان الشیوع انما کان مفسدا لکونہ بالخاص من القبض لاھ ص۱۰ ان الحین
اقمیت مقام المنفعۃ تصحیحا للعقد فی حق الانعقاد والتسلیم ضرورۃ عدم
تصور بما حی المنفعۃ - اھ ولعل جواب ان الشرط کونہ مقدور التسلیم
والشیوع یمنعہ لا وقوع التسلیم نعم ہو شرط وجوب الاجر اذ لا اجر الا
بالتمکن من الانتفاع ولا تمکن الا بالقبض فان آجر دارہ وتعذر ما قبل
التخلیۃ فالاجارۃ صحیحۃ تامۃ وانما یجب الاجر من حین التخلیۃ فلیحرر۔
ثم رأیت بحمد اللہ تعالی فی البدائع انہ جعل التسلیم من شرائط نفاذ
الاجارۃ فقال ومنہا تسلیم المستاجر فی اجارۃ المنازل ونحوہا اذا
کان العقد مطلقا عن شرط التعجیل بناء علی ان الحکم فی الاجارۃ ا
لمطلقۃ مما یثبت عندنا بنفس العقد لان العقد فی حق الحکم ینعقد
علی حسب حدوث المنفعۃ حتے لو انقضت المدۃ من غیر تسلیم المستاجر
لا یستحق شیئا من الاجر ولو مضی بعد العقد مدۃ ثم سلم فلا اجر لہ فیما
مضے اھ ومثلہ فی الہندیۃ من المحیط وہو عین ما فہمت وللہ الحمد ۱۲

ص۲ قولہ لا تخلو من تحریف اھ۔ لا تحریف فیہا وہی واضحۃ المعنے ۱۲ — شلبی

ص۲۰ قولہ ولکن فیہ اشکال - اقول ہو سہو منہ رحمہ اللہ تعالی کما بینتہ علی ہامش
رد المحتار ص۱۶۲ ۱۲

ص۲ قولہ یبطل بالاعراض فلا بد من الاتحاد - یفید ان ترک الطلب الثانی
الفیاد لیل الاعراض وان وجد الطلب الاول واحد صرح منہ قولہ ص۱۰۵
ترک الطلبین او احدہما مع القدرۃ علیہ دلیل الاعراض علی ما بیناہ من قبل ۱۲

ص٥١ قوله والحمر الاهلية والبغل - في المتن بعده والخيل وسقط من نسخة الشرح ١٢

ص٢٦ س٧ قوله وما سوى ذلك من الاشربة المحرمة وهي الخمر والسكر - عبارة الهداية وما سوى ذلك من الاشربة فلا باس به فمن فيه بيان لما وهذا جملة بيانا لذلك فالمعنى وما سوى الاشربة المحرمة وهي كذا وكذا فلا باس به ١٢

شلبي

قوله لا يجب وان سكر منه في قوله - اي اذا شرب منه ما يغلب على ظنه انه لا يسكر ولم يقصد لهوا ولا طربا فهو حلال عنده اما ان قصد السكر او اللهو فحرام بالاتفاق لكن لا حد عنده لان له ان يقول شربت ما يحل فالبعض ان اسكر ١٢

٥٢ قوله لو كان واحد منا في بني آدم - صوابه في ابن آدم ١٢

حاشیہ مدخل

امام عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ (المعروف بہ حاکم) نیشاپوری صاحب تصانیف کثیرہ ہیں اور اپنی تصانیف عالیہ میں آپ کو منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ کی مشہور زمانہ تصنیف مستدرک علی الصحیحین ہے جس کو مستدرک حاکم بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ نے ان احادیثِ صحیحہ کو جمع کیا ہے جن کو امام بخاری اور امام مسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ آپکی جلالتِ علمی کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ امام بیہقی آپ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ کتاب مدخل امام حاکم کا ایک مختصر رسالہ ہے لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت وقیع ہے۔ اس رسالہ میں امام حاکم نے حدیثِ صحیح کو اپنا موضوع بنایا ہے اور اس کی اقسام بیان کی ہیں۔ پھر جرح پر تفصیل کر لکھا ہے۔ اور جرح و تعدیل کے دس طبقات کا تذکرہ کیا ہے۔ مجروح محدثین کی اقسام پر بحث کی ہے۔ مدخل اپنے موضوع کے اعتبار سے حدیث شریف کے موضوع پر ایک مایہ ناز کتاب ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اس رسالہ پر حواشی لکھے ہیں جن کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔

حواشى المدخل ج ۱ و ۲ و ۳

بسم الله الرحمن الرحيم

ص قوله كقدح الراكب مارواه الامام احمد رحمه الله تعالى - اى لا تؤخرونى فى الذكر لان
الراكب يعلق قدحه فى آخر رحله عند فراغه من ترحاله ويجعله خلفه ۱۲ مجمع البحار

ص ج قوله اى عليه ان ما قطر به لان ما قطر به - او يكون معناه ان الله تعالى يجازيهم
على حسب ظنه فليحقق سواء زعمه فان الله تعالى عند ظن عبده به ۱۲

ص ج قوله فى ذكرها ولم تذكر المدينة والسند لسمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - اقول
ومن هذا القبيل ما سمع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اصحابه يذكرون الانبياء والسا
بقين بعضا فضلهم فقال صلى الله تعالى عليه وسلم قلتم فيه كذا وهو كذا وفى هذا كذا وهو
كذا الا وانا حبيب الله ولا فخر الحديث ۱۲

۳۰ قوله وكان المؤذن واحدا - اى فى زمن هشام اذ لم يكن فى الاذان الاول الا مؤذن واحد كما كان من زمن عثمان رضى الله تعالى عنه ثم الناس بعد هشام جعلوا الاذان الاول ايضا اذان جماعة كما سيصرح به ص ۱۰ ۱۲

قوله يؤذنون ثلاثة - واحد بعد واحد ۱۲

قوله ذلك فى المسجد بين يدى الخطيب بدعة - اى فى حدود المسجد على بابه اما انه لم يحدث فى هذا الاذان شيئا منه محقق فالكية ايضا بل البقاء على المحل الذى كان عليه فى عهد الرسالة والخلافة الراشدة وانما ينكر الامام ابن الحاج تبعا لجمهور المالكية تبعا لمتقدم الامام ابن الدشر من صاحب المذهب سيدنا مالك رضى الله تعالى عنه كون الاذان بين يدى الخطيب من الامر القديم ويقولون انه لم يكن فى الزمن النبوى والخلفائى بين يديه بل على المنارة فلذلك ينسبون احداثه الى هشام مع ان الحق انه الثابت من زمن الرسالة وان هشاما لم يغيره قال العلامة الزرقانى المالكى فى شرح المواهب (وعبارة احمد الحاجب من المالكية لما كان عثمان امر بالاذان قبله على الزوراء ثم نقله هشام الى المسجد) اى امر بفعله فيه (وجعل الآخر الذى يفعل بعد جلوس الخطيب على المنبر (بين يديه) بمعنى انه ابقاه بالمكان الذى يفعل فيه فلم يغيره بخلاف ما كان يفعل بالزوراء

قوله الى المسجد على المنار اه فقول ابن الحاج هنا فى المسجد كقول ابن الحاجب ثم الى المسجد اى حدوده لانه انما نقل الاذان الاول الى المنار كما ذكره ابن الحاج ايضا هنا وفيما يأتى ۱۲

۳۱ قوله انه لا معنى لها اذ المراد انما هو اسماع الحاضرين - اى مراد ذلك الذين احدثوا الدكة اذ مراد الشرع بدليل ما قدم انه ان من فى المسجد لا معنى لهداية اذ هو حاضر

قوله على موضع ذالك منه خفية - اقول وبهذا اتيقوى قول من قال من العلماء ان النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم لم يكن له ظل لئلا يطأ عليه كافر ١٢

قوله منه هم ابويهم طاهرة - قلت وبهذا اعلم من احوالهم مشابه فلا حول ولا قوة الا بالله
العلي العظيم ١٢

قوله انما يطلقون لفظة الناس - اقول فبحمد الله انكشف ما قيل الغالطون ان البخاري
في اشارته الى الامام الاعظم بلفظ بعض الناس ٢) مبطلين لشانه رحمة الله تعالى عليهما.

محترم مولانا مولوی محمد صدیق صاحب ہزاروی مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور نے مارچ ۱۹۸۲ء میں اعلیحضرت بریلوی قدس سرہٗ کے دو نادر حواشی جو انہوں نے طحطاوی شرح الدر المختار پر اور معالم التنزیل یعنی تفسیر امام بغوی پر چڑھائے ہیں۔ ترجمہ و شرح کے ساتھ مراجع و حواشی کے حوالوں کو بھی تلاش کر کے ساتھ ساتھ قلمبند کر دیا ہے اور اس طرح علامہ حضرت شمس بریلوی نے اپنے جائزے میں جو فرمایا ہے کہ "کوئی دیدہ ور اٹھے"۔ تو واقعی اس دیدہ ور نے وہ کام کر دکھایا جس کے لیے جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔

ہمیں امید ہے کہ کوئی اور صاحب قلم بھی اس طرف رخ کرے گا اور اس طرح حواشی اعلیٰحضرت پر کام ہوتا رہے گا۔

ادارہ